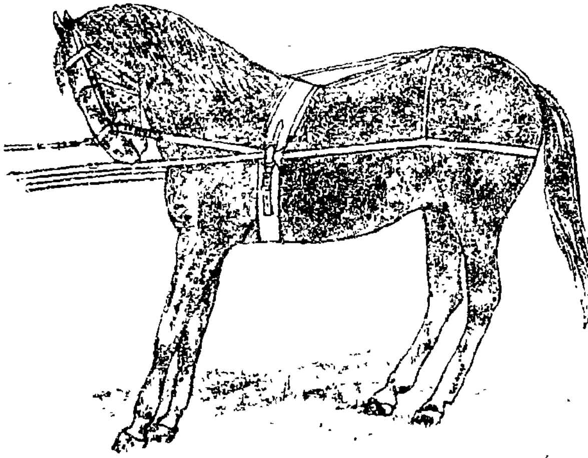


ہینڈلنگ آف ڈومسٹک انیملز

یعنی

گھوڑوں اور دیگر پالتو جانوروں کے پاس آنے جانے۔ اُنہیں ہاتھ پانو لگانے
اور قابو و منقاد کرنے کے اُصول و قواعد کا درسی رسالہ

مُصنفہ

کپتان ایچ۔ ٹی۔ پیز صاحب بہادر پرنسپل و سیّد سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن۔ لکچرار
پنجاب ویٹرنری کالج۔ لاہور

یہ رسالہ

پنجاب ویٹرنری کالج لاہور و راجپوتانہ ویٹرنری سکول اجمیر کے مُبتدی طلباء
کے لئے عام فہم اُردو زبان میں تصنیف کیا گیا ہے

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۱ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسب قرارداد ویٹرنری کانفرنس منعقدہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء (بمقام انبالہ) پنجاب ویٹرنری کالج لاہور۔ اور راجپوتانہ ویٹرنری سکول اجمیر کے مبتدی طلباء کے نصاب تعلیم کے لئے یہ کتاب سلیس عام فہم اُردو زبان میں تالیف کی گئی ہے۔ اس میں گھوڑوں اور دیگر پالتو جانوروں کے پاس آنے جانے اُنہیں ہاتھ پاؤں لگانے۔ قابو و منقاد کرنے۔ پرورش و حفظان صحت وغیرہ اور بحالت مرض اُن کی تیمارداری و نگرانی کرنے کے ضروری اصول و قواعد مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

حسب منشاء کانفرنس متذکرہ بالا جناب آقائے نعمت کپتان ہنری۔ طامس۔ پیز صاحب بہادر بالقابہ پرنسپل پنجاب ویٹرنری کالج لاہور نے مضامین کا انتخاب فرمایا۔ اور راقم نے اُن مضامین کو ترتیب دیکر ترجمہ و تالیف کیا۔ علاوہ بریں جو جو مسائل مبتدی طلباء کے لئے ضروری اور مفید خیال کئے گئے وہ بھی اس میں ایزاد کردئے گئے ہیں اور کتاب کے اخیر میں ایک فرہنگ انگریزی اصطلاحات کی وجہ تازیدان بھی دیگئی ہے۔ کتاب کے مطالب کو زیادہ واضح کرنے۔ اور طلباء و دیگر ناظرین کے عمدہ طور پر ذہن نشین کرنیکی غرض سے جابجا ضروری موقعوں پر عمدہ تصاویر بھی کثرت سے دیگئی ہیں۔ اور چونکہ یہ کتاب اُن ابتدائی جماعت کے طلباء کی خواندگی کے لئے لکھی گئی ہے جو طب و جراحی حیوانات سے ابھی نابلد محض ہوتے ہیں لہذا حتی الوسع اسکے لکھنے میں سادہ بیانی کا پورا التزام کیا گیا ہے۔ غرضیکہ اسے ہر طرح سے مکمل کرنے اور پورا عملی بنانے کی کوشش کیگئی ہے جس سے امید واثق ہے کہ عوام شایقین بھی جو گھوڑوں کے پالنے پوسنے میں دلچسپی اور محبت رکھتے ہوں یا فقط بدایع صنائع الٰہی کے مطالعہ سے حظ اُٹھانیکا ذوق و شوق رکھتے ہوں یا اپنے معلومات کو وسعت دینا چاہتے ہوں۔ تو وہ بھی اس کتاب کے مطالعہ سے پورا فائدہ اُٹھا سکینگے۔ پس امید کرتا ہوں کہ عوام شایقین عموماً اور ویٹرنری بالخصوص اس کتاب سے پورے مستفید اور مستفیض ہونے کی وجہ سے اس کا خیر مقدم کرینگے۔

اور ناظرین باتمکین میری اس محنت شاقہ کو بہ نظر انصاف ملاحظہ فرماوینگے۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

سید سردار شاہ گیلانی

لاہور ـ مئی سنہ ۱۹۰۱ء

باب اوّل

اپریشن یعنی عمل جراحی کیلئے گھوڑے کو قابو کرنیکا طریق

کوائف عامہ

جب کسی جانور پر عمل جراحی کرنے کا ارادہ ہو۔ تو پہلی شرط جس کا پورا کرنا ضروری ہے یہ ہے۔ کہ جانور کو اس طرح پر قابو کیا جاوے۔ کہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے کے وقت نہ تو اپنے آپ کو مضروب و مجروح کرے۔ اور نہ ہی عامل یا اُس کے مددگاروں کو نقصان پہنچا سکے۔ کیونکہ علی العموم جانور خواہ کیسا ہی منقاد۔ فرمانبردار اور آسانی سے قابو میں آنے والا و بے شر ہو۔ لیکن جب اسے درد پہنچے۔ یا اجنبی برتاؤ سے بھڑک جاوے۔ تو تکلیف سے بچنے یا تکلیف دہندہ کو مارنے اور ایذا پہنچانے کے لئے خود بخود ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اور اپنی موہوم تکلیف سے بچنے کے لئے شدت سے زور کرتا ہے۔ اس لئے ناگزیر ہے کہ ایسے تدابیر اختیار کئے جاویں جن سے

بوقت عمل جراحی گھوڑے کی طرف سے نقصان کے خطرات عائد ہونے کا اندیشہ نہ رہے یا کم از کم ایسا ہو کہ وہ خطرات تاحدِ امکان بہت کم کر دیئے جاویں ۔

جب گھوڑے اور دیگر جانور عامل کے قابو میں آ کر بہت دردناک عمل جراحی سے تکلیف اُٹھا رہے ہوں۔ ان سے بھدّے قسم کا ناموزوں اور ظالمانہ برتاؤ کرنے کے نقصانات اور اثنائے عمل جراحی میں ان سے مہربانی اور پیار کرنے ہوشیاری ۔ یکدستی ۔ استقلال اور صبر سے انہیں قابو میں لانے کے فوائد کو عامل اور اُس کے مددگاروں کو ذہن نشین کرنا لامحالہ ضروری ہے۔ تجربہ سے ثابت ہُوا ہے کہ جو گھوڑے تند اور سخت برتاؤ سے ضدی اور شریر ہو جاتے ہیں۔ وہ پیار دلاسا دینے اور دوستانہ برتاؤ سے پھر غریب اور خاموش مزاج ہو جاتے ہیں ۔ ڈرپوک ۔ سوداوی مزاج اور بھڑکنے والے گھوڑوں کو اور بھی زیادہ خصوصیت سے پیار دلاسا دیں ۔ اور نرمی و آرام سے ہاتھ پاتھ لگانا چاہیئے ۔ تاکہ ان کا خوف رفع ہو ۔ اور اعتماد و حوصلہ بڑھ جاوے ۔ جس سے نہیں دردناک عمل جراحی کے لئے بھی قابو میں لایا جا سکتا ہے ۔ گھوڑے کے پاس شور و غل اور انبوہ کو جہاں تک ہو سکے روکنا چاہیئے ۔ اور اسے گرانے یا قابو کرنے کے لئے رسّوں یا ہابل وغیرہ ڈالنے کا مرحلہ بہت ہی خاموشی ہوشیاری اور آرام سے طے کرنا چاہیئے ۔ اور حسب المعمول زبان اور ہاتھ دونوں سے ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک جاری رکھیں ۔ جو سامان گھوڑے کو گرانے یا قابو کرنے کے لئے مہیّا کیا جاوے وہ جلدی و آسانی سے بلا تکلیف گھوڑے پر ڈالا یا لگایا جا سکے ۔ حتے الامکان اس سے درد یا تکلیف اور دباؤ کم ہو ۔ اور ضرورت مٹ جانے کے بعد جلد اور بلا تکلیف اُتارا جا سکے نیز اُس پر یہ بھی بھروسہ ہو ۔ کہ اثنائے عمل میں اس کا کوئی جز یا حصّہ ٹوٹ نہ جاوے ۔ گرانے کے وقت گھوڑے کے فعل تنفس میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہونا چاہیئے ۔ سمدار جانور فقط نتھنوں ہی سے دم لیتے ہیں ۔ لہٰذا ان کے نتھنوں کو برہنہ اور آزاد رکھنا ضروری

ہے ۔سب قسم کے جانوروں میں ان کی گردن کے زیرین نرخرہ یا نرگٹ چھاتی اور بغلوں پر بھی بوجھ ڈال کر دبانا نہیں چاہیئے۔کیونکہ اس سے ایک تو دم رُکتا ہے دوسرے دم گھُٹنے کے سبب جانور بہت بے آرامی ظاہر کرتا ہے۔جانور کو اپریشن کے لئے منقاد و زیر اختیار کرنے کے تین طریق ہیں :۔

(۱) ہِنگ نِنٹ مے تھڈ۔یعنی آسایش بخش یا تسکین دہ طریق ٭

(۲) پین فُل مے تھڈ۔یعنی دردناک طریق ٭

(۳) مے کینیکل مے تھڈ۔یعنی مصنوعی یا آلاتی طریق ٭

۱۔معمولی حالات میں گھوڑے کو قابو کرنے کے لئے ہمیشہ پہلا طریق اختیار کیا جاتا ہے۔اس میں جانور کو پیار و محبّت سے پُچکارنا۔بُلانا۔ہاتھ سے تھاپنا۔اور اُسے مہربانی کے الفاظ سے مخاطب کر کے بہلانا اور تسلّی دینا۔جس سے اُس کا خوف اور ڈر جاتا رہے۔اس طریق کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ جس جانور پر عمل کرنا ہو۔اُس کے خدمتگار یا سائیس کو جس سے اُسے پوری واقفیت اور ایک گونہ دوستی ہوتی ہے ۔ دوران عمل جراحی میں اُس کے پاس رکھیں۔گھوڑے کی آنکھوں کو اندھیری یا رومال سے موند دینا اور اس طرح سے اُسے عارضی طور پر نابینا کرنا بھی ایک حد تک اُسے قابو میں لا کر خاموش کر سکتا ہے۔آنکھ بند ہونے کی حالت میں گھوڑا عامل اور اُس کے مددگاروں کو دیکھ نہیں سکتا۔اِس لئے اُنہیں ارادتاً لات یا مُنہ سے ایذا نہیں پہنچا سکتا ٭

اگر گھوڑے کو ایک تنگ گول دائرہ کے چکّر میں یہاں تک دوڑایا جاوے۔کہ وہ تھک کر اور بیہوش ہو کر کانپنے لگے۔تو معمولی درجہ کے کم دردناک عمل جراحی کے لئے اچھی طرح قابو میں آ سکتا ہے ٭

جنرل آنستھے ٹک یعنی بیہوش کرنے والی دوائی کے استعمال سے بھی جانور کو قابو

میں لایا جا سکتا ہے۔ اور جس جگہ پر اپریشن کرنا مقصود ہو۔ اُس جگہ کو بھی کسی لوکل انستھے ٹک (مقامی مخدّر) کے ذریعہ بے حس کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر کسی مضعف دوائی کے ذریعہ جانور میں ضعف اور غشیان پیدا کر کے قابو میں لایا جاوے۔ تو یہ بھی اس طریق میں شامل ہے *

۲۔ گھوڑے کو قابو کرنے کا پُردرد طریق فے الحقیقت کونٹراریٹنٹ (امالۂ مواد) کے اصول پر مبنی ہے۔ یعنی جب گھوڑے کی سطح جسم کے ایک حصّہ پر کوئی خفیف درد کا عمل جراحی کیا جاوے۔ تو اُسکے مخالف طرف شدید درد پیدا کرنے سے جانور عمل جراحی کا خفیف درد چنداں محسوس نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے برداشت کر لیتا ہے اور اس کی توجہ مصنوعی شدید درد کی طرف معطوف ہو جاتی ہے *

۳۔ مصنوعی یا آلاتی طریق کے ذیل میں وہ سب سامان اور ذریعے بیان کئے جاوینگے۔ جن کے استعمال سے گھوڑے وغیرہ سب قسم کے جانوروں کو عمل جراحی کے لئے گرایا یا قابو کیا جاتا ہے۔ نیز اُن کی حرکات کو محدود کر کے خود اُن کو یا اُن لوگوں کو جو اُن کے آس پاس ہوں۔ نقصان پُہنچانے سے بچایا جاتا ہے *

یہ ساز و سامان گھوڑے کو کھڑا کر کے یا لٹا کر قابو کرنے کے لئے مختلف یا متفاوت قسم کے ہوتے ہیں۔ ان کے لگانے اور استعمال کرنے میں بھی بڑی ہوشیاری اور چالاکی درکار ہے۔ سب قسم کے جانوروں میں سے صرف ایک گھوڑا پر ہی زیادہ عمل جراحی ہوا کرتا ہے۔ اور اس کی قوت ہوشیاری۔ چابک دستی اور دفع مضرت وحملہ کرنے کے ذریعے اور اُن کی زودی۔ اور نیز گھوڑے کے زیادہ قیمتی ہونے کے سبب ضروری اور لازمی ہے۔ کہ عامل بھی ہُنرمند۔ قوی۔ چابک دست اور ہوشیار ہو۔ عمل جراحی کے لئے قابو کرنے کے وقت گھوڑا دانت اور لات دونوں استعمال کرتا ہے۔ یعنی کبھی مُنہ سے کاٹتا ہے۔ اکثر لات پھینکتا ہے۔ اور کبھی مُنہ اور لات

دونوں سے نقصان پہنچتا ہے۔ لہذا عامل اور اُس کے مددگاروں کو چاہئیے۔ کہ ان دونو کے مقابلہ پر خبردار اور ہوشیار رہیں۔ اگلے اطراف تو فقط سیدھے سامنے کی طرف اور پیچھے کو حرکت کر سکتے ہیں لیکن پچھلے اطراف جو مضبوط تر ہوتے ہیں نیم دائرہ میں سامنے بغلوں پر اور پیچھے کی طرف حرکت کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں سم کی سختی اور درشتی اور خصوصًا جب کہ اس پر نعل کا آہنی چھلکا بھی چسپاں ہو۔ تو یہ خطرہ اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ گرانے اور قابو کرنے کے لئے سازوسامان اور ذرائع نہ فقط عمل جراحی کی اصلیت پر بلکہ گھوڑے کے مزاج اور اصلیت وغیرہ کے مطابق بہت سے مختلف قسم رکھتے ہیں۔ عمل جراحی خواہ جانور کو کھڑا کر کے یا لٹا کر کیا جاوے۔ اسکے نیچے کی زمین ملائم ہموار اور اُس پر بچھائی۔ لکڑی کا برادہ اگیہ یا پرال وغیرہ کا بستر ہو*

فصل ۱

اصیل گھوڑے کو پکڑ کر کھڑے ہونے یا چلانے کا طریق

ایک اچھے خاموش مزاج گھوڑے کو پکڑ کر کھڑا کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ ہاتھ میں قرنی کی راسوں کو حسب نقشۂ ذیل پکڑ رکھے۔ اور بائیں ہاتھ سے راس کے سروں کو مٹھی میں لیکر چھوٹی اُنگلی دونو کے درمیان رکھے۔ دیکھو تصویر نمبر ۱ *

اس طرح قرنی پکڑتے سے اگر گھوڑے کو چلانا ہو تو اس پر پورا قابو ہوتا ہے۔ اگر گھوڑے کو امتحان کرانے یا اس پر سازوزین ڈالنے کے لئے پکڑنا ہو۔ تو سائیس کو اس کے سامنے کھڑا ہونا چاہئیے۔ اور قرنی کی دہنی راس کو بائیں ہاتھ میں (دگسوا) کے قریب سے پکڑنا چاہئیے۔ اور دونو ہاتھوں کو قدرے پھیلا کر قرنی کو اوپر اُٹھا رکھیں۔ تا کہ گھوڑا اپنا سر اوپر کو اُٹھا رکھے۔ دیکھو تصویر نمبر ۲ *

اگر کسی شوخ مزاج گھوڑے کو پکڑ کر اُس کے پچھلے اطراف کو ہاتھ لگانا منظور ہو۔

تو اس طرح کرنا چاہیئے ۔ کہ مثلاً پچھلی بائیں ٹانگ کا امتحان کرنا ہے ۔ تو ہم اپنے بائیں ہاتھ میں اُس کی قرزئی کی دو نو راسوں کو تھام کر اس کے بائیں کندھے کے پاس کھڑے ہونگے ۔ اور دہنے ہاتھ کی مٹھی اس کی گردن کی جڑھ پر چھاتی سے کسی قدر آگے دبا دینگے اس طرح پر اس کے سر اور گردن کو خم دینے سے گھوڑا پھر کر اُس آدمی کو لات نہیں مار سکتا جو بائیں ٹانگ کا امتحان کر رہا ہو ۔ اور اگر دہنی پچھلی ٹانگ کا امتحان کرنا ہو ۔ تو یہی تدبیر اس طرف عمل میں لاویں ۔ دیکھو تصویر نمبر ۳ ✦

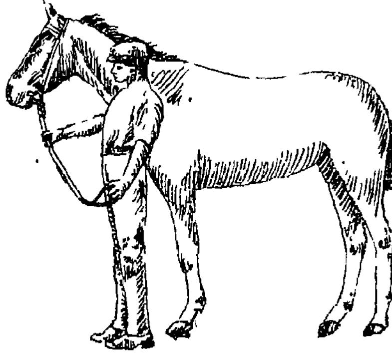
فصل ۲

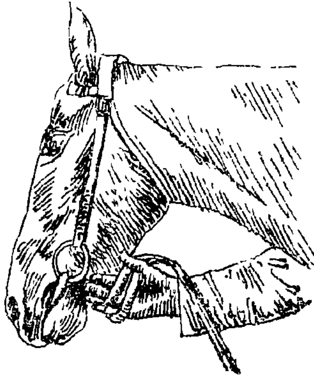
کھڑی حالت میں عمل جراحی کیلئے گھوڑے کو قابو کرنا

۱ ۔ اگر کسی گھوڑے کو کھڑا کر کے اس پر عمل جراحی کرنا مطلوب ہو ۔ تو اُسے کسی دیوار کے سہارے یا دیوار کے کونہ میں اُس کا پچھا کر کے جیسا کہ مناسب اور میسّر ہو سکے کھڑا کریں ۔ اور بعد ازاں اس کے سر یا ٹانگ یا سر اور ٹانگ دونو کو قابو کریں ۔ سر کو نکتہ ۔ قرزئی ۔ لگام اور باگ ڈوری وغیرہ سے قابو کیا جاتا ہے ۔ اور اس کی مدد کے لئے گیگ یعنی منہ کا ڈنڈا ۔ ٹوئچ یعنی پوزمال ۔ ماسک یعنی چھینکا ۔ بلائینڈ یعنی اندھیری کربڈل یعنی ہیکل یا حلقہ اور سائیڈ راڈ یعنی گردن کے ایک جانب لگانے کا ڈنڈا وغیرہ ہیں ✦

اول مذکورہ چار قسم کے سامانوں کی نسبت علاوہ اس کے کہ وہ اچھے اور مضبوط ہوں اور عمدہ طرح پر لگائے جاویں ۔ تاکہ ضرورت کے وقت نکل نہ پڑیں ۔ اور نہ بہت تنگ اور نہ ڈھیلے ہوں زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ۔ گھوڑے کا سر پکڑنے کے لئے ہمیشہ ایک مضبوط تجربہ کار سائیس یا مددگار منتخب کرنا چاہیئے جو گھوڑے کے سامنے

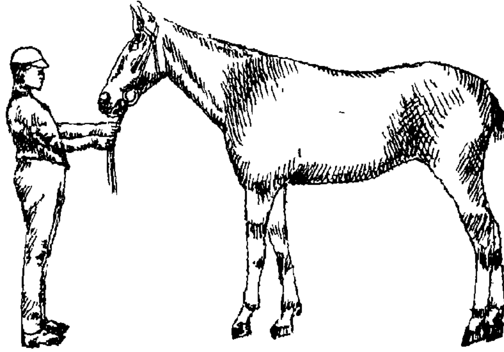
تصویر نمبر ۱

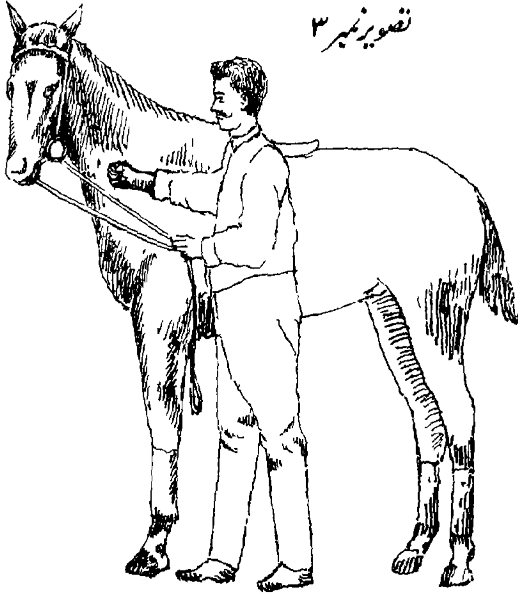




دہنے ہاتھ میں قزنی پکڑنے کا طریق
چھوٹی انگلی دونو راسوں کے درمیان ہے،

تصویر نمبر ۲





تصویر نمبر ۳

یا قدرے ایک طرف اس کے اگلے پیروں سے بچ کر کھڑا ہو وے۔ اور اپنے ایک ہاتھ میں با قاعدہ قرنی کی راس یا نکتہ کی باگ ڈور اُس کی ٹھوڑی کے قریب پکڑے اور دوسرے ہاتھ میں ڈور یا راس کا آزاد سرا پکڑ رکھے معمولی حالتوں میں صرف لگام اور اندھیری سے ہی کام لیا جاتا ہے +

اگر گھوڑے کے سر کو دیوار یا درخت وغیرہ کسی مضبوط چیز سے باندھنا ہو۔ تو اُس کے سر پر ایک مضبوط چمڑے کا نکتہ لگا کر اور اُس کے آہنی چھلّوں میں ایک دو مضبوط رسّے باندھ کر ان کے ذریعہ قابو کریں۔ ایسی حالت میں لگام نہ لگاویں۔ اور نہ ہی مُنہ میں رسّا لگا دیں۔ ورنہ زبان اور جبڑا مجروح ہوگا۔ اگر گھوڑے کے جسم کے اگلے حصّہ یعنی پیش پر عمل جراحی کرنا ہو۔ تو اُس کے سر کو جہاں تک ممکن ہو نیچے جُھکا رکھنا چاہئے +

۲۔ گیگ۔ اس کا سادہ طریق یہ ہے۔ کہ ایک رسّی نچلے جبڑے کے گرد دانتوں اور ڈاڑھوں کے میانہ خالی جگہ پر سے گُھما کر ایک گرہ لگا دیں۔ اس کو پنجابی میں دندی یا کھبّی بولتے ہیں +

دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ ایک گول پانچ چھ انچ لمبا چوبی ڈنڈا لیکر اس کے دونو سروں پر قریب دو تین فٹ لمبی رسّی باندھ دیں۔ اگر ان رسیوں کی بجائے چرمی تسمے ہوں۔ تو انہیں کس کر بکسوآ لگا دیں۔ یہ ڈنڈا مُنہ میں دہانہ کی طرح۔ لیکن اس سے بہت موٹا اور جبڑے کو کھلا رکھتا ہے اور کسی قدر تکلیف اور درد کا باعث ہوتا ہے۔ جس سے گھوڑا آرام سے کھڑا ہو جاتا ہے +

تیسرا طریق یہ ہے۔ کہ ایک رسّی کا ٹکڑا لیکر اور مُنہ میں قرنی کی طرح دیکر اس کے دونو سروں کو اوپر کانوں کے پیچھے گرہ لگا دیویں یا اس رسّی کے ایک سرے پر پتلے کی طرح پھندا اور دوسرے سرے میں ایک چھوٹا سا لکڑی کا ڈنڈا لگا ہوا ہو۔ اور

ڈنڈے کو گھوڑے کے رُخسارہ کے پاس پھندے میں اٹکا دیا جاتا ہے +

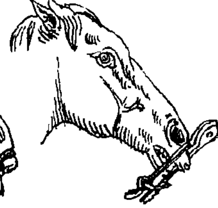
دیکھو تصویر نمبر ۴ +

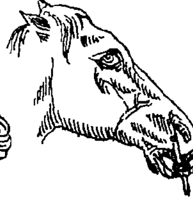
۳ - ٹوئچ یعنی پوزمال یا کوچال گوا ناڑی سالوتری اور نعل بند و سائیس وغیرہ ہر وقت بلا ضرورت ایسے گھوڑوں پر بھی جنہیں محض پیار - آرام اور ہُنرمندی سے قابو کر لیا جاتا ہے - یہ سخت آلہ استعمال کرتے ہیں - لیکن ہماری رائے میں بلا اشد ضرورت ہر وقت استعمال نہ کرنا چاہئے - اس کے بنانے میں ۲ سے ۵ فٹ لمبا گول چوبی ڈنڈا (بانسی لکڑی سب سے بہتر ہے) جس کے ایک سرے میں وار پار چھید ہو - اور اس میں سے ایک ملائم لچکیلی مضبوط رسی (بکری کے بالوں کی رسّی بہتر ہے) لگا کر ایک ایسا پھندا بنا دیں جس میں سے آدمی کی بند شدہ مُٹھی نکل سکے - یہ پوزمال عموماً بالائی لب کبھی زیرین لب یا زیرین جبڑہ میں اور اکثر کان پر بھی لگایا جاتا ہے - اور مریض گھوڑے کو دوا پلانے کے وقت اس کے بالائی جبڑہ میں مُنہ کو اُٹھا رکھنے اور کھولنے کی غرض سے بھی لگایا جاتا ہے - اِس کے لگانے کی ترکیب یہ ہے - کہ گھوڑے کے ایک کان یا بالائی لب کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر رسی کا پھندا اس پر چڑھاویں - اور مددگار پوزمال کے ڈنڈے کو لپیٹ یا بل دے کر ضرورت کے موافق پھندے کو کس دیوے اس سے جانور کو درد ہوتا ہے - اور اسی وجہ سے اُس کی توجہ اس طرف منعطف ہو جاتی ہے - اور عامل اطمینان سے اپنے عمل میں مصروف رہتا ہے - لمبی قسم کا پوزمال مددگار کے ذریعہ پکڑایا جاتا ہے +

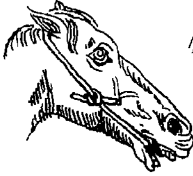
دیکھو تصویر نمبر ۵ - شکل پوزمال +

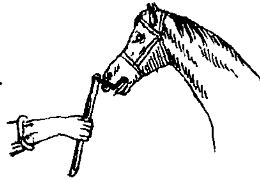
تصویر نمبر ۶ - پوزمال گھوڑے کے بالائی لب پر لگا ہُوا +

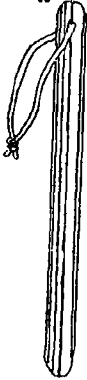
لیکن ایک اور قسم کا پوزمال ہے جس میں ایک چھوٹا سا بالشت بھر لمبا چوبی ڈنڈا اور ایک چھوٹا سا معمولی رسی کا پھندا درکار ہوتا ہے - جو گھوڑے کے بالائی لب پر

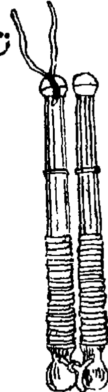

تصویر نمبر ۱

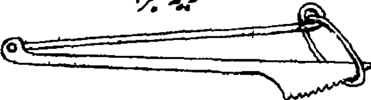

تصویر نمبر ۲


تصویر نمبر ۳


تصویر نمبر ۶


تصویر نمبر ۵


تصویر نمبر ۸


تصویر نمبر ۹

حسب المعمول چڑھا کر کس دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ڈنڈے کو ایک رسی کے ذریعے نکتہ وغیرہ سے اٹکا دیا جاتا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۷۔ جس میں چھوٹے سے چوبی ڈنڈا کی ذریعہ گھوڑے کے بالائی لب پر پوزمال لگا ہے +

علاوہ بریں دو قسم کے اور پوزمال بھی مروج ہیں۔ جن میں سے ایک آہنی اور دوسرا چوبی ہوتا ہے۔ آہنی پوزمال دو لمبے ٹکڑوں سے مرکب ہے۔ جو ایک طرف سے متحرک جوڑ کے ذریعہ باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف سے ایک ٹکڑا چوڑا دندانہ دار اور دوسرے کے ساتھ ایک آزاد چھلا مہیا کیا جاتا ہے۔ اور دونو آہنی سلاخوں کے درمیان گھوڑے کا بالائی ہونٹ دبا کر چھلے کو دندانہ دار سرے پر چڑھا دیتے ہیں +

دیکھو تصویر نمبر ۸۔ پوزمال کی شکل دکھلائی ہے +

" نمبر ۹۔ آہنی پوزمال کی شکل دکھلائی گئی ہے +

" نمبر ۱۰۔ گھوڑے کے لب پر آہنی پوزمال لگا ہوا +

دوسری قسم کے پوزمال ہیں دو چوبی گول ڈنڈے اور فی ڈنڈا قریب ڈیڑھ فٹ لمبا اور قریب نصف حصہ ان کا گول حلقے رکھتا ہے۔ ایک طرف سے دونو سرے ان کے باہم ملے ہوئے۔ اور ایک مضبوط رسی کے ذریعے باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف سے دونو سرے کھلے۔ لیکن ایک کے ساتھ چار یا پانچ بالشت لمبی پتلی مضبوط رسی بندھی ہوئی ہوتی ہے۔ پس یہ ہر دونو ڈنڈے بالائی لب پر چڑھا کر ان کے دونو آزاد سروں کو اس رسی کے ذریعہ باندھ دیا جاتا ہے۔ اس آخر مذکورہ پوزمال کو ضرورت کے مطابق کم یا زیادہ کس دیا جا سکتا ہے +

۴۔ روپ ٹوئچ یا گم ٹیکلر مجوزہ کپتان ہیز صاحب۔

روپ ٹوئچ یعنی رسے کا پوزمال جس کو ہیز ٹوئچ بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک نہایت عمدہ قسم کا اور مفید و کار آمد ٹوئچ ہے۔ جو گھوڑے کو فوراً آرام سے کھڑا ہونے پر

مجبور کر دیتا ہے۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ایک لمبا ملائم مگر مضبوط متوسط
موٹائی کا رسا لو۔ اور اس کے سرے پر سادہ گانٹھ دو۔ اور اس گانٹھ سے قریب ۸
انچ کے فاصلہ پر ایک اور ڈھیلی گرہ دو۔ اور پہلی گانٹھ کو اس دوسری گرہ سے نکال کر
ایک آٹھ نو انچ لمبا پھندا بناؤ۔ دیکھو تصویر نمبر ۱۱۔ جس میں پھندا کی شکل اور طریق دکھلایا
گیا ہے ✦

پھر آزاد سرا اس رسّے کا اس پھندا سے نکال کر نکتہ کی طرح سر دوال بنا لو۔ اور
یہ سر دوال گھوڑے کے سر پر رکھو۔ اور پھندا مذکور لگام کی طرح گھوڑے کے مُنہ میں دو ✦

دیکھو تصویر نمبر ۱۲۔ جس میں پھندا سر دوال کا دکھلایا گیا ہے ✦

" نمبر ۱۳۔ اس میں روپ ٹوئچ طیار دکھلایا گیا ہے ✦

اور یہ آزاد سرا رسّے کا گھوڑے کے سر پر سے گھما کر اس کے مُنہ میں یعنی
بالائی لب اور دانتوں کے عین درمیان مسوڑوں پر رکھ کر اور دوسرے گوشۂ لب
سے نکال کے اوپر کو لیجا کر بالائی پھندے سے نکالو۔ اور نیچے کی طرف اوسط درجے
زور سے کھینچکر تنگ کر دو ✦

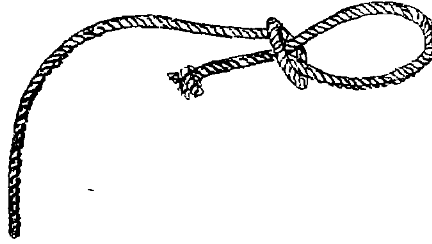
دیکھو تصویر نمبر ۱۴۔ جس میں گھوڑے کے مُنہ پر گم ٹچ لگا ہوا دکھلایا گیا ہے ✦

۴ ہالٹر ٹوئچ وغیرہ سب قسم کے پوزبالوں کی بہ نسبت اس کے استعمال سے گھوڑے
پر زیادہ قابو پڑتا ہے۔ اگر یہ روپ ٹوئچ گھوڑے پر لگانا بہت مشکل ہو۔ تو اس پر
نوز ٹوئچ کی آزمایش کریں یا گھوڑے کا سر اور دم باندھ دیں۔ اور تب آسانی سے
اُسے لگا سکو گے۔ جس کے بعد سر اور دم کو چھوڑ دیں۔ سر اور دم کو باندھنے کے لئے
دیکھو تصویر نمبر ۱۵ ✦

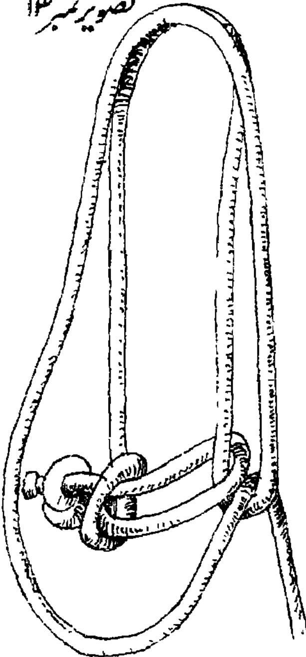
۵۔ نوز ٹوئچ اس طرح بنتا ہے۔ کہ ایک رسا لیکر اس کے سرے پر دو گرہ کا
ایک پھندا بنا دیں (دیکھو تصویر نمبر ۱۱) اور یہ پھندا گھوڑے کے بائیں رخسارہ کے

تصویر نمبر ۱۱

دوہری گانٹھ کا پھندا بنانے کا طریق

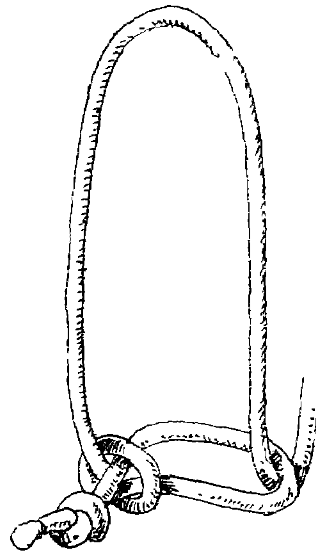


تصویر نمبر ۱۳



روپ ٹو اپچ طیار شدہ

تصویر نمبر ۱۲ ۔ روپ ٹو اپچ نا طیار



پاس رکھ کر آزاد سرا اس کا گھوڑے کے سر سے گھما کر اور پھر بالائی لب کے اندر سے گذار کر پھندا سے نکالکر کھینچیں ۔اب اس کے بعد روپ ٹوئچ کی طرح دوسرا لپیٹ رسے کا گھوڑے کے سر اور مُنہ میں دیکر قابو کر لیں +

ہیڈ سٹال ٹوئچ ۔یعنی نکتہ کا پوزمال جو بہت آسانی سے اوجلنہ طیار کیا جا سکتا ہے۔اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ایک رسّا لیکر اس کے ایک سرے کو نکتے کے نچلے چھلے سے گھوڑے کے بائیں رخسارہ پر ہو باندھ دیں ۔اور پھر رسّا کو سر کے اوپر کانوں کے پیچھے سے گھما کر دہنی طرف لے آدیں ۔اور گھوڑے کے بالائی لب کے اندر سے گذار کر دہنی طرف رخسارہ سے اوپر نکتہ کے بالائی چھلے سے نکالیں ۔اور نیچے کو کھینچیں دیکھو تصویر نمبر ۱۶ +

۶ ۔ مُلک ہنگری میں ایک اور عمدہ طریق گھوڑے کو خاموش اور بآرام کرنے کا بھی مروّج ہے ۔یعنی دو بندوق کی گولئیں لیکر اور انہیں درمیان سے چھید کر ایک چار پانچ انچ لمبا مضبوط دھاگا ان میں ڈال کر دھاگے کے دونو سروں پر گرہ لگا دیں کہ دھاگا نکل نہ جاوے ۔اب گھوڑے کے دونو کانوں میں ایک ایک گولی ڈالدو ۔اس سے گھوڑے پر اس قدر خوف اور حیرانی طاری ہوتی ہے ۔کہ وہ آرام سے کھڑا ہو جاتا ہے +

۷ ۔ بلائینڈر یعنی اندھیری ۔یہ بھی گھوڑے کو ایک حد تک غریب اور ہاتھ پا تھ لگانے کے قابل بنا دیتی ہے ۔اور شریر گھوڑے اندھیری چڑھا دینے کے بعد اپنے آس پاس کے لوگوں پر جلد حملہ کر کے نقصان نہیں پہنچا سکتے ۔تاہم بعض دفعہ دیکھا گیا ہے ۔کہ اندھیری لگانے سے گھوڑا بجائے آرام کے زیادہ بے چینی اور بے آرامی ظاہر کرتا ہے جس سے نقصان کا احتمال ہوتا ہے ۔لہذا اسکے استعمال میں بڑی خبرداری کی ضرورت ہوتی ہے اندھیری کسی گاڑھے کپڑے کرمچ ٹاٹ یا دوسوتی وغیرہ سے جس میں سے نظر نہ گذر سکے تیار کی جاتی ہے ۔جس کا ایک تسمہ یا پھندا گھوڑے کے سر پر کانوں کے پیچھے چڑھا دیا

جاتا ہے۔ اور اندھیری کو آنکھوں پر لٹکا کر اس کے زیرین دونوں کونے گھوڑے کے جبڑے کے نیچے پٹی تنی یا تو ار کے ذریعہ باہم ملا کر باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اگر اصلی اندھیری تیار نہ ہو۔ تو جھاڑن۔ تولیا۔ رومال وغیرہ گھوڑے کے چہرہ اور آنکھ پر ڈال کر دونوں طرف تکمہ وغیرہ سے اٹکا دیا جاتا ہے +

دیکھو تصویر نمبر ۱۷ گھوڑے کی آنکھوں پر بلائنڈر جس کو ماسک بھی کہتے ہیں +

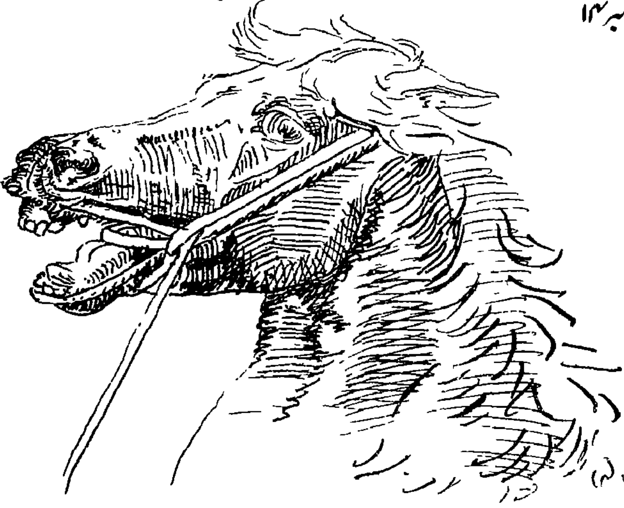
نمبر ۱۸ (قرنی کے ساتھ پٹہ کی صورت اندھیری تیار کی گئی ہے) +

۸۔ کریڈل یعنی حلقہ یا ہیکل۔ جب گھوڑے کی گردن پر ہیکل پہنا دیا جاوے۔ تو گھوڑا گردن کو دائیں یا بائیں طرف اچھی طرح گھما نہیں سکتا۔ اس کے لگانے کی غرض اور فائدہ یہ ہے۔ کہ گھوڑا گردن کو خم دیکر بغلوں۔ اطراف۔ چھاتی۔ پیٹھ۔ اور اسکروٹم وشیتھ کے زخم والسر کو نہ کاٹے۔ جب اطراف وغیرہ پر بلسٹر لگایا جاتا ہے۔ تو اُسے کاٹنے سے روکنے کے لئے بھی حلقہ لگایا جاتا ہے۔ غرضیکہ حلقہ گردن کے زیرین اور جانبین کی حرکت کو بالکل محدود کر دیتا ہے۔ اس کے بنانے میں آٹھ۔ دس گول ڈیڑھ فٹ لمبے اور ڈیڑھ دو انچ موٹے دیار یا بانس لکڑی کے ڈنڈے لیں۔ اور اُن کے دونوں سروں میں آر پار چھید کر دیں۔ جس سے چمڑا یا رسی کی ڈوری گذاری جاتی ہے۔ یہ ڈنڈے ایک دوسرے سے دو یا تین انچ علیحدہ رہتے ہیں اور یہ علیحدگی یا تو ڈوری میں گرہ لگا کر اور یا چھوٹے چھوٹے خولدار چوبی ٹکڑوں کے ذریعہ قائم رکھی جاتی ہے جن کے خول سے ڈوری گذاری جاتی ہے۔ اب ڈوری کے دونوں سروں کو گردن کے اوپر باندھ دیتے ہیں۔ اور اس گرہ کے مقام پر گردن کو رسی کی کاٹ سے بچانے کے لئے ایک چمڑے کا چوڑا ٹکڑا یا یہ نہ ہو تو تو یا کپڑے کی گدی رکھ دیتے ہیں۔ کریڈل تیار کرنے کا یہ سادہ طریق عام زمینداروں میں بھی مروّج ہے +

دیکھو تصویر نمبر ۱۹

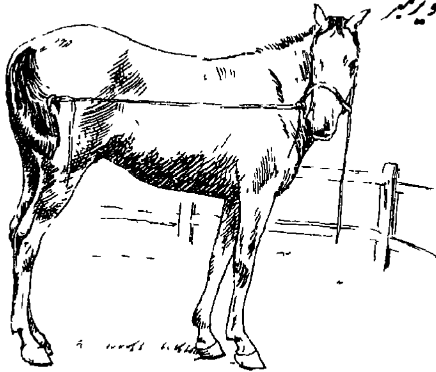
تصویر نمبر ۱۴

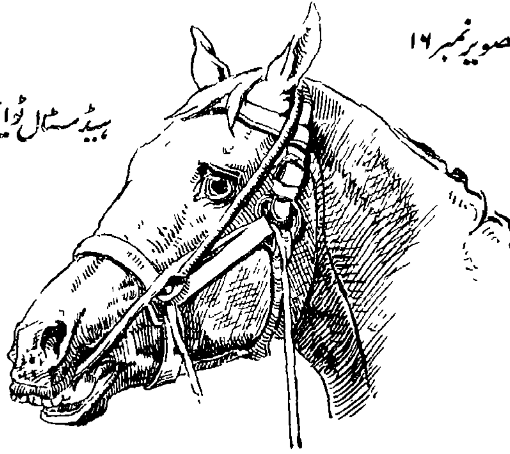
گھوڑے کے مُنہ پر روپ ٹوایچ لگایا ہُوا



تصویر نمبر ۱۵

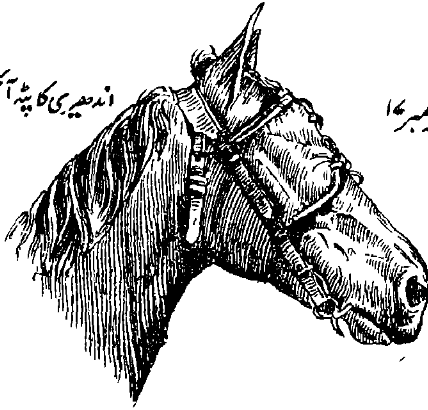
گھوڑے کا سر و دُم باندھا ہُوا





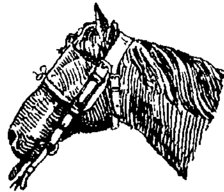
تصویر نمبر ۱۶

ہیڈسٹال ڈرایچ



تصویر نمبر ۱۷

اندھیری کا پٹہ آنکھ پر چڑھا ہُوا



اندھیری آنکھوں پر چڑھائی ہوئی

دیکھو تصویر نمبر ۲۰ گھوڑے کی گردن پر حلقہ پہنایا ہوا ۔

۹۔ سائڈ راڈ ۔ یعنی گردن کے ایک طرف لگانے کا ڈنڈا ۔ یہ تین چار فٹ لمبا گول لکڑی کا ڈنڈا ہوتا ہے ۔ جس کے دونوں سروں پر آر پار سوراخ ہوتے ہیں ۔ جن میں سے چمڑا کے پتلے بکسوا اور تسمے یا رسی کا ٹکڑا نکالا ہوا ہوتا ہے ۔ اس ڈنڈے کا ایک سرا اسی تسمہ یا رسی کے ذریعہ سر کے نکتہ سے اور دوسرا سرا فراکی یا تنگ وغیرہ سے کس کر باندھ دیتے ہیں ۔ جس سے گھوڑا نیچے کی طرف تو آسانی سے سر لیجا سکتا ہے ۔ لیکن گردن میں خم نہ آنے کے سبب جانبین کو سر نہیں گھما سکتا جس طرف عمل جراحی کرنا مقصود ہو ۔ عموماً اُس کے مخالف طرف سائڈ راڈ لگا دیا جاتا ہے نیز جب گھوڑا مدھوا در پیٹھ کے لاگہ یعنی زخم کو کاٹتا ہے ۔ تو اس وقت بھی سائڈ راڈ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس کے فوائد بعینہ کرٹیل کی طرح ہیں ۔ لیکن بنانے میں اس سے بڑا آسان ہے ۔

دیکھو تصویر نمبر ۲۱ ۔ گھوڑے کی گردن پر سائڈ راڈ لگا ہوا ۔

فصل ۳

اطراف کو قابو کرنا

۱ ۔ گھوڑے کی حرکت کو حتے الامکان محدود کرنے اور عامل و مددگاروں کو اسکی حملہ کی چوٹ و صدمہ سے بچنے کے لئے گھوڑے کی ایک یا چند ٹانگوں کا قابو کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ کبھی ایک اگلی یا پچھلی ٹانگ کو زمین سے فقط ہاتھ کے ذریعہ اُٹھا کر ادر خم دیکر پکڑ رکھا جاتا ہے ۔ اور کبھی بغیر اُٹھانے کے صرف زمین پر ہی دو یا تین ٹانگیں باہم دیگر باندھ دیجاتی ہیں ۔ یا ایک کو اُٹھایا اور باقی دو یا تین ٹانگوں کو باندھ دیا جاتا ہے

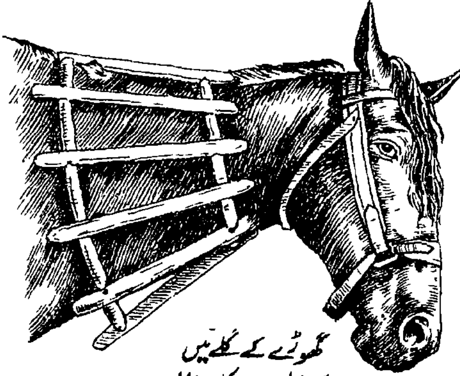
اور پیر کو یا تو ہاتھ کے ذریعہ قابو کرکے اُٹھا رکھا جاتا ہے ۔ اور یا رسّے یا نوار یا ہابل اور یا تسمہ کے ذریعہ ÷

اگلے اطراف کو معمولی حالتوں میں عموماً ہاتھ کے ذریعہ اُٹھا رکھا جاتا ہے ۔ اگلا بایاں پیر بائیں ہاتھ کے ذریعہ اور دہنا پیر دہنے ہاتھ کے ذریعہ ۔ اپنا مُنہ گھوڑے کے دُم کی طرف اور پیٹھ اِس کے مُنہ کی طرف کرکے اور کھڑا ہوکر اُٹھانا چاہیئے یاد رکھو کہ اگلے پیر کو کبھی فٹلاک یا پاسٹرن یعنی مُٹھے اور گامچی پر سے پکڑ کر نہ اُٹھا رکھیں ۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے گھوڑا اس ٹانگ کا سارا وزن آدمی کے ہاتھ پر ڈالکر گویا چاروں پیروں پر کھڑا ہوتا ہے ۔ (گویا وہ ہاتھ چوتھی ٹانگ کا قائم مقام بن جاتا ہے) اور پچھلی ٹانگ سے لات مار سکتا ہے ۔ لہٰذا پیر اُٹھا کر اس کے سم کو پکڑ رکھو ۔ گھوڑے کے پیروں کو ٹٹولنے اور اُٹھانے میں ہوشیاری ۔ سُبکدستی ۔ قوت اور ہنرمندی درکار ہے ۔ اُٹھائے ہوئے پیر کی ساری حرکت کو بند کرنے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے ۔ بلکہ اس کی جھول وار حرکت کے مطابق اپنے ہاتھ کو بھی آگے پیچھے حرکت دیتے رہیں ۔ اور چوٹ و نکان وغیرہ کو روکنے کے لئے اور نیز جب کوئی معقول مددگار موجود نہ ہو ۔ یا گھوڑے کا پیر ہاتھ میں قابو نہ رہ سکے ۔ تو اس حالت میں مصنوعی طریق سے پیر کو اُٹھا رکھا جاتا ہے ÷

۲- اگلے ایک پیر کو اُٹھانیکا قاعدہ

گھوڑے کو نکتہ ہالٹر یا قرنئی وغیرہ لگا کر اس پر پورا قابو حاصل کرکے اگلی ٹانگ اُٹھانے کا قصد کرنا چاہیئے ۔ اگر ہمیں یہ خوف ہو ۔ کہ ہمارے نزدیک جانے سے گھوڑا بھڑکے یا لات مارے گا ۔ تو ایک لمبا رسّا لیکر اس کے ایک سرے پر اڑھائی فٹ چوڑا رسکنے والا پھندا بنانا چاہیئے ۔ اور اس پھندے کو زمین پر رکھ کر اس کے

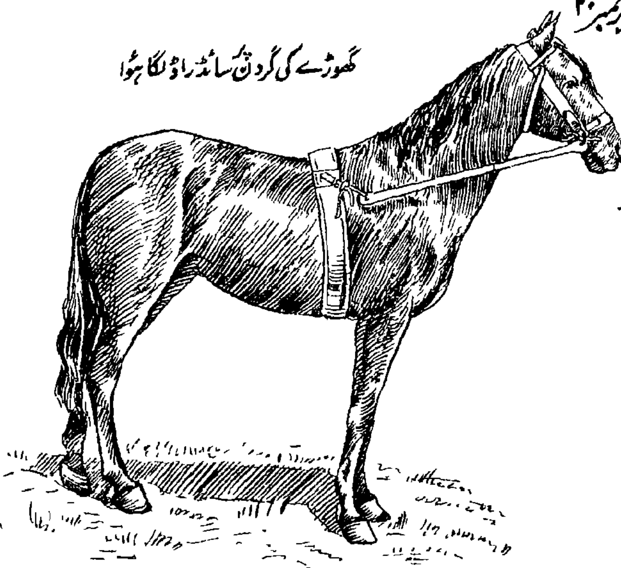
تصویر نمبر ۱۹



گھوڑے کے گلے میں
کریڈل یعنی ہیکل پہنایا
ہُوا

تصویر نمبر ۲۰

گھوڑے کی گردن پر سائڈ راڈ لگا ہُوا



آزاد سرے کو ایک مددگار پکڑ رکھے ۔ اور گھوڑے کو اس طرف آہستہ آہستہ چلانا چاہئے ۔ تاکہ گھوڑا اپنے پیر کو پھندا کے درمیان رکھ دیوے (دیکھو تصویر نمبر ۲۲) تب مددگار رسّے کے آزاد سرے کو کھینچے ۔ تاکہ پھندا کی رسکنے والی گانٹھ تنگ ہو کر گھوڑے کے فٹلاک کے نیچے گامچی پر لگ جاوے ۔ اور پیر قابو میں آجاوے اس قابو شدہ پیر کو اگر اُٹھانا منظور ہو ۔ تو ایک مددگار اس رسّا کے آزاد سرے کو گھوڑے کی پیٹھ پر سے گھما کر اس کی مخالف طرف جاکر زور سے کھینچے ۔ تو گھوڑا فوراً ٹانگ کو اوپر اُٹھالیوے گا (دیکھو تصویر نمبر ۲۳) ۔ اب اگر اس رسّے کو گردن یا چھاتی کے گرد لپیٹ دیکر باندھ دیں ۔ تو گھوڑا پیر اُٹھائے رکھیگا ۔ (دیکھو تصویر نمبر ۲۴) یا یوں کریں کہ ایک مددگار اس باندھی ہوئی ٹانگ کو اس رسّے کے ذریعہ پیچھے کی طرف کھینچ رکھّے ۔ اور خود نزدیک جاکر ٹانگ کو ہاتھ کے ذریعہ پکڑ کر اوپر اُٹھا لو ۔ اگر گھوڑا بدمعاشی کرے ۔ تو اُس کی آنکھوں پر اندھیری چڑھادیں ۔ جو آدمی ہوشیاری ۔ دُوراندیشی اور صبر کو کام میں لاوے ۔ گھوڑے کو قابو کرنے میں جلد اپنا مُدعا پورا کر لیتا ہے +

لیکن جو اناڑی آدمی بے ضرورت جانور کو دق کرے ۔ اور جلدی سے کام لیوے وہ اکثر خود بھی تکلیف اُٹھاتا ہے اور گھوڑے کو تکلیف دیتا ہے ۔ اور اکثر اپنے مطلب کامیاب بھی نہیں ہوسکتا +

فرض کرو کہ اگلے بائیں پیر کو اُٹھانا ہے ۔ تو خود گھوڑے کی بائیں طرف اس کے کندھے اور گردن کے برابر پیر سے کسی قدر آگے گھوڑے کے منہ کی طرف اپنی پیٹھ کر کے کھڑے ہوں ۔ پھر نیچے جھک کر اپنے بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں کے ذریعہ نیر فور کے گھٹنے سے اوپر فلکسر مسل کو چٹکی میں دبانا چاہئے ۔ جس سے گھوڑا فوراً پیر کو ڈھیلا چھوڑ کر اوپر اُٹھالیگا ۔ اب اسی ہاتھ سے اس کی مٹی کا رپل یعنی نلی کو پکڑ کر اوپر

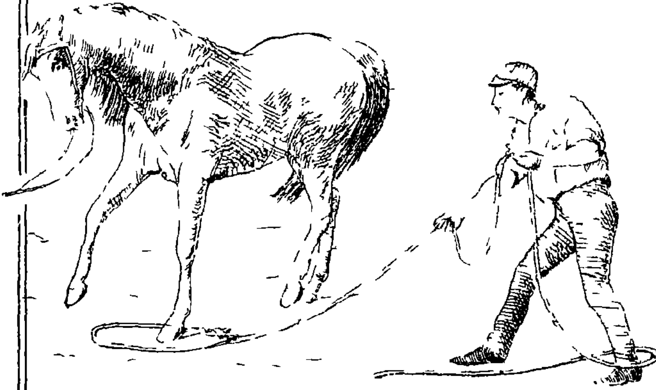
اُٹھائیں۔ اور اپنی اسی ہاتھ کی کہنی کو اندر کی طرف دبائیں۔ اس طرح پر گھوڑے کے اُس پیر کا وزن اُس کی آف فور یعنی بائیں ٹانگ پر پڑیگا۔ اور نیر فور یعنی بایاں پیر آسانی سے اُٹھایا جا سکیگا۔ اگر ضرورت ہو تو اپنے دہنے ہاتھ میں اسی ٹانگ کے سم کو بھی پکڑ کر تھام لیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ گھوڑے کی جس ٹانگ کو اُٹھانا ہو عامل کو ہمیشہ اسی طرف گھوڑے کی بغل میں۔ لیکن سب قسم کے خطرہ سے محفوظ ہونے کی غرض سے کسی قدر علیحدہ کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور اپنی کہنی کو گھوڑے کی بغل کے عضلات پر دبانے سے پیر اُٹھا رکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ اگر کسی ایسے گھوڑے کی اگلی ٹانگ اُٹھانی منظور ہو۔ جو کاؤ کِک (قینچی مارنے والا) ہو تو اپنی کمر کو اس قدر خم دیکر اس کی پاسٹرن پر ہاتھ ڈالنا چاہیئے جس سے کہ گھوڑا عامل کے سر یا شانے کو پچھلی لات سے زخمی کر سکے ؞

اگر گھوڑے کے فٹلاک کے نیچے اس قدر گھنے اور لمبے بال ہوں جن کو مٹھی میں پکڑا جا سکے تو عامل کو چاہیئے کہ بطریق بالا مذکورہ گھوڑے کی گردن کے پاس کھڑا ہو کر اس کے فٹلاک کے پچھلے بالوں کو پکڑ کر اگلے پیر کو اُٹھا دے۔ اس طریق سے بھی گھوڑا پیر جلد اُٹھا لیتا ہے ؞

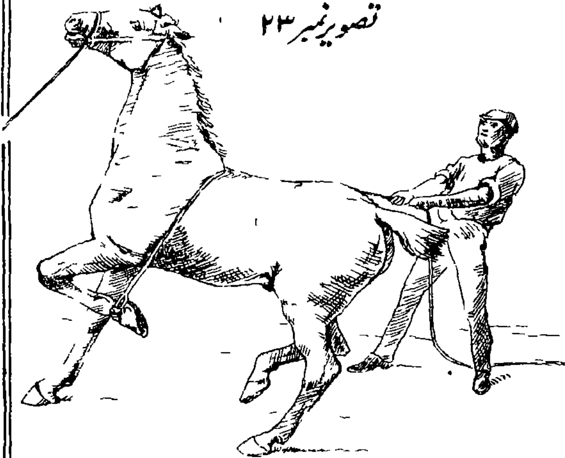
اگر گھوڑے کا اگلا پیر اس کی فٹلاک یا پاسٹرن سے مضبوط پکڑ کر اُٹھا رکھا جا دے (دیکھو تصویر نمبر ۳۰) تو جیسا کہ پہلے بھی بتلایا گیا ہے۔ گھوڑا اس ٹانگ کا کچھ وزن اس ہاتھ پر ڈالکر پچھلے دونو پاؤں سے دولتی جھاڑ سکتا ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ بجائے فٹلاک یا پاسٹرن کے اُس کے سم کو پکڑ کر اُٹھا رکھا جاوے ؞

اگر سم بے نعل ہو تو دیوار سم کو ٹو کی طرف سے کھلی اُنگلیوں کے پنجہ میں جیسے کہ تصویر سے ظاہر ہے پکڑنا چاہیئے۔ دیکھو تصویر نمبر ۲۵۔ گھوڑے کے سم کو اُنگلیوں کے ذریعہ پکڑا ہُوا ؞

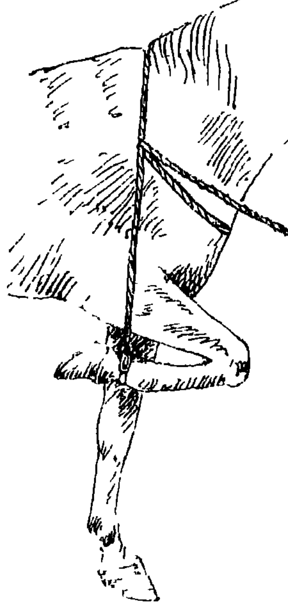
تصویر نمبر ۲۲



تصویر نمبر ۲۳



تصویر نمبر ۲۴ - رسّے کے ذریعہ اگلا پیر اُٹھایا ہوا





تصویر نمبر ۲۵

سم کو پکڑ کر پیر اُٹھا رکھنے
کا طریق

اور تصویر نمبر ۲۶ میں پیر کو اٹھانیکا غلط طریق دکھلایا گیا ہے +

اور اگر سم پر نعل لگا ہو۔ تو انگلیوں کو دیوار سم پر اور انگوٹھا اس کے تلوے پر رکھنا چاہیئے۔ یہی عمدہ قاعدہ سم کو قابو کر کے پیر کو اٹھا رکھنے کا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۲۷ جس میں اسی قاعدہ کے مطابق پیر کو پکڑا ہوا ہے +

ان دونو تصویروں میں نہ تو گھوڑا اس ٹانگ پر وزن ڈال سکتا ہے اور نہ ہی عامل کے ہاتھ پر۔ کیونکہ اس ٹانگ پر وزن پڑنے سے اس کے فٹلاک اور سم کے جوڑوں میں درد پیدا ہوتا ہے +

اگر اگلے پیر کو دیر تک اٹھا رکھنا منظور رہو تو ذیل کے دو طریقوں میں سے کسی ایک کو استعمال کر سکتے ہیں +

(۱) ایک چمڑے کا مضبوط تسمہ قریب تین فٹ لمبا اور ۱½ انچ چوڑا لیں۔ اس کے ایک سرے پر ایک بکسوا اور بکسوے کے ساتھ ہی اوپر کی طرف ایک چمڑے کا چھلا ہو۔ اور دوسرے سرے میں بکسوا ڈالنے کے لئے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سوراخ نکالنے چاہئیں۔ (دیکھو تصویر نمبر ۲۸) اب اِس تسمہ کے سوراخ دار سرے کو اس چھلے میں سے گذار کر ایک پھندا بنا لینا چاہیئے۔ اور اس پھندے کو سم اور فٹلاک کے درمیان پاسٹرن یعنی گامچی پر چڑھا کر اس کا آزاد سرا گھٹنے کے اوپر پیش بازو سے گھما کر بکسوے میں اٹکا دیں۔ اس سے دوہرا پھندا پاسٹرن اور آرم یعنی پیش بازو کے اوپر آجاویگا۔ تسمہ کو کھینچکر ضرورت کے مطابق چھوٹا بڑا کرنے اور بکسوا میں کس دینے کے لئے اس کے آزاد سرے میں بہت سے چھیدوں کی ایک قطار ہوتی ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۲۸۔ چرمی تسمہ جس کے ایک سرے پر بکسوا لگا ہوا ہے اور دوسرے سرے پر بکسوا اٹکانے اور تسمہ کو چھوٹا بڑا کرنے کے لئے سوراخ موجود ہیں +

جہاں اس قسم کا تسمہ موجود نہ ہو۔ تو سٹرپ لیدر یعنی رکاب کے دوال سے بھی

اس کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور چونکہ دوال کے تسمہ میں بگسوآ کے چھید بہت دور ہوتے ہیں۔ لہذا تسمہ کو دو تین دفعہ گامچی کے گرد گھما کر چھیدوں کو بگسوآ کے قریب تر لے آنا چاہیئے۔ باقی طریق استعمال ویسا ہی ہے۔ جیسا اُوپر بیان ہو چکا ہے۔ (دیکھو تصویر نمبر ۲۹)۔

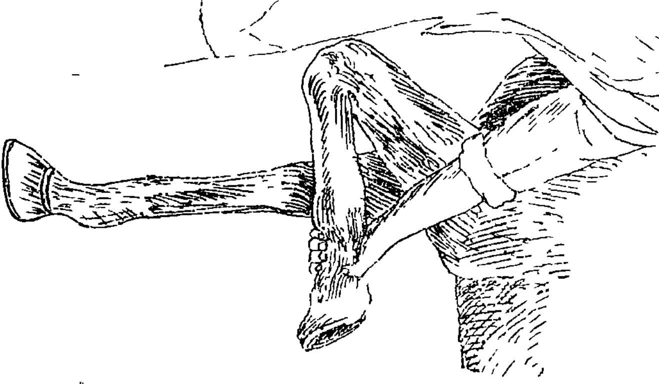
تسمہ کے ذریعہ پیر کو اُٹھا رکھنے میں فقط یہ قباحت ہے۔ کہ کبھی گھوڑے کے بہت بے آرامی ظاہر کرنے سے اُس کی جلد پر کچھ ضرب یا خراش آجاتی ہے اور گھٹنے کے بل گھوڑا گر پڑے۔ تو بروکن نیز کا حادثہ پیدا ہوتا ہے۔ لہذا اس حادثہ کو روکنے کے لئے گھوڑے کے گھٹنے پر نی بوٹ (زانو پوش) چڑھا لینا چاہیئے۔ کبھی نعل کے ہیل سے گھوڑے کی ایلبو کے زخمی ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اگر تسمہ ڈھیلا لگایا جاوے تو اس کے نیچے کی طرف کھسک جانے سے فٹلاک کو رگڑ پہنچتی ہے۔

دیکھو تصاویر نمبر ۲۹ و ۳۰۔ جن میں تسمہ دوال کے ذریعہ گھوڑے کے اگلے پیر کو اُٹھایا ہوا ہے۔

(ب) اگلی ٹانگ کو تسمہ کے ذریعہ اُٹھا کر فراکی یا سرسنگل سے بھی لٹکایا جا سکتا ہے۔ یعنی تسمہ یا اسٹراپ کو گذارنے کے لئے فراکی کے نچلی طرف ایک چھوٹا سا پھندا یا آہنی چھلا لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسٹراپ کو اس چھلا سے نکال کر نیچے فٹلاک کے پاس بگسوآ میں اٹکا دیا جاتا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۳۱ جس میں اگلا اُٹھایا ہوا پیر فراکی سے لٹکایا ہوا ہے۔

واقعی جب گھوڑے کو لٹانا منظور رہو۔ تو یہ آخر مذکورہ طریق بہت عمدہ ہے۔ اور عمل نعلبندی کرنے کے وقت بھی جب کہ گھوڑے پیر اُٹھانے میں بہت ضد کرتے ہیں۔ اس کا استعمال مفید پڑتا ہے۔ اسٹراپ لیدر یعنی دوال کے تسمہ کو معمولی لیگ اسٹراپ

تصویر نمبر ۲۶ - اگلے پیر کو اٹھا رکھنے کا غلط طریق



تصویر نمبر ۲۷

اگر سم پر نعل لگا ہو تو اس طرح پر
سم پکڑ کر پیر اٹھانا چاہیے



سے اس وجہ سے ترجیح دیجاتی ہے۔ کہ اس میں وہ چمڑے کا چھلاّ جو اکثر ٹوٹ جاتا ہے نہیں ہوتا۔ چونکہ ہم نے اکثر موقعوں پر اس بات کا تجربہ کیا ہے۔ کہ جس طرف کا اگلا پیر اُٹھایا ہوا ہو۔ کبھی اسی طرف کے پچھلے پیر سے بھی گھوڑا لات پھینک سکتا ہے لہٰذا اس بات سے بے خبر نہ رہنا چاہیئے ×

۳۔ سائڈ لائن یعنی نوار یا رسّا سے اس طرح پر بھی اگلا پیر اُٹھایا جا سکتا ہے کہ اس نوار یا رسّا کے ایک سرے پر ہابل کا مجمہ لگا دیا جائے۔ اور جس ٹانگ کو اُٹھانا منظور ہو۔ اُس کی گامچی پر ہابل کا مجمہ کس دیں۔ اور پیر کو اُٹھا کر وہ نوار یا رسّا گھوڑے کی کندھوں کے اوپر سے گھما کر دوسری طرف ایک مددگار پکڑ رکھے۔ یا یوں کرو۔ کہ نوار یا رسّے کو مدّھو سے ذرا پیچھے پیٹھ پر سے گھما کر اور چھاتی کے نیچے سے نکال کر پھر اس باندھی ہوئی گامچی پر لا کر باندھ دو۔ اس طرح پر گھوڑے کی اُٹھائی ہوئی ٹانگ کا وزن اور رکھاوٹ ویدز یعنی مدّھو پر پڑیگی ×

۴۔ گھوڑے کے پچھلے اطراف کو اُٹھانا

گھوڑے کا پچھلا پیر بھی اگلے کی طرح یا تو ہاتھ کے ذریعہ اور یا مصنوعی طریق سے اُٹھایا اور قائم رکھا جاتا ہے۔ لیکن اگلے کی نسبت پچھلے پیر کو ہاتھ سے اُٹھانا کسی قدر خطرناک ہے۔ کیونکہ گھوڑا پچھلے پیر سے وسیع دائرہ کی حرکت میں لات مار سکتا ہے۔ ایک مضبوط تجربہ کار نعلبند پچھلے پیر کو اُٹھانے اور اُٹھا رکھنے کے لیئے ایک کامل مددگار ہے۔ جو گھوڑے کی پچھلی ٹانگ کو باقاعدہ اُٹھا کر اپنی ران پر سہارتا۔ اور اس طرح پر اپنی ٹانگ کو گھوڑے کی ٹانگ کے قائم مقام بنا دیتا ہے۔ پچھلے پیر کو اُٹھانے کے وقت بھی عامل کا مُنہ گھوڑے کے دُم کی طرف اور پیٹھ اس کے مُنہ کی طرف ہونی چاہیئے۔ سیدھا اور خبردار ہو کر ایسے موقع پر کھڑا ہو۔ کہ گھوڑے کی چوٹ سے بچ سکے۔ معمولی حالتوں میں پیر کو ہاتھ

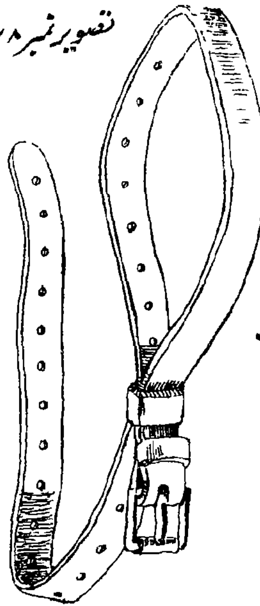
کے ذریعہ اُٹھایا جاتا ہے۔لیکن اگر دیر تک اُٹھائے رکھنا ہو۔یا گھوڑا شریر ہو۔اور ہاتھ کے ذریعہ پیر اُٹھانے میں نقصان کا اندیشہ ہو۔تو پیر کی گامچی پر نوار یا رسّے کا پھندا یا مجمہ یا ہابل وغیرہ لگا کر اس کے ذریعے اُٹھا رکھا جاتا ہے۔اگر گھوڑے کے دُم کے بال لمبے اور مضبوط ہوں۔تو وہ گامچی کے نیچے سے گذار کر پکڑ رکھنے سے پیر کو سہارا ملتا ہے ٭

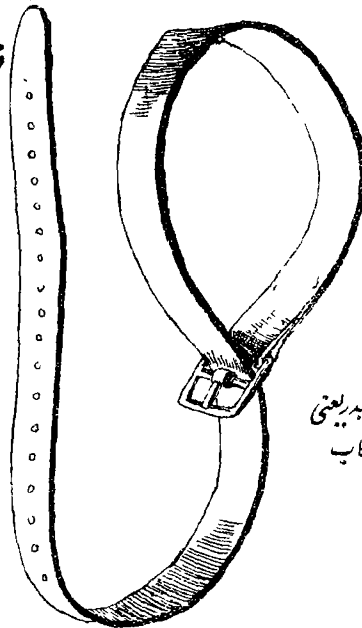
اب ہم پہلے چند طریق پچھلے پیر کو ہاتھ کے ذریعہ اُٹھانے کے بتلاتے ہیں۔ اور بعد ازاں نوار یا ہابل وغیرہ کے ذریعہ اُٹھانے کا ذکر کرینگے ٭

ایک آدمی گھوڑے کو باقاعدہ قرنی سے پکڑ کر اس کے سامنے کھڑا ہو۔دوسرا آدمی گھوڑے کو دلاسا دیکر جس طرف کا پچھلا پیر اُٹھانا مطلوب ہو۔اُس طرف گھوڑے کے پُٹھے کے قریب ایک طرف کو کھڑا ہو۔اور اپنا وہ ہاتھ جو گھوڑے کی طرف ہو۔ اُس کے پُٹھے سے پھیرتا ہوا کھونچ تک لیجاوے۔پھر اسی ہاتھ کی اُنگلیوں سے مٹی ٹارسل یا پنڈلی کو سامنے کی طرف سے پکڑے۔اور پیر کو اوپر اور پیچھے کے رُخ اُٹھائے۔جو گھوڑے اصیل ہوتے ہیں۔وہ اس طرح کرنے سے فوراً پیر اُٹھا لیتے ہیں دیکھو تصویر نمبر ۳۲۔پچھلے پیر کو اُٹھانے کا طریق ٭

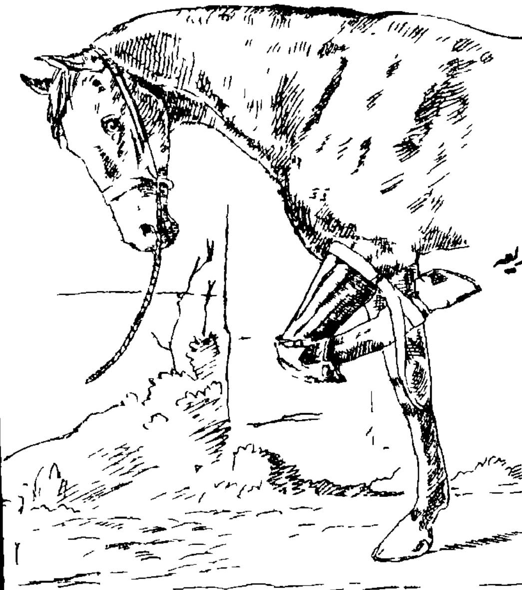
۵۔دوسرا طریق پچھلے پیر اُٹھانے کا یہ ہے کہ جو ہاتھ گھوڑے کی طرف ہو۔ وہ نہیں۔بلکہ دوسرے ہاتھ سے گھوڑے کی پنڈلی کو بیک ٹنڈن کی طرف سے پکڑ لو۔اور پیر کو خوب زور سے اوپر اور سامنے کی طرف کھینچو۔اس طرح سے بھی گھوڑا فوراً پیر اُٹھا لیتا ہے۔دیکھو تصویر نمبر ۳۳۔گھوڑے کے پچھلے پیر کو اوپر اور سامنے کرکے اُٹھانے کا طریق ٭

جو گھوڑے شریر لات پھینکنے والے ہوں۔اُن کا پچھلا پیر اُٹھانے سے پہلے اس طرف کی اگلی ٹانگ کو ایک مددگار کے ذریعے اُٹھوالیں۔تب پچھلے پیر حسب قاعدہ


تصویر نمبر ۲۸
لیگ اسٹراپ

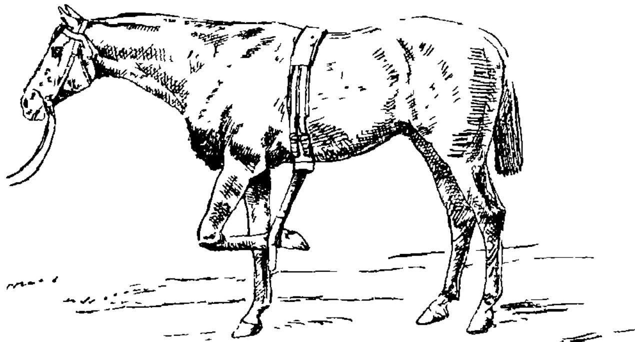

تصویر نمبر ۲۹
اسٹرپ لیدر یعنی
دوال رکاب

تصویر نمبر ۳۰



اسٹریپ لیدر کے ذریعہ
پیر باندھا ہوا +

تصویر نمبر ۳۱



سرسنگل سے پیر کو باندھ کر لٹکایا ہوا +

مذکورہ بالا ہاتھ رکھیں اور مددگار کو حکم دیں کہ وہ اگلے پیر کو چھوڑ دے۔ اور اس کے ساتھ ہی خود فوراً پچھلا پیر اُٹھا لینا چاہیئے۔ جو گھوڑے کاؤ کِک یعنی قینچی مارنے والے ہوتے ہیں۔ اُن سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ اور ان کی لات کی زد سے بچنے کے لئے پچھلے پیر سے کچھ فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ ایسے گھوڑوں کے پچھلے پیر اُٹھانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ اگر اس کا پچھلا بایاں پیر اُٹھانا منظور رہو۔ تو گھوڑے کے بائیں طرف کھڑے ہو کر اور اگر ممکن ہو تو ایک مددگار کے ذریعے اگلا بایاں پیر اُٹھوا کر اپنا بایاں ہاتھ گھوڑے کی کمر اور پیٹھ پر پھیرتے ہوئے نیچے کھونچ تک لیجانا چاہیئے۔ اور کھونچ کی ٹوپی کی بالائی نس (ٹنڈ و اکلیس) کو خوب قابو کر کے پکڑ لینا چاہیئے۔ اور اپنے دہنے ہاتھ سے گامچی کو سامنے سے پکڑ کر مددگار کو حکم دیں کہ وہ اگلا پاؤں چھوڑ دے۔ اور خود پیر کو اُٹھا کر اپنی بائیں ران کے اوپر اس کی پنڈلی کو سہارا دینا چاہیئے۔ دیکھو تصاویر نمبر ۳۴ و ۳۵۔ جن میں پچھلے پیر کے اُٹھانے اور گھٹنے پر اُٹھا رکھنے کا طریق بتلایا گیا ہے ✤

اگر گھوڑا شریر ہو۔ اور پچھلے پیر کی کھونچ و گامچی پر ہاتھ لگانا ناپسند کرتا ہو۔ تو جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ایک مددگار کے ذریعہ اُس کی اگلی ٹانگ کو ضرور اُٹھوا لینا چاہیئے لیکن جہاں مددگار موجود نہ ہو۔ تو خود پہلے اسی طرف کا اگلا پیر اُٹھانا چاہیئے۔ اور ایک ہاتھ میں اس پیر کا ٹو پکڑ کر اور آگے بڑھ کر دوسرے ہاتھ سے جو گھوڑے کے قریب تر ہو۔ اس کے کھونچ کے اوپر کا نس (ٹنڈ و اکلیس) کو مضبوط پکڑ رکھنا چاہیئے (دیکھو تصویر نمبر ۳۶) تب اگلے پیر کا ٹو چھوڑ کر اس ہاتھ سے پچھلے پیر کی گامچی کو پکڑ لیں۔ اور پیر کو حسب قاعدہ اُٹھا کر اپنی ران پر رکھ لیں۔ (دیکھو تصویر نمبر ۳۷) اس طرح پر گھوڑے کی لات سے عامل محفوظ رہتا ہے۔ اور اگلے پیر کا سم زمین تک پہنچنے سے پہلے گامچی کو پکڑ کر پچھلا پیر اُٹھا لیا جاتا ہے۔ اور بہر صورت اگر گھوڑا لات پھینکے تو

تو عامل کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس موقع پر یہ بتلا دینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ گھوڑے کے پیر اُٹھانے اور امتحان کرنے کے وقت اسے پیار دلاسا دینا یعنی مُنہ سے پُچکارنا۔ ہاتھ سے تھپکنا۔ اور زبان سے معمولی شفقت اور مہربانی کے الفاظ سے مخاطب کرنا بھی اسے بے خوف اور باآرام کر دیتا ہے۔

تصاویر نمبر ۳۶ و ۳۷ میں گھوڑے کے پچھلے پیر کو بلا مددگار اُٹھانے اور اُٹھا کر ران پر سہارنے کا طریق دکھلایا گیا ہے۔

اگر اس طرح پر ہاتھ کے ذریعہ پچھلا پیر اُٹھانے میں بہت تکلیف ہو۔ اور گھوڑا بدمعاشی کرے۔ تو پہلے پوزمال یا روپ ٹوئچ وغیرہ سے اسے قابو کیا جاتا ہے۔ اور بعد ازاں پیر کو اُٹھایا جاتا ہے۔ علاوہ بریں تسمہ اور مجمّہ کے ذریعہ بھی گھوڑے کا پیر اُٹھایا جاتا ہے۔ اور اس سے مددگار نہایت آرام سے پیر کو دیر تک اوپر اُٹھائے رکھتا ہے

دیکھو تصویر نمبر ۳۸۔

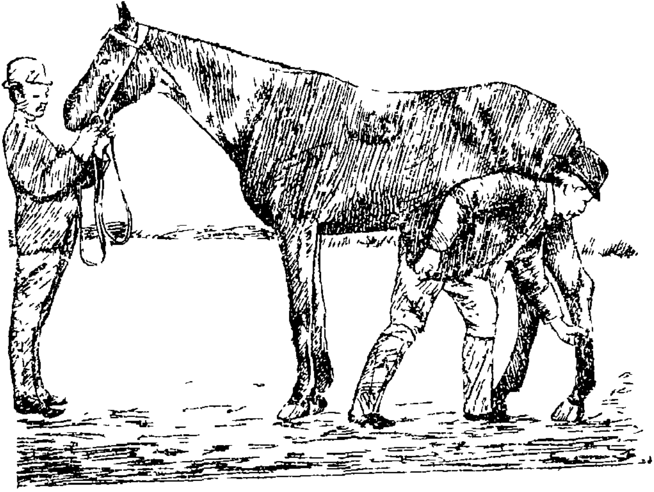
اور پیر کو اُٹھا کر اوپر یا پیچھے کی طرف قابو کر رکھنے کے لئے رسّا کے ذریعہ اس کی گامچی کے مجمّہ کو دُم سے باندھ دیا جاتا ہے۔ یا مددگار اُس کو پیچھے کی طرف پکڑ کر کھینچ رکھتے ہیں۔ دُم کے بالوں سے رسّا باندھنے کا بھی ایک خاص طریق ہے۔ جو تصاویر نمبر ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ سے صاف ظاہر ہے۔

پچھلے پیر کو سائڈ لائن کے ذریعہ اُٹھانا

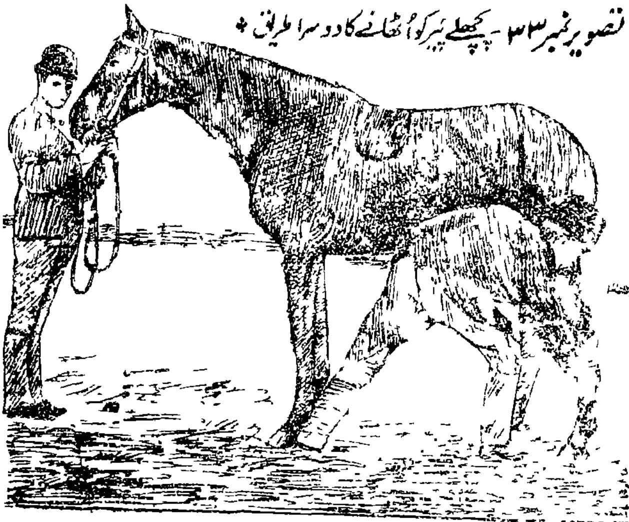
۶۔ پچھلے پیر کو رسّا یا سائڈ لائن کے ذریعہ اُٹھانے کے کئی طریق ہیں۔ مثلاً

(۱) اول ایک مضبوط لمبا رسا لیں۔ اور اُس کے ایک سرے پر ایک پھندا بنا کر گھوڑے

تصویر نمبر ۳۲ - پچھلے پیر کو اُٹھانے کا طریق ؛



تصویر نمبر ۳۳ - پچھلے پیر کو اُٹھانے کا دوسرا طریق ؛

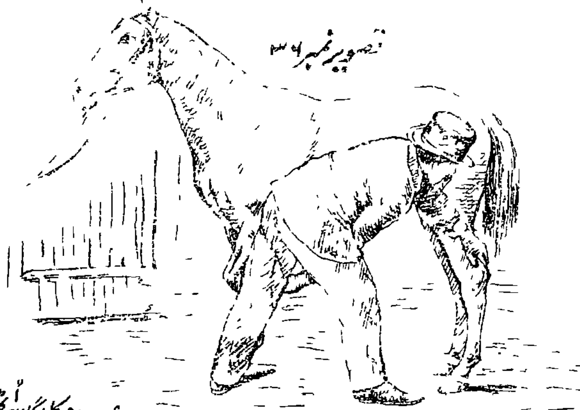


تصویر نمبر ۳۴ - پچھلے پیر اُٹھانے کا تیسرا طریق ؛

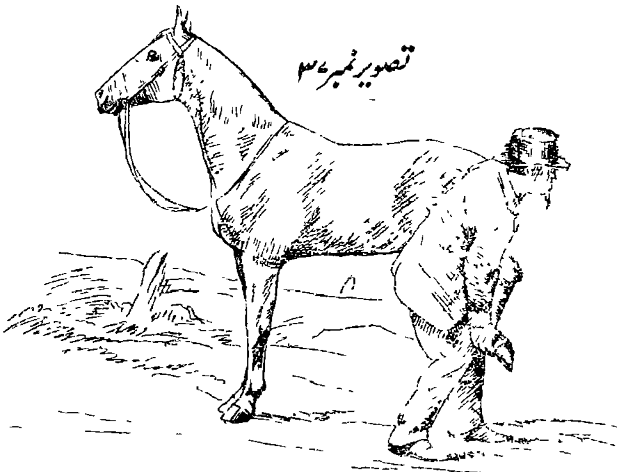


تصویر نمبر ۳۵ - پچھلے پیر کو اُٹھا کر ران کے سہارے پر رکھنا ؛





جب بغیر مددگار کے پچھلا پیر اُٹھانا ہو تو بہتر طریق یہ ہے کہ پہلے اُسی طرف کا اگلا پیر اُٹھائیں ۔



پچھلے پیر کو اُٹھا کر گھٹنے پر رکھا ہوا ہے ۔

تصویر نمبر ۳۹

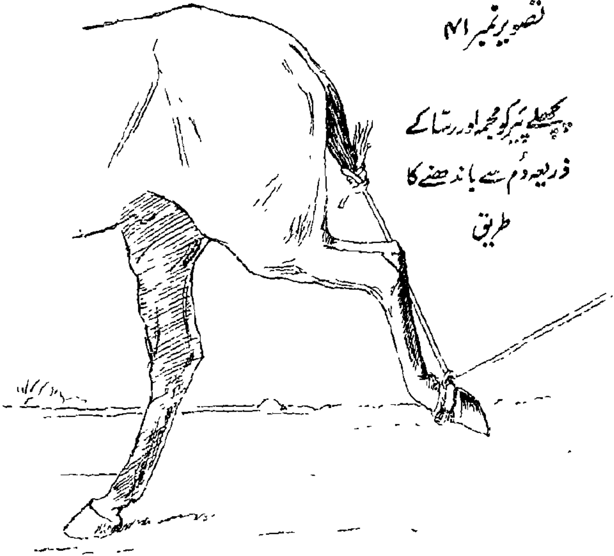


مجمہ کے ذریعہ پیر اُٹھایا ہُوا ہے ٭

تصویر نمبر ۴۰



دُم کے بالوں سے رسّا
باندھنے کا طریق ٭



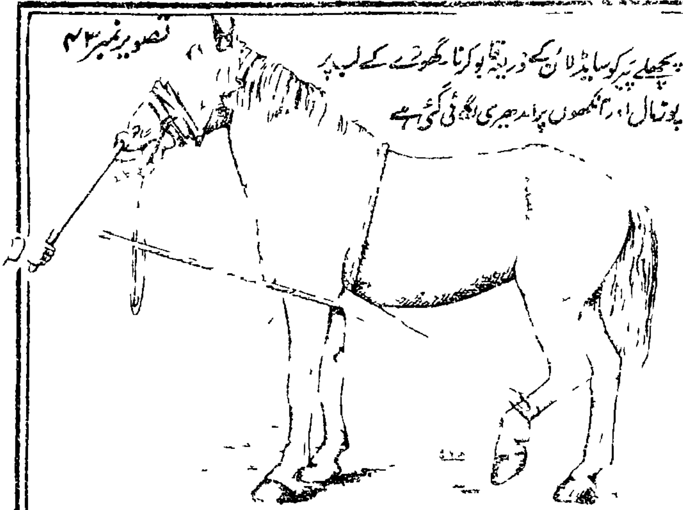
تصویر نمبر ۴۱

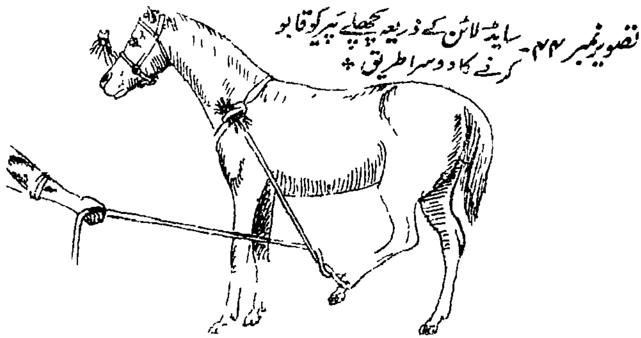
پچھلے پیر کو مچمہ اور رسّا کے
ذریعہ دُم سے باندھنے کا
طریق

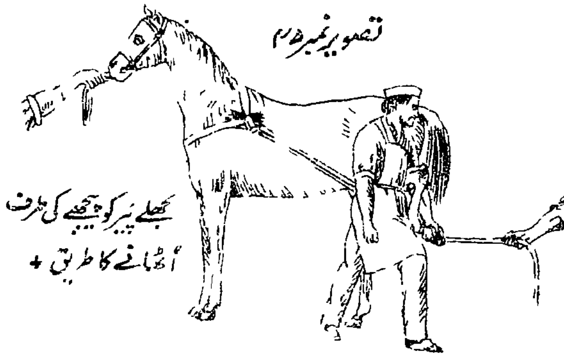


تصویر نمبر ۴۲

دم پر دوہری گرہ رسّا کی
لگانے کا طریق


تصویر نمبر ۴۳
پچھلے پیر کو سائیڈ لائن کے ذریعہ قابو کرنا گھوڑے کے لب پر
پوتمال اور آنکھوں پر اندھیری لگائی گئی ہے


تصویر نمبر ۴۴ - سائیڈ لائن کے ذریعہ پچھلے پیر کو قابو
کرنے کا دوسرا طریق ÷


تصویر نمبر ۴۵
پچھلے پیر کو پیچھے کی طرف
اُٹھانے کا طریق +

کے پچھلے پیر کی گامچی پر چڑھاویں - اور دوسرا آزاد سرا تنگ یا فراکی سے (چھاتی کے نیچے) نکال کر ایک یا دو مددگار اسے پیچھے کی طرف کھینچ رکھیں - اس طرح پچھلا پیر اوپر اور سامنے کو اُٹھیگا - اب اس رسے کو اگر تنگ یا فراکی سے باندھ دیا جاوے تو گھوڑا پیر اُٹھائے رکھیگا +

(۲) دوسرا طریق یہ ہے - کہ پچھلے بائیں پاسٹرن یا گامچی پر سائڈ لائن یا نوار کا پھندے دار سرا چڑھا کر اس کا دوسرا سرا آگے لیجا کر گھوڑے کے دونو اگلی اطراف کے درمیان سے گذاریں - پھر دہنے کندھے سے اوپر مدھوا در پیٹھ کے اوپر سے گھما کر نیچے لے آویں اور بائیں کہنی کے پیچھے سابقہ نوار کے گرد ایک لپیٹ دیکر سامنے کی طرف کھینچ رکھیں دیکھو تصویر نمبر ۴۳ +

(۳) تیسرا طریق یہ ہے کہ ایک مضبوط رسا یا سائڈ لائن یا نوار لیکر (سائڈ لائن بہتر ہے) اس کے ایک سرے پر اس قدر وسیع حلقہ یا پھندا بناویں - جو گھوڑے کی گردن کی جڑ پر بیٹھ سکے - اور اُس حلقہ کو گھوڑے کی گردن پر چڑھا کر اس کا آزاد سرا اس طرف کے شولڈر سے نیچے اور پیچھے کو لے جاویں - جس طرف کا پچھلا پیر اُٹھانا ہو - اور پیر کے پاسٹرن یا گامچی کے گرد پر باہر سے اندر کو ایک لپیٹ دیکر بعد ازاں سابقہ رسا یا نوار کے گرد بھی ایک لپیٹ دیں - اور پھر گھوڑے کے سر کے برابر سامنے جا کر اُسے کھینچ رکھیں - اس طرح بھی گھوڑا فوراً پیر اُٹھا لیتا ہے - دیکھو تصویر نمبر ۴۴ +

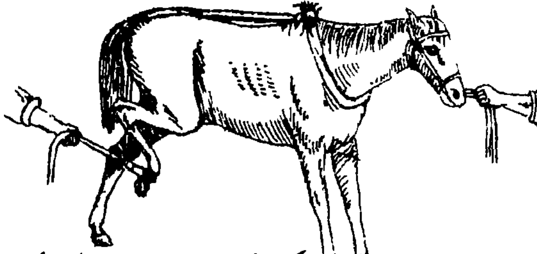
(۴) کبھی یوں بھی کرتے ہیں کہ جس پیر کو اُٹھانا ہو - اُس کی گامچی پر بال کا مجتہ لگا کر اس کے چھلا سے اس نوار یا رسا کو نکال لیتے اور کھینچ رکھتے ہیں - اس طرح پر ایک مددگار پیر کو کھینچ کر اوپر اور سامنے اُٹھا رکھنے کے قابل ہوتا ہے - گردن کا حلقہ بنانے کے لئے جو گرہ دیجاتی ہے - اس کو جلد ڈھیلا کرنے اور کھولنے کی غرض سے اُس میں گھاس یا چھپالی

وغیرہ کے تنگے دیدیتے ہیں۔ بالا مذکورہ طریق سے پیر کو نہ فقط سامنے بلکہ پیچھے کے رُخ بھی اُٹھایا جاتا ہے۔ اور گھوڑا کسی قدر آرام سے کھڑا رہتا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۴۵ ✣

(۵) کبھی ٹانگ کے وزن کو ایک وسیع سطح پر ڈالنے اور پیر کی حرکت کو بہت زیادہ محدود کرنے کی غرض سے اس طرح بھی کرتے ہیں۔ کہ ایک رسا یا نوار لیکر جیسے کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ایک سرے پر پھندا یا حلقہ گردن کی جڑھ پر بیٹھنے کے لئے بنا دیں اور پھندے کی گرہ کو بجائے ایک طرف رکھنے کے گھوڑے کی گردن کے اوپر مدّھو کے پاس رکھیں۔ پھر رسا یا نوار کو گھوڑے کی پیٹھ اور کمر پر سے لیجا کر دم کی جڑھ پر ایک لپیٹ دو۔ پھر پرینٹیم پر سے نیچے کی طرف لیجا کر جس پیر کو اُٹھانا ہو۔ اُس کی گامچی پر مجمہ چڑھا کر اس کے آہنی چھلّا سے اس رسّے یا نوار کو نکال لو۔ اور پیچھے کی طرف کھینچ رکھو۔ دیکھو تصویر نمبر ۴۶ ✣

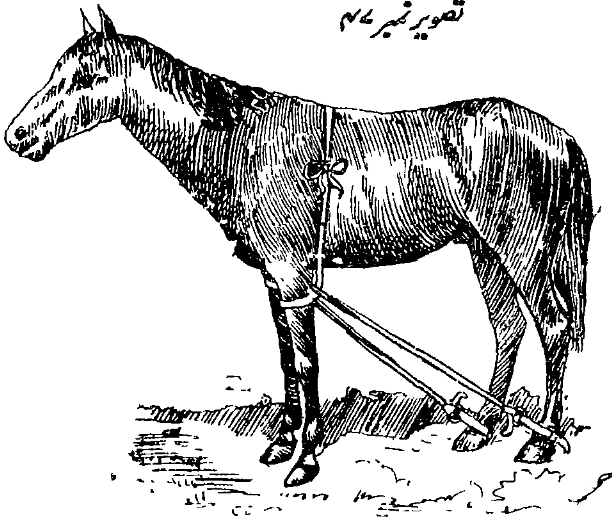
(۶) گھوڑے کے ٹاپنے یا لات پھینکنے کو روکنے کے لئے کبھی رسّا یا ہابل کے ذریعہ اس کے پچھلے اطراف کو ایسی حکمت سے قابو کرکے باندھ دیا جاتا ہے۔ جس سے ان کی حرکت بالکل محدود ہو جاتی ہے۔ اور گھوڑا دولتی جھاڑنے کے قابل نہیں رہتا۔ مثلاً پچھلے دو نو پیروں کی گامچی پر ہابل کے مجمے لگا کر اور ان کے چھلّوں سے رسّا یا نوار نکال کر سامنے لیجاویں۔ اور فی طرف یہ رسّا پیش بازو کے اندر سے سامنے اور باہر نکالکر اور پیچھے لاکر سابقہ رسّوں کے نیچے سے نکالکر اوپر لیجاویں۔ اور گھوڑے کے مدّھو کے پیچھے پیٹھ پر یا ایک طرف پسلیوں پر شولڈر کے پیچھے دو نو رسّوں کے آزاد سرے باہم ملا کر اور کس کر باندھ دو۔ اس حکمت سے گھوڑے کے چاروں اطراف کی حرکت بالکل محدود ہو جاتی ہے۔ یعنی نہ تو پچھلے پیروں سے وہ لتّا مار سکتا ہے۔ اور نہ ہی اگلے پیروں سے آزادانہ آگے چلسکتا ہے ✣ دیکھو تصویر نمبر ۴۷ ✣

تصویر نمبر ۴۶



پچھلے پیر کو مجبہ و لوار کے ذریعہ اُٹھایا ہوا ہے

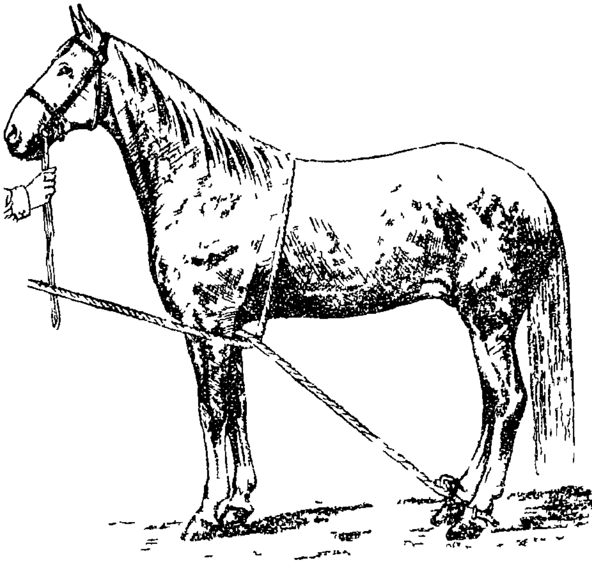
تصویر نمبر ۴۷

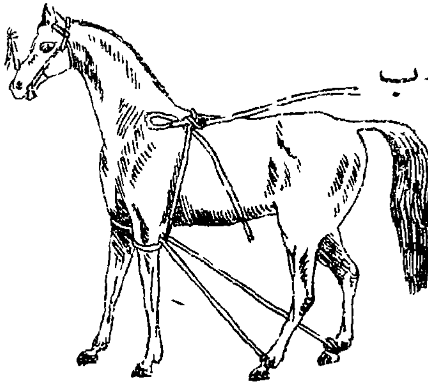


پچھلے پیروں کو سایڈ لاین اور مجبوں کے ذریعہ قابو کیا ہوا ہے ۔

تصویر نمبر ۴۸ - الف -

پچھلی دونوں ٹانگوں پر مجمہ ہیں اور ایک مجمہ کے ساتھ رسا باندھا ہُوا ہے۔ جو دوسرے مجمہ کے چھلے سے گذارا گیا ہے۔ رسا کو سامنے لیجا کر اور چھاتی کے گرد سے گھُما کر سامنے کھینچ رکھتے ہیں +





تصویر نمبر ۴۸ - ب

دیکھو تصویر نمبر ۲۰ گھوڑے کی گردن پر حلقہ پہنایا ہوا ؎

۹ - سائڈ راڈ - یعنی گردن کے ایک طرف لگانے کا ڈنڈا - یہ تین چار فٹ لمبا گول لکڑی کا ڈنڈا ہوتا ہے - جس کے دونوں سروں پر آر پار سوراخ ہوتے ہیں - جن میں سے چمڑا کے پتلے یکسُوا دار تسمے یا رسی کا ٹکڑا نکالا ہوا ہوتا ہے - اس ڈنڈے کا ایک سرا اسی تسمہ یا رسّی کے ذریعہ سر کے نکتہ سے اور دوسرا سرا فراکی یا تنگ وغیرہ سے کس کر باندھ دیتے ہیں - جس سے گھوڑا نیچے کی طرف تو آسانی سے سر لیجا سکتا ہے - لیکن گردن میں خم نہ آنے کے سبب جانبین کو سر نہیں گھما سکتا - جس طرف عمل جراحی کرنا مقصود ہو - عموماً اُس کے مخالف طرف سائڈ راڈ لگا دیا جاتا ہے نیز جب گھوڑا مدھوا دبیٹھ کے لاگہ یعنی زخم کو کاٹتا ہے - تو اس وقت بھی سائڈ راڈ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے - اس کے فوائد بعینہ کریڈل کی طرح ہیں - لیکن بنانے میں اس سے بڑا آسان ہے ؎

دیکھو تصویر نمبر ۲۱ گھوڑے کی گردن پر سائڈ راڈ لگا ہوا ؎

فصل ۳

اطراف کو قابو کرنا

۱ - گھوڑے کی حرکت کو حتے الامکان محدود کرنے اور عامل و مددگاروں کو اسکی حملہ کی چوٹ و صدمہ سے بچنے کے لئے گھوڑے کی ایک یا چند ٹانگوں کا قابو کرنا ضروری ہوتا ہے - کبھی ایک اگلی یا پچھلی ٹانگ کو زمین سے فقط ہاتھ کے ذریعہ اُٹھا کر اور خم دیکر پکڑ رکھا جاتا ہے - اور کبھی بغیر اُٹھانے کے صرف زمین پر ہی دو یا تین ٹانگیں باہم دیگر باندھ دیجاتی ہیں - یا ایک کو اُٹھایا اور باقی دو یا تین ٹانگوں کو باندھ دیا جاتا ہے

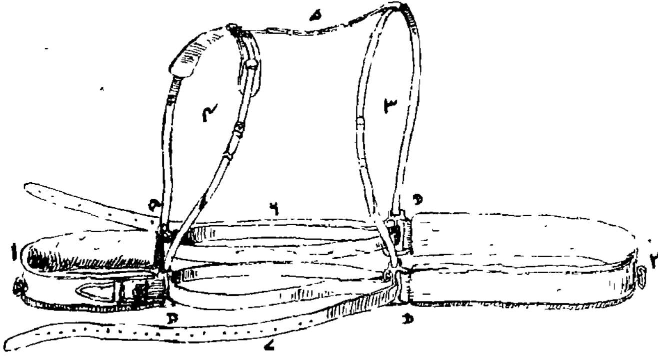
اور پیر کو یا تو ہاتھ کے ذریعہ قابو کرکے اُٹھا رکھا جاتا ہے۔ اور یا رسّے یا نوار یا ہابل اور یا تسمہ کے ذریعہ ؂

اگلے اطراف کو معمولی حالتوں میں عموماً ہاتھ کے ذریعہ اُٹھا رکھا جاتا ہے۔ اگلا بایاں پیر بائیں ہاتھ کے ذریعہ اور دہنا پیر دہنے ہاتھ کے ذریعہ۔ اپنا مُنہ گھوڑے کے دُم کی طرف اور پیٹھ اس کے مُنہ کی طرف کرکے اور کھڑا ہوکر اُٹھانا چاہئے یاد رکھو کہ اگلے پیر کو کبھی فٹ لاک یا پاسٹرن یعنی مُٹھے اور گامچی پر سے پکڑ کر نہ اُٹھا رکھیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے گھوڑا اس ٹانگ کا سارا وزن آدمی کے ہاتھ پر ڈالکر گویا چاروں پیروں پر کھڑا ہوتا ہے۔ (گویا وہ ہاتھ چوتھی ٹانگ کا قائم مقام بن جاتا ہے) اور پچھلی ٹانگ سے لات مار سکتا ہے۔ لہذا پیر اُٹھاکر اُس کے سم کو پکڑ رکھو۔ گھوڑے کے پیروں کو ٹٹولنے اور اُٹھانے میں ہوشیاری۔ سُبکدستی۔ قوت اور ہُنرمندی درکار ہے۔ اُٹھائے ہوئے پیر کی ساری حرکت کو بند کرنے کی کوشش نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اس کی جھول وار حرکت کے مطابق اپنے ہاتھ کو بھی آگے پیچھے حرکت دیتے رہیں۔ اور چوٹ ونکان وغیرہ کو روکنے کے لئے اور نیز جب کوئی معقول مددگار موجود نہ ہو۔ یا گھوڑے کا پیر ہاتھ میں قابو نہ رہ سکے۔ تو اس حالت میں مصنوعی طریق سے پیر کو اُٹھا رکھا جاتا ہے ؂

۲۔ اگلے ایک پیر کو اُٹھانیکا قاعدہ

گھوڑے کو نکتہ ہالٹر یا قیزئی وغیرہ لگاکر اس پر پورا قابو حاصل کرکے اگلی ٹانگ اُٹھانے کا قصد کرنا چاہئے۔ اگر ہمیں یہ خوف ہو۔ کہ ہمارے نزدیک جانے سے گھوڑا بھڑکے یا لات مار یگا۔ تو ایک لمبا رسّا لیکر اس کے ایک سرے پر اڑھائی فٹ چوڑا رسکنے والا پھندا بنانا چاہئے۔ اور اس پھندے کو زمین پر رکھکر اس کے

تصویر نمبر ۴۹



اس جیکٹ میں علیحدہ علیحدہ سات تسمے موجود ہیں۔جن کو الگ الگ نام دئے گئے ہیں۔مثلاً

ابریسٹ بنڈ یا سینہ بند ٭

۲۔ بریچنگ یعنی رانوں کی پچھلی پیٹی ٭

۳۔۴۔ سپورٹنگ یا بیک اسٹراپ یعنی ۲ تسمے جو سینہ بند اور بریچنگ کو اوپر اٹھا کر پیٹھ اور کمر سے لٹکا رکھتے ہیں ٭

۵۔ٹاپ اسٹراپ یعنی پیٹھ کا تسمہ۔جو دو نو سپورٹنگ اسٹراپ کو گھوڑے کی پیٹھ پر باہم ملا رکھتا ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۰ وغیرہ

آزاد سرے کو ایک مددگار پکڑ رکھے ۔ اور گھوڑے کو اس طرف آہستہ آہستہ چلانا چاہئے ۔ تاکہ گھوڑا اپنے پیر کو پھندا کے درمیان رکھ دیوے (دیکھو تصویر نمبر ۲۲) تب مددگار رسّے کے آزاد سرے کو کھینچے ۔ تاکہ پھندا کی رسکنے والی گانٹھ تنگ ہو کر گھوڑے کے فٹلاک کے نیچے گامچی پر لگ جاوے ۔ اور پیر قابو میں آجاوے اس قابو شدہ پیر کو اگر اُٹھانا منظور ہو ۔ تو ایک مددگار راس رسّا کے آزاد سرے کو گھوڑے کی پیٹھ پر سے گھما کر اس کی مخالف طرف جا کر زور سے کھینچے ۔ تو گھوڑا فوراً ٹانگ کو اوپر اُٹھا لیوے گا (دیکھو تصویر نمبر ۲۳) ۔ اب اگر اس رسّے کو گردن یا چھاتی کے گرد لپیٹ دیکر باندھ دیں ۔ تو گھوڑا پیر اُٹھائے رکھیگا ۔ (دیکھو تصویر نمبر ۲۴) یا یوں کریں کہ ایک مددگار راس باندھی ہوئی ٹانگ کو اس رسّے کے ذریعہ پیچھے کی طرف کھینچ رکھے ۔ اور خود نزدیک جا کر ٹانگ کو ہاتھ کے ذریعہ پکڑ کر اوپر اُٹھا لو ۔ اگر گھوڑا بدمعاشی کرے ۔ تو اُس کی آنکھوں پر اندھیری چڑھا دیں ۔ جو آدمی ہوشیاری ۔ دُور اندیشی اور صبر کو کام میں لاوے ۔ گھوڑے کو قابو کرنے میں جلد اپنا مُدعا پورا کر لیتا ہے ۔

لیکن جو اناڑی آدمی بے صبری سے جانور کو دق کرے ۔ اور جلدی سے کام لیوے وہ اکثر خود بھی تکلیف اُٹھاتا ہے اور گھوڑے کو تکلیف دیتا ہے ۔ اور اکثر اپنے مطلب کا میاب بھی نہیں ہو سکتا ۔

فرض کرو کہ اگلے بائیں پیر کو اُٹھانا ہے ۔ تو خود گھوڑے کی بائیں طرف اس کے کندھے اور گردن کے برابر پیر سے کسی قدر آگے گھوڑے کے منہ کی طرف اپنی پیٹھ کر کے کھڑے ہوں ۔ پھر نیچے جھک کر اپنے بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں کے ذریعہ نیر فور کے گھٹنے سے اوپر فلکسر مسل کو چٹکی میں دبانا چاہئے ۔ جس سے گھوڑا فوراً پیر کو ڈھیلا چھوڑ کر اوپر اُٹھا لیگا ۔ اب اسی ہاتھ سے اس کی مٹی کارپل یعنی نلی کو پکڑ کر اوپر

اُٹھائیں - اور اپنی اسی ہاتھ کی کُہنی کو اندر کی طرف دبائیں - اس طرح پر گھوڑے کے اُس پَیر کا وزن اُس کی آٹ فور یعنی بائیں ٹانگ پر پڑیگا - اور نیئر فور یعنی بایاں پَیر آسانی سے اُٹھایا جا سکیگا - اگر ضرورت ہو تو اپنے دہنے ہاتھ میں اسی ٹانگ کے سم کو بھی پکڑ کر تھام لیا جاتا ہے - واضح ہو کہ گھوڑے کی جس ٹانگ کو اُٹھانا ہو عامل کو ہمیشہ اسی طرف گھوڑے کی بغل میں - لیکن سب قسم کے خطرہ سے محفوظ ہونے کی غرض سے کسی قدر علیحدہ کھڑا ہونا چاہیئے - اور اپنی کہنی کو گھوڑے کی بغل کے عضلات پر دبانے سے پیر اُٹھا رکھنے میں سہولت ہوتی ہے - اگر کسی ایسے گھوڑے کی اگلی ٹانگ اُٹھانی منظور ہو - جو **کاؤ کِک** (قینچی مارنے والا) ہو تو اپنی کمر کو اس قدر خم دیکر اس کی پاسٹرن پر ہاتھ نہ لیجانا چاہیئے جس سے کہ گھوڑا عامل کے سر یا شانے کو پچھلی لات سے زخمی کر سکے ؛

اگر گھوڑے کے فٹلاک کے پیچھے اس قدر گھنے اور لمبے بال ہوں جن کو مٹھی میں پکڑا جا سکے تو عامل کو چاہیئے کہ بہ طریق بالا مذکورہ گھوڑے کی گردن کے پاس کھڑا ہو کر اس کے فٹلاک کے پچھلے بالوں کو پکڑ کر اگلے پَیر کو اُٹھا دے - اس طریق سے بھی گھوڑا پَیر جلد اُٹھا لیتا ہے ؛

اگر گھوڑے کا اگلا پَیر اس کی فٹلاک یا پاسٹرن سے مضبوط پکڑ کر اُٹھا رکھا جاوے (دیکھو تصویر نمبر ۳۰) تو جیسا کہ پہلے بھی بتلایا گیا ہے - گھوڑا اس ٹانگ کا کچھ وزن اس ہاتھ پر ڈالکر پچھلے دونو پاؤں سے دولتی جھاڑ سکتا ہے - اس لئے چاہیئے کہ بجائے فٹلاک یا پاسٹرن کے اُس کے سم کو پکڑ کر اُٹھا رکھا جاوے ؛

اگر سم بے نعل ہو تو دیوار سم کو ٹو کی طرف سے کھُلی اُنگلیوں کے پنجہ میں جیسے کہ تصویر سے ظاہر ہے پکڑنا چاہیئے - دیکھو تصویر نمبر ۲۵ - گھوڑے کے سم کو اُنگلیوں کے ذریعہ پکڑا ہوا ؛

وہ اچانک کم وبیش صدمہ سے گرتا ہے۔اس لئے نقصان کا احتمال ہے۔اور نقصان وخطر کو روکنے کے لئے گھوڑے کو ہمیشہ ملائم۔ ریتلی یا سبزہ دار زمین پر جہاں پہلے کسی نرم چیز مثلاً گھاس۔پرال وغیرہ کا بستر ابھی کر لیا جاوے گرانا چاہئے۔خالی ریت۔ مٹی۔کھاد یا برادہ وغیرہ پر بھی گھوڑا آرام سے گر جاتا ہے۔اور کسی طرح کا نقصان وصدمہ اُسے نہیں پہنچتا۔لیکن بہت میلا ہو جاتا ہے۔اور اُس کی ناک۔آنکھ اور مُنہ میں خس وخاشاک پڑ جاتا ہے۔لہذا ان چیزوں کے اُوپر ہمیشہ کم وبیش مقدار میں پرالی یا خشک گھاس وغیرہ کسی قسم کے تنکے ڈال دیا کریں۔نیز دیکھ لیا کریں کہ اُن میں میخ۔ہڈی۔روڑہ وغیرہ۔ خراب اور سخت نوکیلی چیز جس سے گھوڑا کو زخم یا چوٹ پہنچنے کا احتمال ہو۔موجود نہ ہونی چاہئے۔بستر اکی تہ کی موٹائی اور وسعت گھوڑے کے قد کے مطابق تمہاری رائے پر منحصر ہے۔جو سامان گھوڑا گرانے کے لئے استعمال ہو۔اُس کی مضبوطی۔قد اور قطر وغیرہ گھوڑے کی قوت اور قد پر منحصر ہے۔گھوڑا گرانے سے پہلے سب سامان کا بغور ملاحظہ کرنا اور دیکھنا چاہئے۔کہ درست اور کافی مضبوط ہے۔اور حتے الوسع اس سے رگڑ اور نقصان نہیں ہوگا۔گھوڑے کو یا تو فقط رسّا کے ذریعے اور یا ہابل کے ذریعے گراتے ہیں *

۲۔رسّے کے ذریعے گھوڑے کو گرانا

گھوڑے کو رسّے کے ذریعے گرانے کا سب سے آسان تر اور عام طریق جو عموماً عمل اَختہ گری میں استعمال ہوتا ہے یہ ہے۔کہ گھوڑے کو گرانے سے پہلے آٹھ دس گھنٹہ تک فاقہ میں رکھنا چاہیئے۔مثلاً شام تک دانہ پانی دیکر رات بھر بھوکا رکھیں اور صبح کو نکتہ اور لگام چڑھا کر اپریٹنگ روم یا مقام معین میں جہاں اُسے گرانا منظور ہو۔لیجائیں۔ اُس کی آنکھ پر اندھیری لگا کر بستر اکے اوپر چاروں پیروں پر ہموار کر کے کھڑا کریں۔

ایک مضبوط سائیس یا مددگار حسب قاعدہ اُس کے سر کو لگام و نکتہ پکڑ کر قابو کر رکھے۔ علی العموم گھوڑا آرام سے کھڑا رہتا ہے۔ اور آسانی سے گرانے کا رسّا ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اگر گھوڑا بے آرامی ظاہر کرے تو پوزبال یا رَوپ ٹوئچ لگا دیں۔ اور بعد ازاں رسّا ڈالیں۔ ایک مضبوط مگر لمبا رسّا لیں اور اُسے دُہرا کریں۔ اور دوہرے سرے کو دو تین فٹ چھوڑ کر ایک گرہ دو۔ تاکہ ایک پھندا اس قدر چوڑا تیار ہو جاوے۔ جو گھوڑے کی گردن پر پورا آسکے۔ دیکھو تصویر نمبر ۱ھ (گرہ ۵) ٭

اب اس پھندا یا حلقہ کو گھوڑے کے سر سے گذار کر ہنسلی کی طرح اُس کی گردن گردن کی جڑ پر لگا دیں۔ اور گرہ کو چھاتی کے سامنے کر کے کس دیں[۱]۔ اور رسّے کے دونو آزاد سرے دونو اگلی اطراف کے درمیان سے پیچھے نکال کر پچھلے پیروں کی طرف لیجا دیں اور ہر طرف کا رسّا پچھلے پیر کے پاسٹرن یا گامچی کی بیرونی طرف سے پیچھے اور اندر اندر لا کر سابقہ رسّا کے نیچے سے اوپر کو گذاریں۔ اور پھر سامنے لیجا کر گردن کے حلقہ سے نکال کر پھر پیچھے لیجاویں۔ دیکھو تصویر نمبر ۲ھ ٭

اب دونو طرف مضبوط مددگار کھڑے ہو کر دونو رسّوں کو پیچھے اور بغلوں کے رخ کھینچیں۔ اور گھوڑے کے سر کو ایک مضبوط آدمی تھام رکھے۔ اگر ضرورت ہو۔ تو کان یا لب پر پوزبال بھی لگایا جا سکتا ہے۔ اور ایک مددگار دُم کو تھام رکھتا ہے۔ پس اب سارے مددگار ایک ہی اشارہ پر ایک دم دونو رسّوں کو برابر کھینچیں جس سے اس کے پچھلے اطراف ایک دم سامنے اور اوپر کو ہو کر جسم کے نیچے سے نکلجاوینگے اور گھوڑا ایک طرف کو گرجاویگا۔ تب اس کے اطراف کے رسّے گردن کے حلقہ سے اور پچھلی اطراف کو اگلی اطراف کے ساتھ ملا کر انہی رسّوں کے ذریعہ باندھ دیں۔ گھوڑے کو اس قاعدہ کے مطابق گرانے کے لئے چار سے آٹھ مددگار درکار ہوتے ہیں۔ اور اگر پیٹ یا اسکروٹم وغیرہ پر عمل جراحی کرنا ہو تو یہ طریق بہت عمدہ ہے ٭

[۱] گرہ میں اگر ... ... تنکے رکھ دئیے جاویں تو بہتر ہے۔ گرہ کھولنا آسان ہوتا ہے ٭

۳۔ گھوڑے کو ہابل کے ذریعے گرانے کا طریق

اگر کوئی مانع موجود نہ ہو۔ اور معقول سامان میسر ہو سکے۔ تو گھوڑے کو ہابل کے ذریعہ گرا کر قابو کرنے کو ترجیح دیجاتی ہے۔ ایک سٹ ہابل میں چار عدد مجمے ایک ٹکڑا زنجیر۔ ایک رسّا۔ ایک چابی زنجیر کو ہابل کے مجمہ سے ملانے کے لئے۔ اور ڈی اسپرنگ یا چابی زنجیر میں اٹکانے کے لئے۔ تاکہ ہابل ڈھیلے نہ ہوں۔ شامل ہوتے ہیں دیکھو تصویر نمبر ۴۸ لغایت ۵۳ +

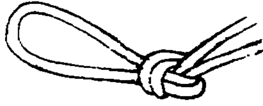
واضح ہو کہ ہابل کے مجمے چمڑے۔ رسّے۔ ربڑ اور نوار وغیرہ سے بنا کر چاروں پاسٹرن پر لگائے جاتے ہیں۔ اور ایک لمبے رسّے کے ذریعہ ان کو باہم ملایا جاتا ہے جس کو کھینچنے سے گھوڑے کے چاروں پیر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور پیل پاؤں کے یکجا ہو جانے کے سبب گھوڑا جسمانی وزن کی مساوات کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ اور گر جاتا ہے۔ لیکن عمدہ ہابل عموماً چمڑے ہی سے بنائے جاتے ہیں۔ اور تعداد میں چار ہوتے ہیں۔ جن میں سے تین ہابلز تو علیٰحدہ علیٰحدہ اور آزاد ہوتے ہیں۔ اور ایک کے ساتھ تقریباً ۲۰ فٹ لمبا مضبوط رسّا بھی شامل ہوتا ہے۔ جو ۳ یا ۴ فٹ لمبے مضبوط زنجیر کے ذریعہ ہابل سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس مجمہ کو کی ہابل یا ماسٹر ہابل یا چیف ہابل بولتے ہیں کبھی اس چیف ہابل کے آہنی چھلے میں بجائے زنجیر کے رسّا باندھ دیا جاتا ہے۔ لیکن نہایت عمدہ ہابل بناوٹ میں کسی قدر پیچیدہ ہوتے ہیں۔ اور ان میں فوائد ہونے کے سبب اُنہیں کو ترجیح دیجاتی ہے +

فی ہابل یا مجمہ دو جزسے مرکب ہوتا ہے۔ اور یہ دونو جز ایک گھسوا اور سوراخ کے ذریعہ باہم پیوست کئے جاتے ہیں۔ اور جیسے کہ تصویر ہائے بالا سے عیاں ہے۔ دونو جز کے آزاد سروں پر دو آہنی چھلے ہُوا کرتے ہیں۔ ایک لمبوترا گول جس کو لوپ رنگ

کہتے ہیں۔ اور دوسرا کسی قدر مستطیل گول جس کو لنک بولتے ہیں۔ ہابل کو پاسٹرن پر لگا کر
اور اس کے لوپ کو لنک سے نکال کر اس کی راہ رسّے کو گذارا جاتا ہے۔ چیف ہابل
کے لوپ پر ایک جگہ دو سوراخ دار اُبھاروں کے درمیان زنجیر کے پہلے حلقہ کو چابی کے
ذریعہ اٹکانے کے لئے بنی ہوئی ہوتی ہے۔ جس طرف گھوڑے کو گرانا منظور رہو۔ اس
کے مخالف طرف کے اگلے پَیر کی گامچی پر چیف ہابل لگانا چاہیئے۔ اس پَیر کو ایک مددگار
اُٹھا رکھے۔ دوسرا مددگار اس طرف کے پچھلے پَیر کی گامچی پر ہابل لگا کر اس کے لوپ رنگ
سے رسا باہر سے اندر کی طرف گذارے۔ پھر اس طرح دوسرے پچھلے گامچی پر ہابل
لگانا اور رسّا گذارنا چاہیئے۔ اور بعد ازاں اس طرف کے اگلے پَیر میں ہابل ڈال کر
اس کے لوپ رنگ سے باہر سے اندر کے رُخ رسّا نکالو۔ پھر چیف ہابل کے لوپ سے
رسا نکال کر گھوڑے سے دو تین قدم ایک طرف کھڑا ہو کر دو یا چند مددگار اسے کھینچنے
کے لئے پکڑ رکھیں۔ اس موقع پر یہ بتلانا بھی ضروری ہے۔ کہ ہر ایک ہابل کا سوراخدار
چمڑا یا تسمہ جس میں گُھسوا لگایا جاتا ہے۔ باہر کے رُخ پھرا ہُوا ہو۔ تاکہ گرے ہوئے
گھوڑے کی کوئی ٹانگ اگر ہابل سے نکالنی منظور رہو۔ تو آسانی سے تسمہ کھینچکر گُھسوا نکالا
جا سکے۔ اور اسکرو پن یعنی چابی بھی زنجیر کو مین ہابل سے ملانے کے وقت اس طرح
پر لگانی چاہیئے۔ کہ اُس کا سر نیچے یعنی گھوڑے کے سم کی طرف ہو تاکہ جب گھوڑا گر جاوے
تو اس چابی کا کھولنا آسان ہو۔ گرے ہوئے گھوڑے کے پَیروں سے ہابل اُتارنے
کے وقت بھی چابی گُھما کر نکال لی جاتی ہے۔ جس سے چاروں ہابل علٰحدہ علٰحدہ ہو جاتے
ہیں۔ اگر یہ چابی صحیح طور پر لگائی جاوے۔ تو اس کا نکالنا آسان ہوتا ہے۔ اور اگر غلط
یا اُلٹی لگائی جاوے۔ تو مشکل اور دقّت سے نکالی جاتی ہے۔ اور نکالنے والے کے
ہاتھ اور انگلیوں کے کچلے جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ٭

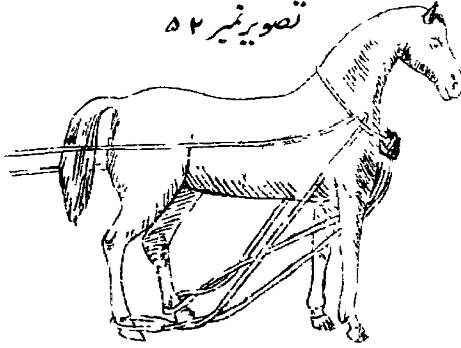
جب چاروں ٹانگوں پر ہابل لگا کر اس کے رسّے کو مددگار ایک طرف پکڑ رکھیں

تصویر نمبر ۵۱



دوہرا رستا کی معمولی گرہ جو دوہرے سرا کی طرف حلقہ بنانے کے لئے
دی جاتی ہے +

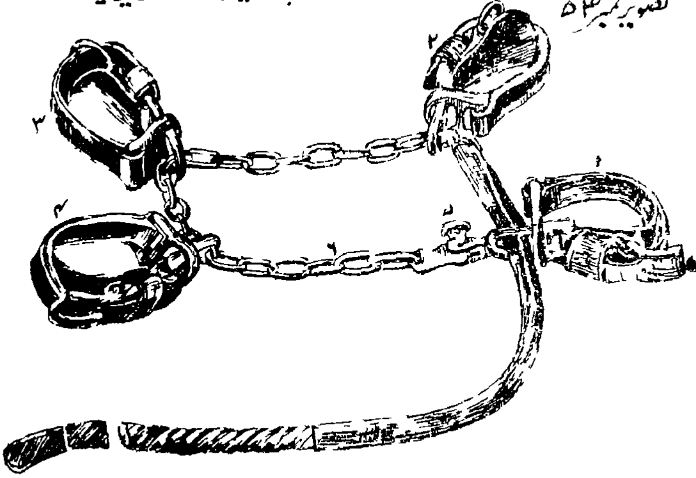
تصویر نمبر ۵۲



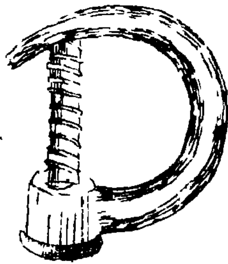
ایک لمبا رستا کے ذریعہ گھوڑے کو گرانے کا طریق بتلایا گیا ہے .

تصویر نمبر ۵۳

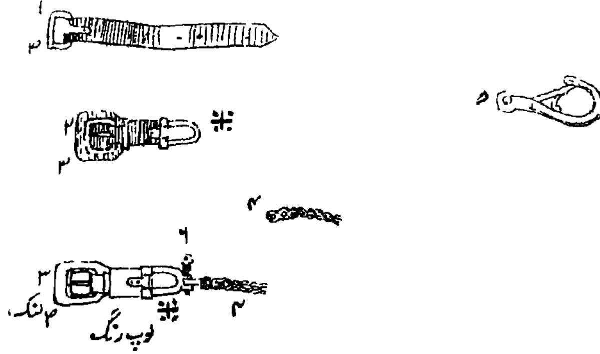
اس ہاںل میں علیحدہ علیحدہ کل چھ جزو ہیں جس کی تفصیل ذیل میں ہے

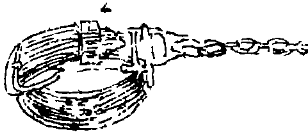


۱- ماسٹر ہاںل - یا کی ہاںل
۲-۳-۴- فرزی ہاںلز ۳ عدد
۵- کی یا سلاٹ پن یعنی چابی -
۶- زنجیر جس کے ساتھ رستا بھی ملا ہوا ہے -
۷- ڈی سپرنگ جو ہاںل کا زنجیر کھینچ کر تنگ کر کے
اس میں اس غرض سے لگایا جاتا ہے
کہ زنجیر پھر پیچھے سرک کر ہاںل ڈھیلا نہ ہو جائے



تصویر نمبر ۵۴ = ۵۹ = اجزائے ہابل



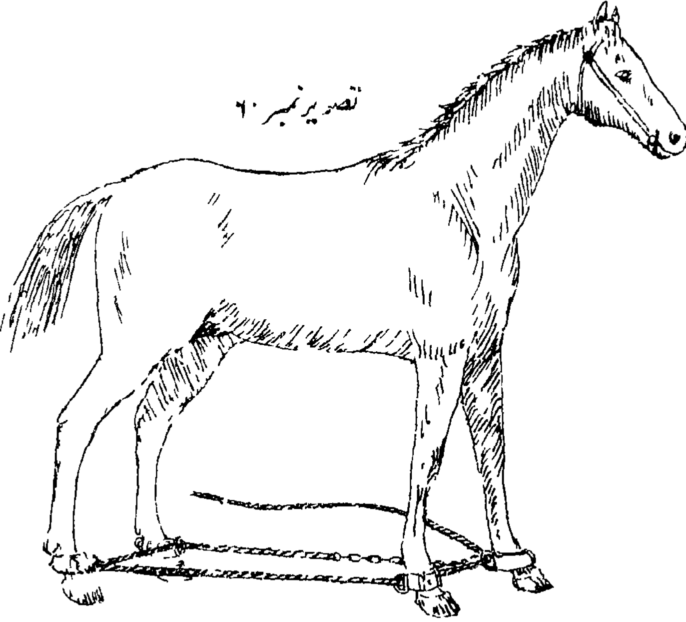


۱- ہابل کے مجمہ کا ایک جزو-
۲- ہابل کے مجمہ کا دوسرا جزو-
۳ - بکین ہابل کا جزو-
۴ - زنجیر - بین ہابل سے پیوستہ
۵ - اسپرنگ ہک -
۶ - سلاٹ بین جس کے وسیلہ سے زنجیر بین ہابل سے پیوست کیا جاتا ہے -
۷ - جب بین ہابل کے مجمہ کے دونو جزو ملائے جاویں تو اس طرح بن جاتا ہے -

⁜ لوپ رنگ جس میں سے زنجیر نکالا جاتا ہے +

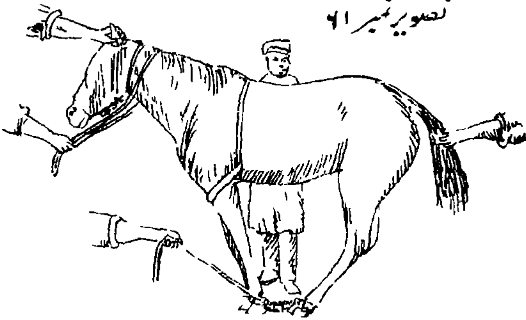
۲ لنک جس میں سے لوپ نکالا جاتا ہے +

تصویر نمبر ۶۰



گھوڑے کے پیروں پر ہابل لگا ہوا

تصویر نمبر ۶۱



گھوڑا ہابل کے ذریعہ دہنی طرف گرتا ہے

تو ایک نوار یا سائڈ لائن گھوڑے کی اس اگلی ٹانگ کی بغل سے نکال کر اور اس کے دونو سرے گھوڑے کی پیٹھ اور مدھو پر سے دوسری طرف گھما کر ایک مددگار پکڑ رکھے۔ اب ایک مددگار گھوڑے کا دُم تھام رکھے۔ اور جس آدمی نے گھوڑے کا سر پکڑا ہؤا ہے اس کو ہدایت کرنی چاہئے۔ کہ سر کو نیچے اور پیچھے دبا کر اس طرف کھینچے۔ جس طرف گرانا منظور ہو۔ اب گھوڑے کے چاروں پیر جہاں تک ممکن ہو ایک دوسرے کے قریب تر کر کے جو مددگار رسے اور نوار کو پکڑے ہوئے ہیں۔ انہیں ایک ہی وقت ایک اشارہ پر ایک دم زور سے کھینچنا چاہئے۔ جس سے گھوڑے کے چاروں پیر یکجا ہو کر اس کے جسم کے نیچے سے نکلجائینگے۔ اور گھوڑا ایک دم زمین پر گر جائیگا۔ جب گھوڑا گر جاوے تو جو مددگار سر پر تھا۔ وہ سر کو نکتہ اور قرنی سے باقاعدہ پکڑ کر نیچے اور پیچھے کی طرف دبا رکھے۔ اور جو مددگار دُم پر تھا وہ پُٹھے پر ہاتھ رکھ کر نیچے دبا رکھے۔ اور رسّے کو اس قدر زور سے کھینچنا چاہئے۔ کہ سارا زنجیر جیف ہابل کے لوپ سے باہر نکل آ دے۔ اور چاروں فلاک بالکل ایک دوسرے کے قریب آجاویں۔ تب ڈی اسپرنگ یعنی بڑی چابی مین ہابل کے قریب زنجیر کے حلقہ یا کڑا میں گذار دیں۔ تاکہ زنجیر پیچھے کو نہ سرکے۔ اور ہابل ڈھیلے نہ ہوں۔ زنجیر میں اٹکانے کے لئے بڑی چابی دو قسم کی ہوتی ہے ایک اسپرنگ ہک اور دوسری ڈی اسپرنگ کہلاتی ہے۔ اور چونکہ ڈی اسپرنگ کا لگانا اور نکالنا آسان ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو ترجیح دیتے ہیں ÷

جب گھوڑے کو کھولنا اور ہابل اُتارنا چاہو۔ تو ڈی اسپرنگ یعنی بڑی چابی مت نکالیں۔ بلکہ جیسے اوپر بتلا چکا ہوں اسکرو پن یا چھوٹی چابی کو جو زنجیر کو جیف ہابل کے لوپ سے جوڑ رکھتی ہے۔ گھما کر نکال لو۔ زنجیر اور مین ہابل کے علیحدہ ہونے سے فوراً چاروں ہابل ایک دوسرے سے آزاد ہو کر گامچیوں سے گر جائینگے۔ اور گھوڑا کھڑا ہو جاویگا واضح ہو کہ جب یہ چابی نکال کر ہابل اُتارنا چاہو۔ تو کوئی شخص گھوڑے کے پیروں کے پاس کھڑا ہو کر

پچھلے اطراف کے قریب سامنے یا پیچھے کھڑا نہ ہو۔ کیونکہ اگر گھوڑا ایکدم پچھلے پیر کو زور سے جھٹکے۔ تو ہابل اُڑ کر آدمی کے مُنہ پر لگیگا ؞

واضح ہو کہ ہابل لگانے کے چند ایک طریق ہیں۔ اور ہر ایک طریقہ کو اس کے موجد یا موئید دوسرے طریقوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن ہم انگریزی طریق کے مطابق ہابل لگانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس کے لئے سامان ذیل درکار ہوتا ہے۔ ایک سٹ ہابل مع زنجیر۔ رسا۔ چابی۔ ڈی اسپرنگ۔ ایک سائڈ لائن یا وب روپ یعنی نوار۔ ایک نکتہ مع فزئی اندھیری اور کبھی سرسنگل اور توبچ یعنی پوزمال کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے کیڑ پینگ شیڈ میں یا جہاں گھوڑا گرانا منظور ہو۔ زمین پر ریت بچھا کر اس پر پھالی وغیرہ کا بستر ا کریں۔ اور گھوڑے کو نکتہ اور فزئی۔ لگام لگا کر اور وہاں لیجا کر آرام سے سیدھا کھڑا کریں۔ اس کی آنکھوں پر اندھیری لگادیں۔ بے آرامی ظاہر کرے۔ تو بالائی لب یا کان پر پوزمال لگاویں۔ اور سرسنگل قزاکی کی طرح کس دیں۔ پھر پانچ یا چھ خوب تجربہ کار اور مضبوط مددگار لیکر دو گھوڑے کے سر پر دو یا تین ہابل کے رسا کھینچنے کے لئے ایک نوار کو گھوڑے کی بغل سے نکالکر کھینچنے کے لئے مقرر کرنا چاہئے۔ یہ مددگار کسی قدر تجربہ کار ہوشیار خاموش اور کام سے واقف ہوں۔ اور نیز ضروری ہدایات اُن کو پہلے دیدیں۔ تاکہ کام کرنے کے وقت بک بک کا شور وغل اور ہلّہ نہ ہو۔ اب گھوڑے کو چاروں پیروں پر برابر کر کے کھڑا کرو۔ اور حسب قاعدہ بالا مذکورہ ہابل لگا کر گھوڑے کو گرادو۔ دیکھو تصویر نمبر ۶۰ و ۶۱ ؞

گھوڑا گرانے کے وقت جیسا کہ پہلے بھی بتلا چکا ہوں۔ ہوشیار اور تجربہ کار مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور گرانے سے پہلے اگر گھوڑا آرام سے کھڑا نہ ہوسکے۔ تو پوزمال یا ٹوبچ وغیرہ لگا لینے میں غفلت نہ ہونی چاہئے۔ ہابل لگا لینے کے بعد مددگاروں کو چاہئے کہ ہابل کے رسّے کو ایک ہی زور سے کھینچیں لیکن ایسے زور سے جھٹکا دیکر بھی نہ کھینچنا

چاہیئے ۔ جس سے گھوڑا بے تحاشا ہو کر گرے ۔ ورنہ اندرونی نقصان کا احتمال ہوتا ہے جب ہابل کا رسا کھینچنے سے گھوڑے کے چاروں پیر اکٹھے ہو جاویں ۔ تو اُس وقت سر ۔ دم اور بغل کی سائڈ لائن والے مددگار بھی اس کے گرانے کے لئے کافی ہوتے ہیں ۔ اور جب گھوڑا گر جاوے ۔ اور ہابل کا رسا کھینچکر اُس کے چاروں فلاک ملا دیئے جاویں ۔ تو اُس وقت ہابل کی چابی (ڈی اسپرنگ) زنجیر میں اٹکا دینے سے اس کے اطراف قابو ہو جاتے ہیں ۔ جب گرے ہوئے گھوڑے کے اطراف کو اس سے بھی زیادہ قابو کرنا منظور ہو ۔ تاکہ بغیر حادثہ یا نقصان کے اپریشن کرنے میں زیادہ سہولت حاصل ہو ۔ تو اگلی ایک ٹانگ کو ہابل سے نکالکر اُس کے مقابل کی پچھلی ایک ٹانگ سے بذریعہ کراس ہابل کے باندھ دیں ۔ کراس ہابل میں دو مجمے اور دو مضبوط چوڑے دوہرے موٹے چمڑے کے تسمے ہوتے ہیں ۔ جو بذریعہ ایک بڑے مضبوط فولادی بگسوا کے باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں ۔ پس اس کا ایک مجمہ گھٹنے کے اوپر اور دوسرا کھونچ سے اوپر چڑھا کر کس دیا جاتا ہے ۔ دیکھو تصویر نمبر ۶۲ ❖

اب دونو اطراف کو ایک دوسرے کے قریب تر کرنے کے لئے درمیانی بگسوا کو کھینچکر ضرورت کے مطابق کراس ہابل تنگ کیا جا سکتا ہے ۔ کبھی کراس ہابل لگانے کے باوجود بھی ٹانگ بے حرکت اور قابو نہیں کیجا سکتی ۔ ایسی حالت میں رسا یا نوار کی پٹی کراس ہابل کے دونو مجمہ کے آہنی چھلوں سے نکال کر گھوڑے کی پیٹھ کی طرف ایک یا دو مددگاروں کو پکڑا دیویں ۔ اگر پچھلی ایک ٹانگ کو اس قدر سامنے کی طرف کھینچنا منظور ہو ۔ کہ اس سے نیچے کی پچھلی ٹانگ کا اندرونی حصہ یا انگوئنل یا ہیوبک ریجین یا فوطے برہنہ ہوں تو اس وقت پچھلی بالائی ٹانگ کو رسا ۔ نوار یا تسمہ وغیرہ کے ذریعہ گردن کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے ۔ پچھلی ٹانگ کو گردن سے باندھنے کے چند طریق ہیں ۔ مگر سب سے بہتر اور آسان یہ ہے ۔ کہ گھوڑے کی گردن پر کالر یا حلقہ پہناویں ۔ اور پچھلی ٹانگ کو جس کو گردن سے

باندھنا مقصود ہو۔ اس کی پنڈلی پر نوار یا ڈِپ کا پھندا نیچے سرکا کر پاسٹرن پر لے آویں اور اِس کا آزاد سرا گردن کے پاس لیجا کر کالر یا حلقہ سے گذاریں۔ پھر اسے پیچھے کی طرف لاکر دوبارہ فٹلاک پر سے گھما کر پھر گردن کی طرف لیجا کر سر یا حلقہ سے گذاریں۔ اس طرح پر گردن کے حلقہ اور پاسٹرن کے درمیان نوار کے تین لپیٹ آجاوینگے۔ اب ایک یا دو مددگار گھوڑے کی گردن کے پاس کھڑے ہو کر نوار کو اس قدر زور سے کھینچیں کہ باندھی ہوئی ٹانگ کا سم حلقے کے پاس گھوڑے کی کہنی یا کندھے کی نوک کے پاس آجاوے تب اُس کو حلقہ سے باندھ دیں۔ اور اسی نوار کے آزاد سرے کو پنڈلی سے گذار کر ایک مددگار گھوڑے کی پیٹھ کی طرف پکڑ کر کھینچ رکھے۔ اگر کالر موجود نہ ہو۔ تو اس طرح کریں۔ کہ نوار کا پھندا پاسٹرن پر ڈالکر گھوڑے کی گردن کی طرف کھینچیں۔ اور اُسے گھوڑے کی گردن کے گرد مدھو کے پاس گھما کر کندھے کی نوک سے باہر نکال کر سابقہ نوار کے اوپر سے گذاریں پھر پیچھے لیجا کر کھونچ کے جوڑ کے نیچے سے پیچھے اور اوپر نکال کر اور اُوپر سے پیچھے کو گھما کر دو یا تین مددگار گھوڑے کی پیٹھ کی طرف اسے کھینچ رکھیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ (گھوڑے کی گردن پر حلقہ پہنایا ہوا)

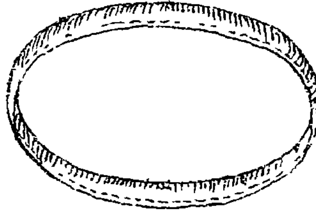
کبھی پچھلی ٹانگ کو اس کے بالمقابل اگلی ٹانگ سے گھٹنے سے کسی قدر اوپر باندھ کر قابو کر لیتے ہیں۔ اگر اگلا پیر پیچھے لیجا کر قابو کرنا منظور ہو۔ تو اس کی فٹلاک کے اوپر نوار کا پھندا چڑھا کر اسے ہابل سے نکال لیں۔ نوار کو پیچھے کی طرف کھینچ کر بالمقابل پچھلی ٹانگ کی کھونچ کے جوڑ سے اُوپر کس کر باندھ دیں۔ اس طرح کرنے سے اگلی نچلی ٹانگ کی اندرونی سطح عمل جراحی کے لئے برہنہ ہو جاتی ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۶۶

جیسے کہ اوپر بھی کئی دفعہ بیان ہو چکا ہے۔ ہابل کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور سب اقسام میں سے ہم نے انگریزی قسم کے ہابل کو پسند کیا ہے۔ اور اسے ترجیح دیکر مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ لیکن ایک اور قسم کا سادہ ہابل بھی بیان کیا جاتا ہے۔ جس کا جاننا تمہارے لئے

تصویر نمبر ۶۲

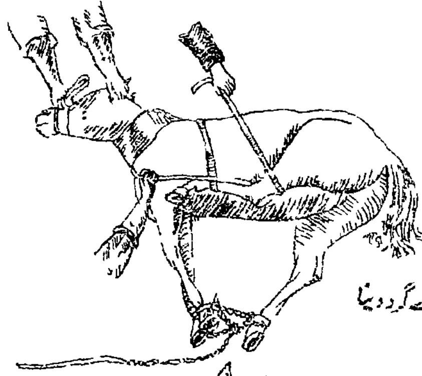


کراس ہابل



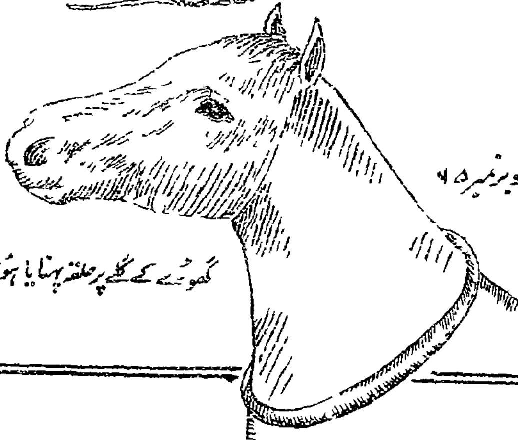
کالر یعنی حلقہ

تصویر نمبر ۶۳



تصویر نمبر ۶۴

پچھلی بالائی ٹانگ
آگے کھینچ کر گردن کے
حلقہ سے باندھنا یا
فقط بغیر حلقہ کے
نوار کا لپیٹ گردن کے گرد دینا



تصویر نمبر ۶۵

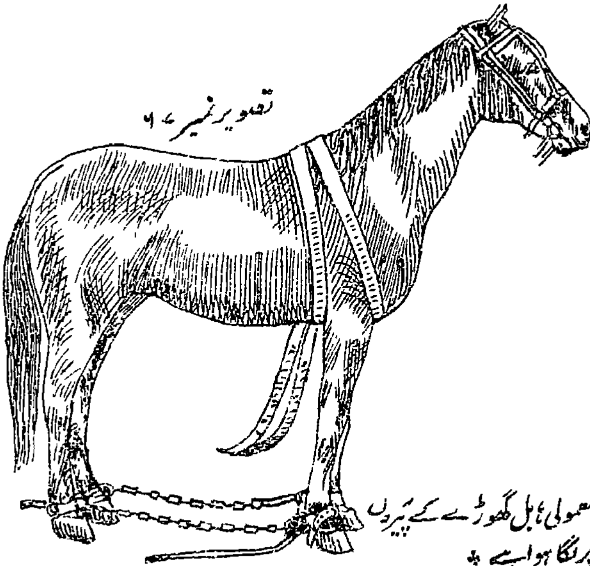
گھوڑے کے گلے پر حلقہ پہنایا ہوا ۔

تصویر نمبر ۶۶



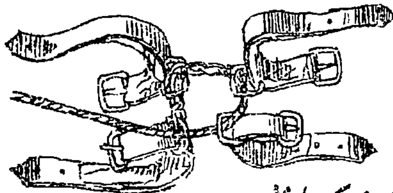
اگلی بالائی ٹانگ پیچھے کھینچکر پچھلی ٹانگ پر باندھی ہوئی

تصویر نمبر ۶۷



معمولی ہابل گھوڑے کے پیروں
پر لگا ہوا ہے ؂

تصویر نمبر ۶۷ کا ضمیمہ



معمولی ہابل جس کے مجھ کے سامنے
ایک آہنی چھلا لگا ہوا ہوتا ہے ؂

مُفید ہے ۔اِس میں چیف ہابل کے ساتھ زنجیر بغیر چابی کے پیوستہ ہوتا ہے ۔اور ہابل کے مجمّے ایک بگسوئے کے ذریعہ فی پاسٹرن پر چڑھا کر کس دئیے جاتے ہیں ۔اور فی مجمّہ کے وسط میں ایک آہنی گول چھلا ہوتا ہے ۔جو پچھلے پیروں کے پاسٹرن کے سامنے اور اگلے پیر کی ہیل کے اوپر رہتے ہیں ۔اور اِن میں سے ہابل کا رسّا اور زنجیر گذارا جاتا ہے ۔باقی تدابیر گھوڑے کو گرانے وغیرہ کی بشرح صدر ہیں ۔دیکھو تصویر نمبر ۶۷ ۔

۴ ۔اب تک گھوڑے کو گرا کر اسے ایک جانب پر قابو کرنے کا بیان کیا گیا تھا۔ لیکن آگے کچھ مختصر سا بیان گھوڑے کو ڈارسل پوزیشن یعنی چت لٹا کر قابو کرنے کا کرونگا۔اگر گھوڑے کے پیٹ کے نیچے یا انگوئنل ریجیئن وغیرہ میں عمل جراحی کرنا مقصود ہو (مثلاً انگوئنل ہرنیا کا اپریشن) تو گھوڑے کو پیٹھ کے بل کرکے اُس کے اطراف کو اوپر کی طرف باندھ کر قابو کیا جاتا ہے ۔اس کے چند طریق ہیں :۔

(۱) گرے ہوئے گھوڑے کو معمولی طور پر ڈارسل پوزیشن کرنے کا طریق یہ ہے کہ ہابل کا رسّا ایک طرف کو کھینچکر گھوڑے کی ٹانگیں کسی قدر اس کے پیٹ کے اوپر دیں پھر اس کے دونو جانبین پر پیٹھ اور کمر کے نیچے اور بغلوں کے اردگرد پچھالی کے موٹے گدیلوں کا تکیہ اور سہارا دیں ۔تاکہ گھوڑا اُسی حالت میں پڑا رہے ۔کبھی ہابل کے زنجیر سے ایک اور رسّا باندھ کر اگلے اور پچھلے اطراف کے درمیان سے ہابل کے نیچے آڑے رُخ ایک مضبوط لکڑی کا بلا نکال کر باندھ دیا جاتا ہے ۔اور مضبوط مددگار دونو طرف سے بلے کو کھینچکر قابو کر رکھتے ہیں ۔سب سے سادہ اور آسان طریق گھوڑے کو پیٹھ کے بل لٹانے کا یہی ہے ۔اس میں جیسے کہ پہلے بھی بیان ہوچکا ہے ۔گھوڑے کے ڈھانچہ کی جانبین کے نیچے پچھالی یا تنکوں کے بنڈلوں کے موٹے اور لمبے تکئے دئیے جاتے ہیں جس سے گھوڑے کو دونو طرف سے سہارا ملتا ہے ۔اور وہ پیٹھ کے بل چت پڑا رہتا ہے ۔لیکن سب سے بہتر ۔آرام دہ اور یقیناً قابل اعتبار طریق یہ ہے ۔کہ عمل جراحی کے مختص مکان

ہیں شہتیر سے ایک آہنی پُلی اور زنجیر ایک مضبوط لوہے کی ہُک کے ذریعہ لگا ہوا ہو۔ جو سلنگس یعنی جھولا ٹانگنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پس گھوڑے کو ایک پُلی کے نیچے پیٹھ کے بل گرا کر اور اُس کے اطراف سبد سے اوپر کو اُٹھوا کر ہابل کے زنجیر کو پُلی کے زنجیر کی ہک پر چڑھا کر اسے رسّا کے ذریعہ خوب مضبوط کر کے باندھ دیں۔ پھر پُلی کو دوسرے زنجیر کے کھینچنے سے گھُما کر اوپر کیا جاتا ہے جس سے گھوڑے کے چاروں اطراف ضرورت کے مطابق اوپر اُٹھائے جا سکتے ہیں۔ حتٰے کہ اگر چاہیں تو گھوڑے کو معلق بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس پُلی کے ذریعہ گھوڑے کے اطراف کو جس قدر چاہیں۔ بلا تکلیف ایک مددگار کے ذریعہ اوپر اُٹھوایا جا سکتا ہے۔ اور گھوڑے کے ہاتھ پیر مارنے کے وقت اس کے ٹوٹنے یا مددگاروں کے تھکنے یا زخمی ہونے کا خطرہ بھی نہیں رہتا جب گھوڑے کو کھولنا منظور ہو تو پُلی کے زنجیر کو دوسری طرف سے کھینچا جاتا ہے۔ جس سے پُلی اُلٹی طرف گھومتی ہے۔ اور اس کا ہک دار زنجیر لمبا ہو کر نیچے چلا آتا ہے۔ اور ہابل کا زنجیر ہک سے بہ آسانی اُتار کر نیچے کر دیا جاتا ہے۔ گھوڑے کو اس طرح قابو کرنے کا فن سیکھنے کے لئے کتاب کا پڑھنا کافی نہیں۔ بلکہ انہیں عملی طور پر سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے

عمل جراحی سے فارغ ہو جانے کے بعد جب گھوڑے کو کھول کر کھڑا کرنا منظور ہو۔ تو پہلے ان اطراف کو جنہیں ہابل سے نکال کر علیحدہ باندھا گیا تھا۔ اُنہیں نوار۔ رسّا یا کراس ہابل وغیرہ سے نکال کر واپس ہابل میں ڈالنا چاہئے۔ اندھیری۔ فراکی۔ گردن کا تسمہ اور دُمچی اگر لگائی گئی ہو تو انہیں بھی نکال ڈالنا چاہئے۔ اگر گھوڑا پیٹھ کے بل اور اُس کے اطراف اوپر کی طرف ہوں تو اُسے سیدھا کر کے ایک جانب پر لٹا دیں۔ بعد ازاں ایک مددگار گھوڑے کی اطراف کے بالمقابل کھڑا ہو کر مین ہابل کی چابی کو گھُما کر نکالے اس کے نکالنے سے مین ہابل اور زنجیر کا پیوند ٹوٹتے ہی ہابل کے چاروں مجمّے علیحدہ ہو کر گر جائینگے اور گھوڑا کھڑا ہو جائیگا *

باب ۲

حوادث جو گھوڑے کو گرانے کے وقت پیش آتے ہیں

یہ حوادث یا تو تھوڑی سی غفلت۔ عدم توجہی او معمولی خبرداریوں میں کاہلی کرنے سے اور یا دوراندیشی کو کام میں نہ لانے کے سبب واقع ہوتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ گھوڑے کو اچھی طرح قابو نہ کرنا ۔

۲۔ یا اس قدر زور سے باندھنا اور حد سے زیادہ تنگ کرکے قابو کرنا جس سے اس کے حرکات بجائے محدود ہونے کے بالکل مفقود ہو جائیں ۔

۳۔ گرد و نواح سے چوٹ پہنچنے کی پوری حفاظت اور روک نہ کیجائے ۔

۴۔ گھوڑے کو سخت زمین پر بغیر بچھالی ڈالنے کے گرایا جائے ۔

۵۔ گرانے کا ساز و سامان بہت تنگ ہونے یا مددگاروں کی غفلت یا غلطی سے گھوڑے کا دم رُکنا ۔

۶۔ گھوڑے کو خوراک پانی دیکر فوراً گرا دینا ۔

۷۔ حاملہ جانور کو آخیر زمانۂ حمل میں بے تحاشا گرانا ۔

۸۔ پوزمال۔ سائڈلائن رسا او ہَبل وغیرہ کی خراب بناوٹ یا استعمال سے گھوڑے کو رگڑ پہنچنا۔ اور چمڑے کا چھِل جانا ۔

۹۔ جو بہت بھڑکنے اور بے تحاشا تھپیر مارنے والے جانور ہوتے ہیں۔ اگر آرام اور حکمت سے انہیں جلد قابو نہ کرلیا جاوے۔ تو ان کے بزور جھٹکے مارنے اور اکڑنے

کے سبب مختلف ہڈیوں کا فرکچر یعنی شکست واقع ہو سکتی ہے ✤

۱۰۔ علاوہ بریں لیٹا ہوا گھوڑا بہ سبب صدمہ اور چوٹ کے ان عوارضات میں مبتلا ہو سکتا ہے ✤

لیک سیشن۔ عارضی یا مستقل تشنج۔ فالج اطراف۔ اندرونی آلات کا پھٹنا۔ ورم گھٹنا۔ وغیرہ۔ ان نقصانات سے بچنے کی حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کے طریق ہر ایک موقع کے مناسب تجربہ کار عامل کی رائے پر منحصر ہیں۔ بہرحال گھوڑا گرانے کے وقت ان احتیاطوں کی پابندی ضروری ہے:۔

(۱) پوزرال لگانے میں انسانیت سے کام لینا چاہیئے۔ یعنی اسکی رسی ملائم لچکیلی ہو۔ اور اس قدر کس کر نہ لگایا جاوے۔ کہ جس سے چمڑا اچھل یا کٹ جاوے ✤

(۲) نکتہ۔ قرنی اور ہالٹر نہ تو بالکل ڈھیلے اور نہ ہی بہت تنگ ہوں ✤

(۳) گھوڑے کو ہموار نرم زمین پر کھڑا کرنا چاہیئے۔ ایسی زمین نہ ہو۔ جس پر اس کے پاؤں پھسل جاویں ✤

(۴) زمین خواہ کیسی ہی نرم ہو۔ اس پر پچھالی یا برادہ وغیرہ کا بستر اکر کے بعد ازاں جانور کو گرانا چاہیئے ✤

(۵) کھڑے گھوڑے کو قابو کرنے کے وقت اس کے گھٹنوں پر نی بوٹ پہنا دیویں۔ تاکہ اگر گر جاوے تو گھٹنے زخمی نہ ہوں ✤

(۶) ہابل کے مجھے مضبوط مگر ملائم۔ کافی کشادہ اور ان کے اندر نمدہ کی گدی منڈھی ہوئی ہو۔ تاکہ گامچیاں مجروح نہ ہوویں ✤

(۷) اگر ہابل کے تسمے کافی ملائم نہ ہوں یا رسے کے ذریعے گھوڑا گرانا ہو۔ تو گھوڑے کی گامچی کو روپ کٹ سے بچانے کے لئے پہلے پاسٹرن پر پٹی لگا دیں فرکچر اور لک سیشن بہت خراب اور عموماً ناقابل روک حادثے ہیں ✤

استخوان ہائے فقرات صلب و کمر۔ اطراف اور پیلوس ٹوٹ سکتے ہیں لیکن جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اگر سامان اور انتظام دو نو اطمینان بخش ہوں۔ تو ان حوادثات کی بہت کچھ روک اور حفظ ماتقدم ہوسکتا ہے ٭

فالج یا تشنج عضلات کے تھک جانے۔ ان پر دباؤ پہنچنے۔ اطراف کی رگوں اور اعصاب پر دباؤ پہنچنے سے واقع ہوتا ہے۔ اور گھوڑے کے کھڑا کرنے کے وقت اس کا پتہ ملتا ہے۔ اور یہ دو نو عارضے کبھی تو جلد معدوم ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی دیر تک جاری رہتے ہیں۔ اگر عضلات پر صدمہ پہنچے یا رگڑ سے چھل جاویں۔ تو اُن میں دُنبل بھی پیدا ہو جا سکتے ہیں۔ اور جانور کو دیر تک گرا رکھنے سے اس کے جسم کے اُبھار دار حصوں پر بدسور کے گھاؤ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر جانور کو عرصہ تک سلنگس میں رکھا جاوے۔ اور سلنگس کے تسمے اور پیٹیاں سخت اور تنگ کسی ہوئی ہوں۔ تو بھی اس قسم کے گھاؤ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بڑے بڑے ٹکڑے چمڑا کے بیجان ہو کر علیحدہ ہوتے ہیں۔ لہذا ان کی روک کے لئے ہمیشہ خبردار رہنا چاہئے ٭

(۸) جانور کو گرانے سے پہلے فاقہ میں رکھنا چاہئے۔ تاکہ معدہ کا پھٹنا نہ ہو۔ نیز بھوکا رکھنے سے جانور کمزور۔ فرمانبردار اور جلد قابو میں آجاتا ہے۔ خالی معدہ پر کلوروفارم سنگھانے سے کالک یعنی کرکری کا بھی خوف مٹ جاتا ہے ٭

(۹) دم گھٹنے کے اسباب عموماً یہ ہیں۔ پوزمال۔ بچھالی یا برادہ کا ناک کے سامنے آجانا۔ ناک بند کرنے سے۔ کلوروفارم کے توبڑہ سے۔ نکتہ کی گل نتنی سے گلا گھٹنا۔ ٹریکیا پر دباؤ دینا۔ کالر یعنی حلقہ اور رسے کا پھندا تنگ کرکے گردن پر لگانا۔ چھاتی پیٹ اور کوکھ پر دباؤ دینا وغیرہ۔ پس انہی اسباب کو ترک کرنے سے دم گھٹنے کی روک ہوسکتی ہے۔ جس قدر گھوڑا زیادہ جدوجہد سے جنبش کرے۔ اور ہاتھ پیر مارے۔ اسی قدر ہڈیوں کے فرکچر کا زیادہ خوف ہوسکتا ہے۔ اور بقول پروفیسر ڈیکرہاف صاحب

کے زیادہ تر عام وقوعہ ورٹیبرل کالم یعنی ریڑھ کے فقروں کا فریکچر ہے۔ ہڈی کا فریکچر پہچاننے کے لئے مقام فریکچر سے چرچراہٹ کی آواز سننی چاہیئے۔ یہ چرچراہٹ کی آواز گو الفاظ میں پوری طرح پر بیان نہ ہو سکے۔ لیکن ایسی خصوصیت رکھتی ہے۔ کہ جب ایک دفعہ کان اس آواز سے آشنا ہو جاویں۔ اور اُس کا تجربہ ہو جاوے۔ تو پھر کبھی فراموش نہیں ہوتی۔ مگر تاہم یہ آواز فقط اس حادثہ سے مخصوص اور بالکل مخصوص نہیں کیونکہ کبھی ران کے لیٹرل مسل کے پھیلانے اور ہپ جائنٹ کے رباطات کے تننے کے وقت بھی اس قسم کا آواز سُنا جاتا ہے۔ فریکچر کے واقع ہوتے ہی جانور کو پسینہ آجاتا ہے۔ (خصوصًا کوکھ اور چھاتی پر) لیکن کبھی بغیر فریکچر کے بھی پسینہ آجاتا ہے۔ لہذا یہ بھی کوئی مخصوص علامت فریکچر کی نہیں۔ اس حادثہ کی تشخیص اُسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ گھوڑے کو کھڑا کیا جائے۔

فریکچر کے بعد کھڑا ہونے کی نسبت گھوڑا لیٹے رہنے کو پسند کرتا ہے۔ کھڑا نہیں ہو سکتا اگر کھڑا ہونے کی ترغیب اور مدد دیجاوے۔ سر دم اور جانبین سے پکڑ کر سہارا دیا جاوے تو بمشکل کھڑا ہوتا ہے۔ اور لڑکھڑا کر پھر گرنا چاہتا ہے۔ اور کبھی گر بھی جاتا ہے۔ گاہے فقرات کمر کے فریکچر کے ساتھ فالج بھی ہوتا ہے۔ اور اُس وقت جب کہ دو نو عارضے یکجا ہوں۔ کھڑا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اگر ایسا جانور چل بھی سکے۔ تو پچھلے اطراف گھسیٹ کر چلتا ہے۔ اور ایک دو روز کے بعد پھر گر جاتا ہے۔ اور پھر نہیں اُٹھ سکتا (جبکہ نقصان کمر کے فقرات میں ہو) بلکہ پڑے پڑے اگلے اطراف بہت مارتا اور جسم پسینے میں تر ہو جاتا ہے (خصوصًا سر و گردن) ریڑھ کے کسی مقام پر فریکچر ہو۔ تو اس کے نقصان کا اندازہ سپائینل کارڈ کے نقصان کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی اور بہے ہوئے خون کے سبب سپائینل کارڈ پر بہت دباؤ پہنچے۔ تو اس حالت میں فورًا پچھلے اطراف کا فالج ظاہر ہوتا ہے۔ اور ماؤف حصہ کی حس بالکل

جاتی رہتی ہے۔ یہ حالتیں نخاع کے مریض ہونے کے سبب لا علاج ہوتی ہیں +

جب گھوڑے کو ایک جانب پر لٹا کر کچھ دیر تک عمل جراحی کرنا مطلوب ہو۔ تو اُس کے نیچے زمین پر نرم اور خوب موٹا بستر ا بچھالی کا ہونا چاہیئے۔ اور گھوڑے کی پیٹھ اطراف سے کسی قدر نیچے ہو۔ اور سر کو جس قدر ممکن ہو۔ پھیلا کر پیچھے کھینچ رکھنا چاہیئے۔ گو یہ بات اشد ضروری نہ ہو۔ تاہم جب گھوڑا اپنے آپ کو آزاد کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ تو یہ بات اُسے مانع ہوتی ہے۔ جب گھوڑے کو ہابل کے ذریعہ گرایا جاتا ہے۔ تو بعض تجربہ کار اس بات کو روکنے کے لئے کہ چاروں پیر گھوڑے کے بایک دیگر ملکر نقصان کا باعث نہ ہوں۔ ایک چھوٹا سا گٹھا گھاس۔ پرال وغیرہ کا اگلے پچھلے اطراف کے درمیان رکھ کر زنجیر کو کھینچتے ہیں۔ تاکہ ہابل کے چاروں لوپز ایک دوسرے کے ساتھ نہ لگ جاویں۔ بلکہ کچھ دُور رہیں۔ اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ گھوڑا زور سے پیر نہیں مار سکتا +

باب ۳

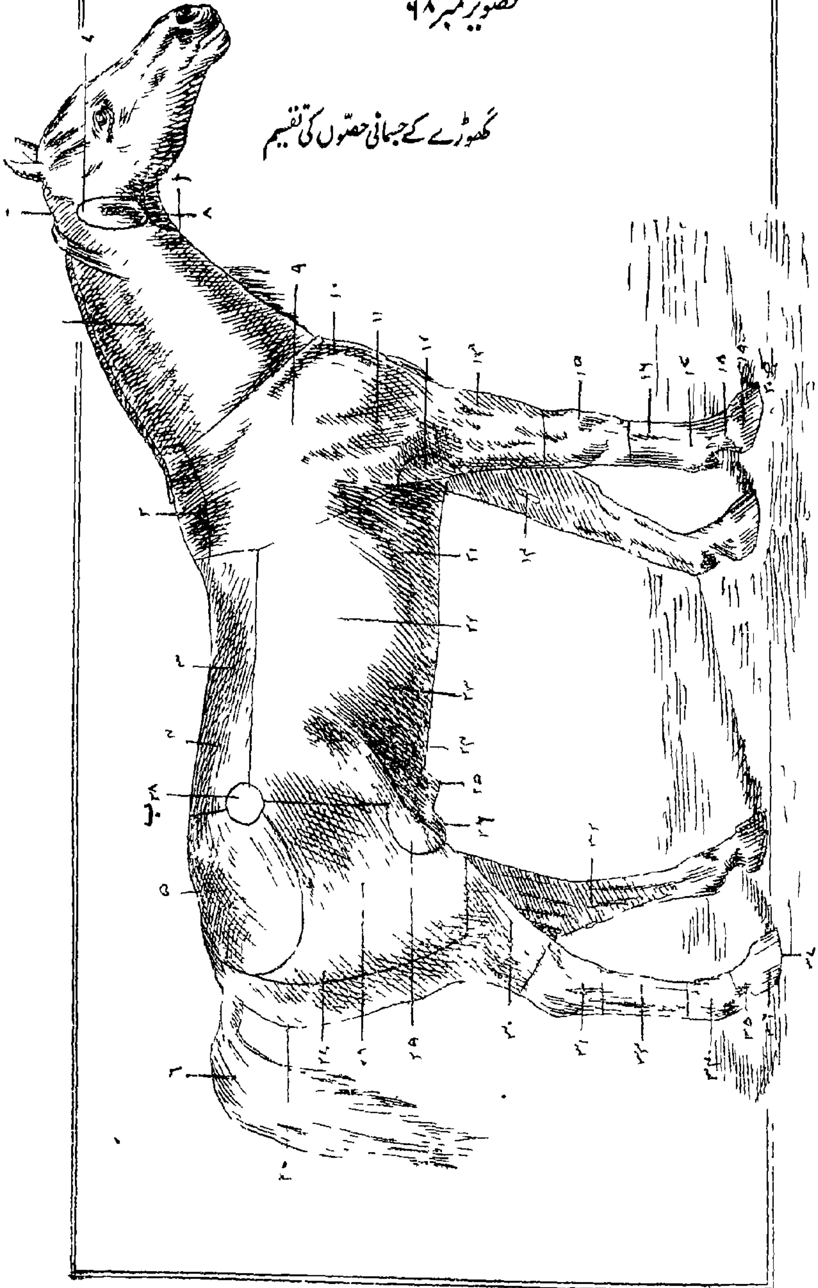
گھوڑے کے جسم کے مختلف حصّوں کے نام

گھوڑے کے دہنے پہلو کو **رائیٹ** یا **آف سائڈ** کہتے ہیں۔ اور بائیں پہلو کو **لیفٹ** یا **نیر سائڈ** بولتے ہیں۔ اور اسی نیر سائڈ سے گھوڑے کو ہاتھ لگانے امتحان کرنے یا اُس پر سوار ہونے کے لئے جاتے ہیں +

گھوڑے کے جسم کو عام طور پر پانچ حصّوں میں منقسم کرتے ہیں۔ یعنی **ہیڈ** یا سر۔ **نیک** یا گردن۔ **ٹرنک**۔ **بیرل** یا دھڑ۔ **فورلمز** یعنی اگلی اطراف۔ **ہینڈلمب** یعنی پچھلے اطراف۔ **مین** یا ایال عموماً گردن کے آف سائڈ یعنی دہنی طرف لٹکتی ہے لیکن بعض نوجی گھوڑوں میں اسے اُلٹا کر نیر سائڈ یعنی بائیں طرف پر بھی کر دیتے ہیں۔ عموماً ایال کاٹ بھی دیتے ہیں۔ اس طرح لمبے بالوں میں سے صرف سیدھے کھڑے ہوئے بال رہجاتے ہیں۔ ایسے ایال کو اصطلاح میں **ہاگڈ مین** کہتے ہیں۔ پتلی چھدری ایال عمدہ نسل کی علامت ہوتی ہے +

نر گھوڑے کی گردن کا بالائی کنارہ یا کرسٹ محدب اور موٹا ہوتا ہے۔ اس میں ریشے دار چربیلے مادہ کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کو اصطلاح میں **فیٹی مین** کہتے ہیں +

ہیڈ یعنی سر میں مفصلہ ذیل اعضا پائے جاتے ہیں۔ فیس یعنی چہرہ۔ مزل یا مقل یعنی تھوتھنی۔ چیکس یا رخسارے۔ پول یعنی گدی۔ جول یعنی جبڑے۔ فورہیڈ یعنی پیشانی



تصویر نمبر ۶۸

گھوڑے کے جسمانی حصوں کی تقسیم

۰ - پول - گدّی
ا - نِک - گردن
ا - جگلر چینل
۲ - ویدرس - مدھو
۳ - بیک - پشت
۴ - لائن - کمر
۵ - کروپ - پُٹھ کی چوٹی
۶ - ٹیل - دم
۷ - پیرانٹد ربجیین
۸ - تھروٹ - گلا
۹ - شولڈر - شانہ
۱۰ - پائنٹ آفدی شولڈر
۱۱ - آرم - بازو
۱۲ - ایلبو - کُہنی
۱۳ - فورآرم - پیش بازو
۱۴ - چیسنٹ - پر
۱۵ - نی - گھٹنہ
۱۶ - کینن - نلی
۱۷ - فٹلاک - مُٹھے یا مرچہ
۱۸ - پاسٹرن - گامچی
۱۹ - کارونٹ - بھون
۲۰ - فٹ - سم
۲۱ - ایفائنڈ ربجیین
۲۲ - ابس - پسلیاں
۲۳ - ایبڈومن - شکم
۲۴ - فلینک - کوکھ
۲۵ - شیتھ - میان
۲۶ - ٹسٹیکلز - خصئے
۲۷ - بٹک - چوتڑ
۲۸ - تھائی - ران
۲۸ - ب - ہانچ - کولہ
۲۹ - اسٹائفل - ران کا جوڑ
۳۰ - لیگ - ٹانگ
۳۱ - ہاکس - کھونچ
۳۲ - چیسنٹ - پر
۳۳ - کینن - پنڈلی
۳۴ - فٹلاک - مُٹھہ
۳۵ - پاسٹرن - گامچی
۳۶ - کارونٹ - بھون
۳۷ - فٹ - سُم

اور بالوں کے اس لمبے گچھے کو جو پول سے دونو کانوں کے درمیان پیشانی پر لٹکا رہتا ہے۔ فورلاک یعنی بودی کہتے ہیں ❖

عربی گھوڑے کے سر میں یہ خصوصیت ہوتی ہے۔ کہ پیشانی چوڑی۔ نتھنے خوبصورت آنکھ موٹی۔ جول بڑی کشادہ اور تھوتھنی خوشنما ہوتی ہے ❖

سر میں مندرجہ ذیل بڑے بڑے سوراخ پائے جاتے ہیں۔ موتھ یعنی منہ۔ ناسٹرل یعنی دو نتھنے۔ آئیز یعنی دو آنکھیں۔ اور آیرز یعنی دو کان ❖

گردن کے متعلق ہم مفصلہ ذیل حصے لکھتے ہیں۔ گردن کا بالائی کنارہ جس کو کرسٹ کہتے ہیں۔ اس کنارے کے لمبے بالوں کو مین یعنی ایال یا جعد کہتے ہیں۔ گردن کے دو نو طرف آگے سے پیچھے اور اوپر سے نیچے ایک ایک نشیب پایا جاتا ہے۔ جسے جگلر چینل کہتے ہیں۔ جگلر چینل کے زیرین حصہ کو دبانے پر جوگلر وین کی موٹی رگ ابھر آتی ہے۔ گردن کے زیرین طرف جلد اور عضلات کے پتلے طبق سے پوشیدہ ونڈ پائپ یا ٹریکیا یعنی نرکٹ کی نلی پائی جاتی ہے۔ جس کے پیش کے آخیر سرا پر لیرنکس یعنی حلقوم واقع ہے۔ اس کو دبانے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح سے حیوانوں کے ونڈ یعنی قوت تنفس کی درستی کی آزمائش کی جاتی ہے۔ جب سر اور گردن ستھرے اور خوشنما طریق سے باہم جڑے ہوئے ہوں۔ جو عمدہ نسل کی علامت ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ جانور کا سر خوب موزوں ہے۔ اور جب کندھے کے پیش پر گردن چھوٹی اور پتلی ہو۔ تو اسے بیڈول کہا جاتا ہے ❖

فورلمز یعنی اگلی اطراف۔ ریڑھ کے ٹھیک اس اونچے ابھرے ہوئے حصہ کے نیچے سے جس کو وِدیرس یعنی مدھو کہتے ہیں۔ شروع ہوتی ہیں۔ اگلی اطراف کے بالائی حصے جن کو شولڈرس یعنی شانے کہتے ہیں۔ دھڑ کے جانبین پر مدھو کے نیچے لگے ہیں شانہ کے نچلے حصہ کو آرم یعنی بازو اور اس کے بعد فور آرم یعنی پیش بازو واقع ہے۔

اس کے نیچے نی جاینٹ یعنی گھٹنے کا جوڑ ہے۔ جو انسان کی کلائی کے مقابل ہوتا ہے
گھٹنے سے نیچے فٹلاک یا گامچی تک فورلیگ یعنی اگلی ٹانگ ہوتی ہے۔ فورلیگ
اور سُم یا کارونٹ کے ٹھیک اوپر کے بالدار حصہ کے درمیان پاسٹرن بون واقع ہے
جس کے پچھلے حصہ کو ہالو آف دی ہیل یعنی ایڑی کا نشیب کہتے ہیں۔ ہر ایک ٹانگ
کے آخیر پر ایک مضبوط ناخنی بناوٹ کا سم ہوتا ہے جس کو ہوف یا فٹ بولتے ہیں
سم کے اس حصہ کو جو سم کے زمین پر ٹکنے کے وقت سامنے دکھائی دیتا ہے۔ وال یعنی
دیوار کہتے ہیں *

سُم کو زمین سے اُٹھا کر اُس کے زیرین حصہ کو ملاحظہ کریں۔ تو اس میں سول یعنی تلوا
اور فراگ یعنی پتلی جو سول اور ہیل کے درمیان پچر کی شکل کا حصہ ہے دکھائی دیتے ہیں
فراگ کے دونو طرف کے حصہ کو بارز یعنی دِلا بولتے ہیں۔ دونو اگلی ٹانگوں کے
اندر کی طرف گھٹنے سے ذرا اوپر ایک ایک بیضوی شکل کا بُھربُھرا ناخنی اُبھار ہوتا ہے
جسے چیسنٹ یعنی پَر بولتے ہیں۔ فٹلاک کے پیچھے بالوں سے پوشیدہ ایک چھوٹا گول
ناخنی بناوٹ کا ٹکڑا دکھائی دیتا ہے جس کو آرگٹ کہتے ہیں۔ کندھے کے پیش کی
اُبھری ہوئی نوک کو پائنٹ آف دی شولڈر اور کہنی کی پچھلی نوک کو پائنٹ آف دی ایلبو
کہتے ہیں *

گھٹنے سے فٹلاک تک پنڈلی کی ہڈیوں کی پچھلی طرف ٹنڈنس یعنی نسیں اور لگیمنٹس
یعنی رباط اوپر سے نیچے کو جاتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں۔ ان کو مجموعی طور پر
بیک سینوز کہتے ہیں۔ بحالت صحت یہ اچھی طرح محسوس ہو سکتے ہیں۔ اور تعداد میں تین
ہیں۔ یعنی ایک لگیمنٹ جو ہڈی کے عین پچھلی طرف واقع ہے۔ اور باقی دو ٹانگ کے
فلکسر مسلز کے ٹنڈن ہیں۔ اچھے تازیدار اس لگیمنٹ سے خوب واقف ہیں۔ اور جانتے
ہیں کہ یہ سسپنسری لگیمنٹ ہے۔ فٹلاک کو سہارا دیتا ہے۔ اور موچ کھانے پر مستعد رہتا ہے

ٹرنک یعنی دھڑ میں برسٹ یعنی سینہ جو پیش کی طرف کندھوں کے درمیان اُبھرا ہُوا حصّہ ہے *

چسٹ یعنی چھاتی کا خانہ جو اوپر ریڑھ سے جانبین پر پسلیوں سے اور نیچے اسٹرنم سے محدود ہے *

مدھو اور کندھوں سے پیچھے پشت اور چھاتی کے گرد کے لپیٹ کے ماپ کو گرتھ کہتے ہیں۔ گرتھ کے ناپنے سے بھی جانور کی قوت تنفس کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور عربی اور دیگر عمدہ نسل کے گھوڑوں میں اس گولائی کا ماپ جو بذریعہ فیتہ کے کیا جاتا ہے بہت نکلتا ہے۔ جب اگلے اطراف کھُلے اور گھوڑے کی چھاتی فراخ ہو۔ تو ایسے گھوڑے کو وائیڈ انڈی چسٹ بولتے ہیں۔ اور جب گھوڑے کی اسٹرنم یعنی چھاتی کی ہڈی اور ریڑھ میں بہت فاصلہ ہو۔ تو ایسے گھوڑے کو ڈیپ انڈی چسٹ یعنی چھاتی عمیق بولتے ہیں۔ جب پسلیاں بہت زیادہ محرابدار ہوں۔ تو گھوڑے کو راؤنڈ چسٹ یعنی گول چھاتی والا کہتے ہیں۔ اور جب پسلیوں میں تھوڑا خم ہو۔ تو ایسے گھوڑے کو فلیٹ چسٹڈ یا فلیٹ سایڈڈ یعنی چپٹی چھاتی والا بولتے ہیں۔ اور یہ نقص ہے۔ جب چھاتی سامنے اور نیچے سے تنگ ہو اور دونوں اگلی ٹانگیں کہنیوں کے مقام پر ایک دوسرے کے نزدیک تر واقع ہوں۔ گویا ایک ہی سوراخ سے نکلتی ہیں۔ تو ایسے گھوڑے کو نیرو انڈی چسٹ کہتے ہیں۔ یہ بھی بھاری نقص ہے *

ایبڈامن یعنی پیٹ۔ بیرل کا وہ حصّہ ہے۔ جس کی دیواریں نیچے سے نرم ہوتی ہیں۔ پیٹ چھاتی سے پیچھے کر کے نیچے اور پچھلے اطراف کے سامنے واقع ہے پیٹ کی دیوار کے اس حصّہ کو جو آخیر پسلی کے پیچھے واقع ہے فلینک یعنی کوکھ کہتے ہیں *

گھوڑے کی فلینک یعنی کوکھ اس وقت مجوّف ہوتی ہے۔ جب اسے خوراک کی ضرورت ہو۔ لیکن گھوڑی کی کوکھ بحالت حمل مجوّف رہتی ہے۔ جب آخیر پسلی کو ہلے کے قریب تر ہو

تو ایسے گھوڑے کو ویل رنڈاپ بولتے ہیں +

جب آخیر کی پسلیاں چھوٹی ہوں۔ تو ایسے گھوڑے کو شارٹ انڈی ربز کہتے ہیں
جب آخیر پسلیاں کوہلے سے دور ہوں۔ تو ایسے گھوڑے کو سلیک انڈی لائنز بولتے ہیں +

لمبے جسم کا گھوڑا سواری کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ اور کوتاہ جسم والا اگر مضبوط ٹانگیں رکھتا ہو۔ تو گاڑی میں جوتنے کے زیادہ قابل ہوتا ہے اور زیادہ سختی اور محنت کی برداشت رکھتا ہے۔ جو گھوڑا کوتاہ جسم اور لمبی ٹانگیں۔ تنگ چھاتی اور چھوٹا پیٹ رکھتا ہو۔ ایسے گھوڑے کو جمپڈ آپ بولتے ہیں۔ ایسا گھوڑا بہت محنت و مشقت کی برداشت نہیں رکھتا +

دھڑ کے نیچے پیٹ کے وسط میں امبلائیکس یا نیول یا ناف ہوتی ہے۔ جس کے پیچھے نر اور مادین کے حصوں کا فرق پایا جاتا ہے۔ نر میں اس حصہ کے پیچھے پینس یا آلۂ تناسل واقع ہوتا ہے۔ جس کو انگریزی تازیدار یا راڈ بھی کہتے ہیں۔ آلۂ تناسل ملائم چمڑے کے ڈھیلے ڈھالے غلاف میں ملفوف ہے۔ جسے شیتھ یعنی میان بولتے ہیں۔ اس سے آلۂ تناسل بوقت ضرورت سر ہو کر باہر نکلتا ہے۔ اور پھر سکڑ کر اس کے اندر چلا جاتا ہے۔ میان کے پیچھے پینس کی جڑ کے جانبین پر دو ٹیسٹیکل یعنی خصئے پائے جاتے ہیں۔ جو اسکروٹم یا پرس یعنی فوطوں کی تھیلی میں ملفوف ہوتے ہیں۔ بعض دفعات خصئے ایک اپریشن کے ذریعہ جسے کاسٹریشن یا گلڈنگ یعنی عمل آختہ گری کہتے ہیں نکال لئے جاتے ہیں۔ تب اسکروٹم کی تھیلی معدوم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس جگہ دو نشان زخم کے التیام کے دکھلائی دیتے ہیں۔ جو اپریشن کے مقام کے انکشاف ظاہر کرتے ہیں۔
اسکروٹم کی ہر ایک تھیلی کے اوپر کی طرف احتیاط سے ٹٹولنے پر ہمیں اس پر مینک کارڈ کا زیرین سرا معلوم ہوگا۔ جو خصیوں کو کمر سے لٹکا رکھتا ہے۔ یہ کارڈ دیوار شکم کے

اکسٹرنل ایبڈامینل رنگ میں سے ہو کر انگوئنیل کینال کی راہ پیٹ میں جاتا ہے۔ گائے کے میان کے ہر دو طرف چھوٹی چھوٹی گھنڈیاں ملتی ہیں۔ جو گدھوں میں خصوصیت سے نمایاں ہوتی ہیں۔ مادین میں خصیوں اور آلۂ تناسل کی بجائے اس مقام پر میمری گلینڈز یا آوڈر یعنی حیوانہ ہوتا ہے۔ جس کا ہر ایک حصہ میانی خط کے ہر دو طرف واقع ہوتا ہے۔ اور اُن حیوانوں میں جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں۔ بہت بڑا ہوتا ہے۔ حیوانہ کے دونو حصوں کے نیچے ایک ایک اُبھار ٹیٹ یا نپل یعنی تھن کا ہوتا ہے۔ جس کو بچہ دودھ پینے کے وقت اپنے مُنہ میں پکڑ کر کھینچتا اور چُوستا ہے۔ پیٹ کے پچھلے آخیر حصہ کو جو پچھلی ٹانگوں کے بالائی حصہ کے درمیان واقع ہے۔ پیلوس یعنی پُٹھہ بولتے ہیں۔ جو پچھلی طرف دُم کے نیچے کھُلتا ہے۔ اس جگہ پر ایک گول سوراخ اینس یا فنڈے منٹ یا ڈاک یعنی مقعد کا ہے۔ یہ سوراخ ایلی منٹری کینال یعنی ہضمیت کی نالی کا بدررو ہے ۔

اینس کے نچلے حصہ کو جو دُم کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے۔ پیری نیئم یعنی سیون کہتے ہیں۔ مادین کا یہ حصہ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اور صرف آلات مولد کے سُوراخ کے بالائی گوشہ تک پھیلتا ہے۔ نرمیں سیون کا خط نیچے کی طرف اسکروٹم تک چلا گیا ہے۔ اور آلۂ تناسل کے متنقل حصہ کی موجودگی کے سبب اُبھرا ہُوا نظر آتا ہے ۔

مادین کے آلات مولد کا سوراخ جس کو ولوا یعنی فرج کہتے ہیں۔ بیضوی شکل رکھتا ہے اور دونو لبوں کے باہم ملنے کے سبب بند ہو کر اوپر سے نیچے کو ایک لمبا سا شگاف نظر آتا ہے۔ اس کے دونو لب باہم ملکر اُوپر اور نیچے دو زاویئے بناتے ہیں۔ جن کو کمیشورز بولتے ہیں۔ زیرین زاویہ کے اوپر ایک عجیب قسم کا حسدار حرکت کرنیوالا چھوٹا سا عضو ہوتا ہے۔ جس کو کلی ٹورس کہتے ہیں ۔

کلی ٹورس عموماً اس وقت ظاہر ہوتی ہے کہ جب مادین پیشاب کے آخری قطرات کو

باہر نکالنے کی کوشش کرے۔ یا گرمائی ہوئی اور تر کی خواہشمند ہو۔ اس کی بناوٹ تر کے آدنناسل کے مطابق ہے۔ فرج کو عام انگریزی زبان میں شیتھ بھی کہتے ہیں۔
ٹیل یعنی دُم۔ یہ دھڑ کا سب سے پچھلا آخری حصہ ہے۔ جس میں ریڑھ کے آخیر نقرے ختم ہوتے ہیں۔ دُم کی بناوٹ میں استخوان۔ عضلات اور اعصاب و شرائین شامل ہیں۔ جس سے وہ متواتر حرکت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ دُم کی جڑ کے زیرین حصہ کے سوا اور سب طرف سے اس پر بڑے بڑے اور موٹے قسم کے بال ہوتے ہیں جس سے وہ چوری کی شکل کا بنجاتا ہے۔ دُم باقی جسم سے بذریعہ اپنی جڑ کے جُڑتا ہے۔ اور اُس کے طریق انصال کو سٹنگ آف دی ٹیل کہتے ہیں۔ دُم کی جڑ کبھی اونچی اور کبھی نیچی ہو سکتی ہے۔ اور جب گھوڑے کی دُم خاص نیچے کو ڈھلوان ہو۔ تو اسے گوس رمپڈ کہتے ہیں۔ عمدہ نسل کے گھوڑوں کی دُم اونچی ہوتی ہے۔ اور عربی نسل کے گھوڑوں میں یہ عضو ایک عجیب انداز سے اُٹھا ہوا اور ایک طرف کو جھکا ہوا ہوتا ہے کیرج آف دی ٹیل یعنی دُم کا انداز گھوڑے کے چلنے کے وقت اس کی شکل اور شان میں بہت دخل رکھتا ہے۔ مثلاً جب یہ عضو مقعد کے ساتھ دب کر لگا ہو۔ اور پچھلے اطراف کے درمیان ٹیڑھا ہو۔ تو اسے کُتے کی دُم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور جب دُم بہت اونچی رہے۔ تو اس کو فلیگ کہتے ہیں۔ اس سے گھوڑا چالاک معلوم ہوتا ہے +

بعض تازی دار حکمت عملی سے بھی گھوڑے کی دُم اُٹھا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس مطلب کے لئے سفوف زنجبیل یا سیاہ مرچ گھوڑے کی مقعد میں رکھ دیتے ہیں۔ اس کو جنجرنگ بولتے ہیں +

کبھی دائمی طور پر گھوڑے کی دُم اُٹھا رکھنے کی غرض سے نیکنگ کا اپریشن بھی کیا جاتا ہے۔ یعنی دُم کی جڑ کی نچلی ڈپریسر سل کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ جس سے گھوڑا دم نیچے کو نہیں جھکا سکتا +

آج کل خوش قسمتی سے اس عمل کو بے رحمی خیال کر کے متروک کیا گیا ہے کبھی دُم کی ڈاک یا جڑ کا آخیر حصہ بذریعہ ڈاکنگ مشین یا تیز چاقو وغیرہ کے کاٹ کر چھوٹا کر دیا جاتا ہے۔ ایسے دُم کو ڈاکڈ ٹیل کہتے ہیں۔ اور اس سے گھوڑے کی شکل اکثر اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب فقط دُم کے بالوں ہی کو با ترتیب نیچے سے کاٹ دیا جاوے۔ تو اُسے بینگنگ کہتے ہیں +

عربی۔ ترکمان اور پرشن یعنی ایرانی اور دیگر عمدہ نل کے گھوڑوں کے دُم لمبے رکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ (خصوصاً عربی نسل) لیکن دیگر نسل کے گھوڑوں کی دُم بھی لمبی رکھنا بہتر ہے تاکہ اس کے ذریعہ وہ اپنے آپ کو مکھیوں اور مچھر وغیرہ سے محفوظ رکھ سکتے ہیں +

گدھے کی دُم پر لمبے بال صرف نوک کے قریب گچھے کی صورت میں ہوتے ہیں +

جب دُم کا میانی حصہ چھوٹا اور موٹا ہو۔ اور اس پر بال چھوٹے اور کم ہوں تو ایسے گھوڑے کو بب ٹیلڈ کہتے ہیں۔ ایسے گھوڑے کا پچھلا حصہ اور رانیں جو دُم سے بالکل پوشیدہ نہیں ہوتیں۔ مضبوط نظر آتی ہیں +

دھڑ کے بالائی حصہ میں آگے سے پیچھے کو میانہ خط کے ساتھ ساتھ مفصلہ ذیل حصے ہیں :-

۱۔ **ویدرس یعنی مدھو** ۔ جو دو نوک کندھوں کے درمیان اُوپر کو اُبھرا ہوا حصہ ہوتا ہے۔ عمدہ انگریزی نسل اور دیگر گھوڑوں میں مدھو اونچا ہوتا ہے۔ اور عربی گھوڑوں اور ٹٹوؤں میں یہ حصہ چھوٹا۔ مگر مضبوط ہوتا ہے۔ گدھوں اور خچروں میں عموماً بہت چھوٹا ہوتا ہے +

۲۔ **بیک یعنی پشت** یہ وہ حصہ ہے۔ جہاں زین رکھا جاتا ہے۔ پیٹھ کبھی لمبی اور کبھی چھوٹی ہوتی ہے۔ اور کبھی محراب دار۔ اور کبھی محدب ہوتی ہے۔ محدب پیٹھ کو

روچیڈ بیک اور گہری محراب دار پیٹھ کو سیڈل بیک کہتے ہیں۔ اور کبھی ان دونو حالتوں کے بین بین یعنی سیدھی ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ کشادہ چھاتی والے گھوڑوں کی پیٹھ بھی کشادہ ہوتی ہے ٭

۳۔ لائن یعنی کمر۔ پشت سے لیکر بالائی طرف پُٹھّا تک پھیلی ہے۔ قریباً ڈیڑھ فٹ لمبی اور ریڑھ کے دونو جانب نصف فٹ کے قریب چوڑی ہوتی ہے۔ جو گھوڑے رَوچیڈ بیک ہوتے ہیں۔ اُن میں محدب ہوتی ہے۔ بوڑھے گھوڑوں میں یہ حالت اکثر کمر کے فقرات میں آسافی کیشن واقع ہونے کے سبب ہوتی ہے ٭

سینہ کے ہر دو جانب اٹھاراں جوڑے پسلیوں کے ہیں۔ علاوہ ان کے کبھی اُنیسویں ایک یا جوڑا پسلیوں کا اخیر میں پایا جاتا ہے۔ جن کو فلوٹنگ ربز کہتے ہیں سامنے کی چند پسلیاں کندھوں کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہیں۔ چھاتی کے دونو جانب ٹھیک اس جگہ پر جہاں سوار کی ایڑی ٹکراتی ہے۔ ایک ٹین یا رگ دکھلائی دیتی ہے جس کو سپر ڈین کہتے ہیں ٭

گھوڑے میں اکسلا یعنی بغل نہیں ہوتی۔ پچھلے اطراف بالائی طرف ہپکوس کے دونو جانب واقع ہیں۔ اور اوپر کی طرف باہم ملکر کروپ یعنی پُٹھ کی چوٹی بناتے ہیں۔ جو کمر سے شروع ہو کر نیچے دُم کی جڑ پر ختم ہوتی ہے۔ عربی اور عمدہ انگریزی نسل کے گھوڑوں میں یہ خط سیدھا ہوتا ہے۔ لیکن ڈیلر یا دیسی گھوڑوں میں یہ زیادہ سلامی ہوتا ہے۔ اور کبھی لمبا اور کبھی چھوٹا ہوتا ہے۔ بچہ کش گھوڑے میں لمبا اور اونچا کروپ عمدہ صفت ہے۔ کروپ کے نیچے کشادہ عضلاتی حصہ کو کوارٹر یعنی چٹھ کہتے ہیں۔ جس کی حد نیچے اسٹائفل جائنٹ تک ہے۔ اور اس طرح پر پچھلے اطراف کا یہ حصہ گویا اگلے اطراف کے کندھے کے بالمقابل ہے۔ اور اسٹائفل جائنٹ۔ ایلبو جائنٹ کے مطابق ہے۔ کوارٹر کا حصہ کروپ سے کچھ دُور باہر چلا گیا ہے۔ اور پھر نیں اُبھر سے ہوئے سر دل سے

نیچے لٹک جاتا ہے۔ وہ تین حصے مفصلہ ذیل ہیں :۔

(۱) پوانٹ آف دی ہپ جس کو انگلی آف دی ہانچ کہتے ہیں۔ یعنی کوہلے کی نوک ✤

(۲) لاؤمڈ انگل یون کے ٹروکنٹر میجر کا اُبھار۔ جو ہپ جائنٹ کا مقام ظاہر کرتا ہے ✤

(۳) پوانٹ آف دی ہانچ یا اسکیل ٹیو براسٹی جو پیچھے واقع ہوتا ہے۔ گاہے یہ اُبھار ہڈی کے ٹوٹنے سے چپٹا ہوجاتا ہے۔ ٹروکنٹر کا اُبھار ہپ جائنٹ یا کوہلے کا جوڑ بتلاتا ہے۔ اور دونو صدمہ سے ماؤف ہوتے ہیں۔ جب کوہلے کی نوک بغیر معمولی طور پر بڑی اور اُبھری ہوئی ہو۔ تو ایسے گھوڑے کو ریگڈ ہپ بولتے ہیں۔ شکاری گھوڑے کی یہ اچھی علامت ہے۔ اس کی متضاد حالت کو فلیٹ انڈی کوارٹر کہتے ہیں ✤

کوہلے کی نوک حقیقت میں ایلیم کا بیرونی موٹا اُبھار ہے۔ جو بعض دفعہ گھوڑے کے گرنے یا تنگ دروازہ کی گذر سے ٹوٹ کر دب جاتا یا بے جگہ ہوجاتا ہے۔ اس حادثہ کے بعد کوارٹر کی شکل بیڈول ہوجاتی ہے۔ اور پیچھے کھڑا ہو کر دیکھنے سے مضروب حصہ اس کا چھوٹا اور جھکا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کو اصطلاح میں ڈاون انڈی ہپ کہتے ہیں۔ ایلیم کا اندرونی اُبھار کروپ کا سب سے اونچا حصہ بناتا ہے ✤

کبھی یہ اُبھار اور سیکرم کی ہڈی جو اسے سہارتی ہے ٹوٹ جاتی ہے۔ اسٹائفل کے جوڑ سے کھونچ تک کے عضلاتی حصہ کو گیس کن یا سیکنڈ تہائی یعنی پتلی ران بولتے ہیں۔ اور ران کے سامنے پیٹ کے نچلے حصہ کو گردئن یعنی کوکھ بولتے ہیں۔ پچھلے اور اگلے اطراف کے جوڑوں میں باہم مطابقت ہوتی ہے۔ مثلاً ہپ جائنٹ ۔ شولڈر جائنٹ کے مقابل۔ اسٹائفل جائنٹ۔ ایلبو جائنٹ کے مقابل۔ نی جائنٹ۔

ہاک جائنٹ کے مقابل +

اور فٹلاک جائنٹ کے نیچے چاروں اطراف بالکل یکساں اور ایک ہی قسم کی تعداد کے جوڑ رکھتے ہیں۔ گھوڑے کے پچھلے اطراف کے جوڑ انسان کی ٹانگ کے جوڑوں سے بھی بہت مطابقت رکھتے ہیں۔ مثلاً گھوڑے کی ہپ جائنٹ آدمی کی ہپ جائنٹ کے مقابل۔ اسٹائیفل جائنٹ انسان کے گھٹنے کے مقابل۔ ہاک جائنٹ انسان کے ٹخنہ کے مقابل۔ اور اس کی نوک ایڑی کے اُبھار کے مطابق ہوتی ہے۔ فٹلاک انسان کی انگلیوں کی جڑ کے مطابق ہوتی ہے +

ران کے نیچے پچھلی طرف کھونچ کے اوپر ٹنڈو اکلیس یا ہم اسٹرنگ کا بڑا مضبوط نس ہے۔ جس کو کاٹ دینے سے گھوڑا بالکل ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اس نس کے کاٹنے کو اصطلاح میں ہاؤننگ بولتے ہیں +

کوارٹر کے بڑے بڑے عضلات اسٹائیفل کے نیچے ران کی اندرونی اور بیرونی دونو طرف گذرتے ہیں۔ جب یہ دُور تک چلے جائیں تو ایسے گھوڑے کو۔ ول لٹ ڈاؤن بولتے ہیں +

جب پچھلے اطراف اس طرح پر ایک دوسرے پر مائل ہوں کہ دونو ہاکس یا کھونچ باہم قریب ہو جاویں اور پنڈلیاں باہر کی طرف مڑی ہوئی ہوں۔ ایسے گھوڑے کو کاؤ ہاک بولتے ہیں +

ہاک جائنٹ کے سامنے جھکاؤ کو بنڈ آف دی ہاک اور پچھلی نوک کو پوائنٹ آف دی ہاک کہتے ہیں۔ بنڈ کے نیچے اندر کی طرف بون اسپاون یعنی ہڈا۔ اور پوائنٹ کے نیچے اور پیچھے کرب کا مقام ہے۔ اندر اور اوپر کی طرف کے اُبھرے ہوئے استخوانی حصہ کو میلی اولس کہتے ہیں۔ باگ اسپاون یعنی موترا کا مقام بنڈ کے بالائی میانی حصہ پر واقع ہے۔ جو انگلیوں کے ذریعہ ٹٹولنے سے ملائم

اور خالی معلوم ہوتا ہے۔ سپاون کے مقام سے اوپر ایک رگ ران کے اندرونی طرف عضلات سے برہنہ فقط جلد اور ہڈی کے درمیان ترچھی گذرتی ہے۔ اسکو ویناسفینا کہتے ہیں۔ اس سے کبھی فصد لیجاتی ہے۔ اور کبھی مریض ہوکر بڑھ جاتی ہے۔ اور اس بیمار حالت کو بلڈ اسپاون کہتے ہیں۔ نیز دولتی لگنے سے شکست بھی ہو جاتی ہے۔ ہاک جائنٹ کے اندرونی طرف ایک چھوٹا سا ناخنی بناوٹ کا ٹکڑا بعینہ اگلی اطراف کی چیسٹ کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کو اصطلاح میں وارٹ یا کاسٹر کہتے ہیں۔ یہ کاسٹرز گدھوں میں نہیں ہوتے ❖

گھوڑا کھونچ کے جوڑ سے نیچے ایسے ہی ٹائنڈ ان بلو دی ہاکس ہو سکتا ہے جیسے کہ اگلی اطراف میں ٹائنڈ ان بلو دی نی۔ ہاک اور فٹلاک کا میانہ طول گھٹنے اور فٹلاک کے میانہ طول سے بڑا ہے پچھلی اطراف کی پاسٹرن بون اگلی اطراف کی پاسٹرن کی نسبت زیادہ سیدھی اور چھوٹی ہوتی ہیں۔ پچھلے سم زیادہ سیدھے۔ کوا ٹر کے مقام پر تنگ اور ان کے تلوے مجوّف ہوتے ہیں ❖

پچھلے اطراف کے فٹلاک میں ارلٹ کے ناخنی ابھار کبھی شاذونادر معلوم ہوتے ہیں۔ جس گھوڑے کے اطراف تناسب سے زیادہ لمبی ہوں۔ اسے لیگی یا لانگ ان دی لگس بولتے ہیں۔ چھوٹی ٹانگوں کا گھوڑا محنت اور مشقت کی زیادہ برداشت کرتا ہے۔ اس کے اطراف مضبوط ہوتے ہیں۔ اس کو تھک سٹ بولتے ہیں ❖

بعض گھوڑوں کے پچھلے اطراف لمبے ہوتے ہیں۔ ایسے گھوڑے دوڑنے میں تو تیز ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی پچھلی اطراف کے سم اگلی اطراف کے فٹلاک پاسٹرن یا ایڑی سے ٹکراتے ہیں۔ اس کو اصطلاح میں اوورریچ کہتے ہیں۔ نیز ایسے گھوڑوں کی زین آگے کو پھسلجاتی ہے۔ جسے گرتھ گال یعنی تنگ کی گھسن لگنے سے چھاتی زخمی ہو جایا کرتی ہے ❖

خچروں کے لگلے اطراف عموماً چھوٹے ہُوا کرتے ہیں۔ تیز دُلکی چلنے والے اور عمدہ کودنے والوں کے پچھلے پاؤں بعض اوقات ٹھیک جسم کے نیچے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ہاک جائنٹ سیکل شیپ یعنی درانتی کی شکل اختیار کرتی ہے۔ جب فٹلاک سیدھا ہو اور بجائے پیچھے کو خمیدہ ہونے کے سامنے کو جُھکا ہُوا ہو۔ تو اسے اوورشاٹ یا نکلنگ اور کہتے ہیں۔ اور ایسے گھوڑے کزور اور گاڑی کے کام کے ناقابل ہوتے ہیں ٭

باب ۴

گھوڑوں کا حلیہ اور نشانات شناخت

ا ۔ گھوڑوں کی خرید و فروخت کے موقع پر اس کے صحیح البدن یا معیوب ہونے کی نسبت رائے ظاہر کرنے ۔ یا گھوڑ دوڑ اور چوگان بازی وغیرہ خاص خاص کاموں کے لئے گھوڑوں کو منتخب کرنے کی غرض سے اکثر ویٹرنیری اسسٹنٹ یا ڈاکٹر حیوانات بُلائے جاتے ہیں ۔ اور وہ اپنے مختص طریق سے جانور کی شکل وشباہت ۔ بناوٹ ۔ قابلیت کام ۔ عیب وصواب ۔ اطراف کی صفائی ۔ غرضیکہ ہر ایک پہلو سے گھوڑے کو دیکھ بھال اور ٹٹول کر امتحان کر لیتے ہیں ۔ اور بعد ازاں اس کے تندرست اور بے عیب یا مریض اور معیوب ہونے کی نسبت اپنی تحریری رائے ظاہر کرتے ہیں اس تحریری رائے کو "سارٹیفکٹ آف سونڈنس" یعنی سند صحت جسمانی بولتے ہیں اب اِس غرض سے کہ یہ سارٹیفکیٹ فقط اس ایک گھوڑے کے لئے جسکی نسبت کہ لکھا گیا ہے ۔ کار آمد ہو ۔ اور دھوکا سے کسی اور اُسی قسم یا رنگ کے گھوڑے پر استعمال نہ کیا جاوے ۔ امتحان شدہ گھوڑے کا حلیہ بھی اسی سارٹیفکیٹ میں درج کردینا ضروری ہوتا ہے ✤

ڈاکٹر اسپان کی زبان حلیہ نویسی کچھ اپنی ہی طرز کی ہوتی ہے ۔ اور اس زبان اور طریق حُلیہ نویسی سے ہر ایک شخص کو جو گھوڑوں سے تعلق رکھتا ہو واقفیت ہونی چاہیئے ۔ حلیہ میں جانور کی بیرونی شکل وشباہت ۔ نسل ۔ عمر ۔ قد ۔ اور پیدائشی نشانوں

گو مختصر مگر صاف اور پورے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔ جس سے ہر ایک شخص اس گھوڑے کو باقی تمام گھوڑوں میں سے پہچان سکے۔ ویٹرنری سٹوڈنٹ کے لئے مناسب ہے کہ اس طریق کو سیکھنے کے لئے سارٹیفکیٹ صحت کے معمولی الفاظ انگریزی یا اردو زبان میں یاد کر لے۔ سارٹیفکیٹ ہمیشہ صحیح اور جامع ہونا چاہئے۔ کیونکہ بسبب اہل فن ہونے کے ڈاکٹر حیوانات اپنی رائے اور امتحان کے نتیجہ کا پورا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور غلطی سے سارٹیفکیٹ ردّی ہو جاتا ہے۔ ایک معمولی سارٹیفکیٹ صحت کی مثال حسب ذیل ہے:

"تصدیق کیا جاتا ہے کہ ہم نے آج مورخہ ۴۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک فرۂ نر برنگ کمیت دیسی نسل ملکیہ مسٹر غلام نبی ساکن لاہور کا امتحان کیا ہے۔ اس گھوڑے کا قد ۲-۱۴ اور عمر تقریباً ۵ سال ہے۔ پیشانی پر ستارہ۔ سفید لکیر۔ بائیں نتھنے پر سفید نشان پچھلے دو نو فٹلاک اور سم سفید۔ اگلا دہنا پاسٹرن بیرونی طرف سفید۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس گھوڑے کی دہنی اگلی ٹانگ کے گھٹنے کے نیچے اسپلنٹ یعنی بیرہڈی اور پچھلی بائیں ٹانگ میں اسپاوِن یعنی ہڈا کی مرض موجود ہے۔ لہٰذا ہماری رائے میں یہ گھوڑا انساؤنڈ یعنی ناتندرست ہے۔"

(دستخط) سید سردار شاہ گیلانی۔ ہوس سرجن۔ لکچرار
ویٹرنری کالج۔ لاہور

اب سارٹیفکیٹ بالا مذکورہ دیکھنے سے دو باتوں کا پتہ ملتا ہے۔ اول طریق امتحان صحت جسمانی جس کا نتیجہ قلمبند کرنے کے لئے سارٹیفکیٹ لکھا جاتا ہے۔ اور دوم۔ زیر امتحان گھوڑے کا حلیہ۔ تاکہ سارٹیفکیٹ کا استعمال اسی ایک گھوڑے کے لئے مخصوص محدود ہو جائے۔ پس طریق امتحان سیکھنے۔ اس میں کامل مہارت حاصل کرنے اور صحیح نتیجہ نکالنے کے لئے علم الابدان یعنی تشریح و افعال الاعضا اور علم الامراض یعنی طب و جراحی حیوانات کی تحصیل مقدم اور ضروری ہے۔ لیکن حلیہ نویسی کے لئے

جس میں گھوڑوں کا رنگ۔نسل۔جنس۔قد۔عمر اور نشانات کو قلمبند کرنا ہے۔ان فنون کے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ٭

۱۔ **رنگ**۔گھوڑوں کے رنگ بہت مختلف ہوتے ہیں۔اور کبھی سارے جسم کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے۔اور کبھی مختلف رنگ آمیزی ہوتی ہے۔جب گھوڑا یک رنگ ہو۔تو اسے "یونی فارم کلر" بولتے ہیں۔اور جب مختلف رنگ کے بال باہم ملے جُلے ہوں۔تو اُسے "اِنٹر منگلڈ کلر" بولتے ہیں۔اور جب ایک رنگ میں دوسرے رنگ کے بڑے بڑے دھبے یا نشان ہوں۔تو اسے "پارٹی کلر" یعنی ابلق کہتے ہیں۔یونیفارم کلر حسب ذیل ہیں :۔

(۱) **وائٹ** یعنی سفید یا نقرہ۔یہ گھوڑے بعض اوقات **ایلبینوز** یعنی مبروص ہوتے ہیں۔اس سے یہ مطلب ہے۔کہ ان کے چمڑے میں کثیف رنگت دینے والے مادے (پگمنٹ) کی بہت کمی ہوتی ہے۔اس لئے اُن کی لبوں پپوٹوں اور خصیوں وغیرہ کا چمڑا پھُلبہری کے مریضوں کی طرح پتلا۔نازک اور گلابی ہوتا ہے تیز روشنی میں اُن کی بصارت کم ہوجاتی ہے۔ان کا مزاج بلغمی اور بدن نازک اور سم نرم ہوتے ہیں ٭

۲۔ **کریم کلرڈ** یعنی سرغہ یا بادامی۔اس رنگ کا گھوڑا اچھی نسل میں شمار کیا جاتا ہے ٭

۳۔ **ڈن** یعنی ہلکا بھورے رنگ کا۔ماروا‌ڑ اور کاٹھیاوار کے گھوڑوں میں یہ رنگ زیادہ دیکھا جاتا ہے۔اور اس رنگ کے گھوڑوں کے کندھوں کمر اور کروپ پر سیاہ بھورے رنگ کی لکیریں ہوتی ہیں۔جن کو لسٹ کہتے ہیں۔کبھی کندھوں پر بھورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔اس رنگ کے گھوڑے محنت اور مشقت کی اچھی برداشت رکھتے ہیں ٭

۴ - چسینٹ یعنی سرنگ یا کُمَّیت۔ یہ چمکدار۔ خوبصورت اور ستھرا سُرخ رنگ ہوتا ہے۔ کبھی ہلکا اور کبھی گہرا ہوتا ہے۔ اس میں سارے جسم۔ اطراف دم اور ایال کے بال لال ہوتے ہیں ٭

۵ - سارل یعنی سیاہی مائل سرنگ یا نیلیا سرنگ ٭

۶ - بے یعنی کمیت یا لال رنگ کا گھوڑا۔ اس کی دُم و ایال کے بال سیاہ ہوتے ہیں۔ اور رنگوں کی نسبت گھوڑوں میں یہ رنگ زیادہ دیکھا جاتا ہے ٭

۷ - براؤن یعنی مشکی۔ اس میں سارے جسم کے بال سیاہ اور مزل و اطراف کے اندر پیٹ کے نیچے کے بال بھورا یا بھوسلا رنگ رکھتے ہیں ٭

۸ - ماؤس کلرڈ یعنی چُوہے کا رنگ۔ یہ رنگ جو معمولی گدھے کے مشابہ ہوتا ہے۔ اکثر ردی نسلوں میں دیکھا جاتا ہے ٭

۹ - بلیک - یعنی کالا یا نیلا گھوڑا۔ گاڑی میں چلانے کے لئے اس رنگ کے گھوڑے بہت پسند کئے جاتے ہیں ٭

۱۰ - انٹرمنگلڈ یعنی مرکب رنگ۔ گرے یعنی سبزہ اور روّن یعنی گرّہ ہیں۔ اور ان کی پھر کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ مثلاً "گرے" کے اقسام حسب ذیل ہیں :-

(ا) سٹیل گرے - یعنی فولادی رنگ کا سبزہ۔ اس میں تھوڑے سیاہ رنگ کے بال زیادہ سفید بالوں میں کہیں کہیں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں ٭

(ب) فلے بٹن گرے - یعنی مگس دار سبزہ جس کے سفید بدن پر سیاہ - بھورے یا سُرخ نقطے ہوتے ہیں ٭

(ج) آئی رن گرے یعنی لوہے کے رنگ کا سبزہ۔ اس میں سیاہ بالوں کی نسبت سفید بال تھوڑے ہوتے ہیں ٭

(د) ڈیپل گرے یعنی گلدار سبزہ جس میں سفید سفید حلقے سبزے رنگ کے

اوپر ہوں *

(۳) ماٹلڈ گرے۔ یہ رنگ بھی "آئی رن گرے" کی طرح ہوتا ہے لیکن اس پر گہرے رنگ کے حلقے پائے جاتے ہیں *

اور روان کے اقسام حسب ذیل ہیں :-

(ا) سلور روان یعنی نیلا گرہ یا بھورا۔ اس میں سیاہ اور سفید بال جسم پر برابر ملے جلے ہوئے ہوتے ہیں *

(ب) گولڈن روان یعنی سمند یا گرہ۔ اس میں سفید اور سرخ بال یکساں باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کو "چسنٹ روان" بھی کہتے ہیں۔ اور اس رنگ کے گھوڑے عموماً مکھ پات ہوتے ہیں۔ جن کو پنجابی میں جھچے اور یا پانچ کلیان بولتے ہیں *

(ج) ریڈ روان یعنی رمانی۔ اس میں گہرے لال اور سفید بال یکساں ملے ہوئے ہوتے ہیں *

(د) اسٹرابیری روان۔ اس میں سنہرے اور سرخ بال بے ترتیبی سے باہم ملے ہوتے ہیں۔ جس میں عموماً کسی قدر دھبے دکھلائی دیتے ہیں *

پارٹی کلرڈ یعنی ابلق گھوڑے وہ ہوتے ہیں۔ جن کے جسم پر مختلف رنگ کے دھبے یا گل ایک دوسرے سے متمیز پائے جاتے ہیں۔ اور یہ دو قسم کے ہوتے ہیں *

(ا) پائی بالڈ یعنی سیاہ ابلق۔ جس میں سیاہ اور سفید بڑے بڑے دھبے ملے ہوئے ہوں *

(ب) اسکیو بالڈ یعنی سرخ ابلق جس میں سرخ اور سفید بڑے بڑے دھبے پائے جاتے ہیں *

کیت۔ سرنگ اور سبزہ بہ ترتیب عمدہ رنگ ہیں۔ لیکن سبزے رنگ کے گھوڑوں میں "مل آناٹاک ٹیومرز" یعنی سیہ رسولیوں کا خوف ہوتا ہے۔ جو اس کی دم کی جڑ پر رانوں کے اندر اور مقعد کے اردگرد پیدا ہو جاتی ہیں۔ مشکی اور کیت سیاہ زانو سواری کے لئے بہت موزوں ہے ÷

۲۔ گھوڑے کے جسم پر سفید نشانات اور دھبے اس قدر عام ہوتے ہیں۔ کہ گھوڑے کا حلیہ لکھنے کے وقت انہی نشانات کو خاص خاص نام دیکر سارٹیفکیٹ میں درج کیا جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) سٹار یعنی ستارا۔ یہ پیشانی کا سفید نشان ہے۔ جو کبھی چھوٹا اور کبھی بڑا ہوتا ہے ÷

(۲) رنچ یعنی سفید لکیر۔ جو ستارے سے شروع ہو کر نکوڑے کی ہڈی پر نیچے کو چلی آتی ہے ÷

(۳) سنپ یعنی وہ سفید نشان جو نتھنوں میں داخل ہو جاتا ہے ÷

(۴) بلیز یعنی چوڑا اور لمبا نشان جو پیشانی سے شروع ہو کر ناک پر ختم ہوتا ہے۔ اور اگر بلیز بہت ہی بڑا چوڑا ہو۔ تو اس وقت "وایٹ فیس" یعنی سفید چہرہ بولتے ہیں ÷

(۵) اپرلپ وائٹ یعنی بالائی لب سفید۔ اور اگر تھوڑا حصہ اس کا سفید ہو تو "پارٹلی وائٹ" بولتے ہیں ÷

(۶) لوئرلپ وائٹ یعنی زیرین لب سفید۔ اور اگر تھوڑا سفید ہو۔ تو پارٹلی وائٹ بولتے ہیں ÷

(۷) پول مارک یعنی گدی پر سفید نشان ÷

اطراف کے سفید نشانات

(۱) وائٹ فٹ یعنی جب پیر فٹلاک تک سفید ہو۔ اگر سم تمام یا کسی قدر سفید ہو تو اسے بھی ظاہر کیا جاتا ہے ÷

(۲) وائٹ کارونٹ۔ جب کارونٹ سفید ہو۔ اور اگر تھوڑی سفید ہو تو پارٹلی وائٹ بولتے ہیں ÷

(۳) وائٹ ہیلز یعنی جو ہیل سفید ہو۔ اسے بھی ظاہر کیا جاتا ہے ÷

(۴) ساک یا ہاف سٹاکنگ۔ جبکہ فقط پاسرن تک پیر سفید ہو ÷

(۵) سٹاکنگ۔ جب پنڈلیوں تک پیر سفید ہوں۔ اور اگر بلیز اور چاروں اطراف سفید ہوں تو ایسے گھوڑے کو پانچ کلیان بولتے ہوں ÷

باقی جسم کے سفید نشانات

(۱) وائٹ بیلی۔ جب کہ پیٹ سفید ہو ÷

(۲) سیڈل مارکس۔ جب کہ سفید نشانات پیٹھ کی اس جگہ پر ہوں جہاں زین لگائی جاتی ہے ÷

(۳) گرتھ مارکس۔ تنگ بانفرا کی لگانے کے سفید نشان جو چھاتی کے نیچے اور جانبین پر ہوا کرتے ہیں ÷

(۴) کالر مارکس۔ جو حلقہ لگانے کے سبب چھاتی اور شانوں کے سامنے سفید نشان ہو جاتے ہیں ÷

(۵) ٹریس مارکس۔ یعنی رسّے کے نشانات جو ہاک جائنٹ کے اوپر اور گامچی پر دیکھے جاتے ہیں ÷

علاوہ بریں اگر کسی پُرانے گھاؤ یا زخم کے التیام اور کھرنڈ کا نشان باقی ہو۔ یا گھوڑے کو کسی جگہ پر داغ دیا گیا ہو۔ تو یہ نشانات بھی لکھ دینے چاہئیں۔ اور اُن میں سے اکثر یہ بھی ہوتے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) ایرانی گھوڑوں کے نتھنوں کے بیرونی جانب کا داغ یا نشان ٭

(۲) گدھوں کی فالس ناسٹرل کا شگاف ٭

(۳) بیرونی کان میں شگاف یا سوراخ کا موجود ہونا ٭

(۴) کسی سٹڈ کا نمبر یا خرید یا رجمنٹ یا توپ خانہ وغیرہ سے خارج کرنے کا نشان بھی بغور دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ جو گھوڑے معیوب یا مریض خیال کرکے فوجی خدمات سے خارج کئے جاتے ہیں تو اُن کے پٹھے یا پیٹھ پر آر R کے حرف کا داغ دیا جاتا ہے ٭

(۵) ایرانی گھوڑوں کے کوارٹر پر کبھی فارسی یا عربی حروف میں بھی داغ دئے جاتے ہیں ٭

(۶) عربی و ایرانی دونو نسل کے گھوڑوں کی پچھلی ٹانگوں کے اندرونی یا سفینا پر چھوٹے چھوٹے آڑے نشان ہوتے ہیں جن کو شرعی داغ بولتے ہیں۔ ہمارے ملک کے تازیدار۔ زمیندار اور گھوڑوں کی نسل کشی کرنے والے لوگ یہ شرعی لکیریں جیسے کھونچ کے اوپر آڑی شکل میں لگاتے ہیں۔ دیسی گھٹنوں سے اوپر اگلی ٹانگ کے اندر کی طرف بھی آڑی لکیریں دیتے ہیں۔ فی ٹانگ پر یہ لکیریں تعداد میں تین ۳ ہوتی ہیں ٭

(۷) علاج کے داغوں کے نشان اور گھٹنے کے نشان کو بھی بغور دیکھنا چاہئے ٭

(۸) گھوڑے کی چاروں گامچیوں پر رسا یا زنجیر یا مجمہ کا نشان بھی ضرور

دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ لوگ اس خوف سے کہ گھوڑا چوری نہ ہوجاے اسکے اگلے دو تو پیروں کو ایک زنجیر یا سنگل کے ذریعہ باہم باندھ دیتے ہیں۔ زنجیر کی ایک طرف قفل لگا دیا جاتا ہے۔ جو چابی کے سوا نہیں کھُل سکتا۔ عربی و ایرانی گھوڑوں ہیں یہ نشان اُن کی کھوچ سے اوپر ہوتے ہیں ۔

(۹) سیڈل مارکس یعنی زین کے نشان عموماً بوڑھے یا دُبلے گھوڑوں میں دیکھے جاتے ہیں جو کبھی رگڑ یا زخم کے درجہ پر پہنچے ہوئے اور کبھی فقط بال سفید ہوتے ہیں۔ اور اسی قسم کے نشان چھاتی کے سامنے بہ سبب حلقہ کی رگڑ کے۔ دُم کی جڑ کے دونو جانب بہ سبب دُمچی لگنے کے اور چھاتی کے نیچے یا جانبین پر بہ سبب تنگ یا فراکی لگنے کے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ علاوہ بریں نشانات ذیل بھی ملاحظہ کرنے چاہیئے ۔

(ل) لسٹ یعنی پیٹھ کے درمیان کی گہرے رنگ کی دھاری یا لکیر جو خاصکر کاٹھیاواڑ کی نسل کے گھوڑوں میں دیکھی جاتی ہے اور گدھوں و خچروں میں تو ہمیشہ موجود رہتی ہے ۔

(ب) زبرا مارکس یعنی گورخر کے مشابہ خال یا نشان۔ یہ خاصکر کھوچ یا گھٹنے کی بیرونی طرف ٹانگوں پر دیکھے جاتے ہیں۔ ہلکے سرنگ کمیت اور ڈن گھوڑوں میں یہ نشان اکثر پائے جاتے ہیں ۔

(ج) اور گہرے قسم کی دھاریاں یا ضرب۔ چوٹ کے نمایاں نشانات اور نیز ایسے عارضی نشانات بھی جیسے سُم پر روغنی کے ذریعہ حروف کندہ کئے جاتے ہیں۔ ذکر کردینے چاہیئے۔ یاد رکھو کہ سُم کے حروف زیادہ سے زیادہ آٹھ ماہ تک قائم رہ سکتے ہیں ۔

باب ۵

گھوڑوں کی مختلف نسلیں

انگریزی اصطلاح میں نسل کو بریڈ کہتے ہیں - اور گھوڑے باعتبار نسل کے بہت قسم رکھتے ہیں ؂

قریب قریب ہر ایک ملک اور دیس کے گھوڑوں کی نسلیں ایک دوسرے سے متفاوت ہوتی ہیں - اور شکل و شباہت کی خصوصیت اور تفاوت سے پہچانی جاتی ہیں اپنے ملک کی دیسی نسل کو کنٹری بریڈ کہا جاتا ہے - اور جو گھوڑے ایک ملک سے دوسرے ملک میں لیجائے جائیں - انہیں امپورٹیڈ ہارس کہتے ہیں ؂

اچھی نسل کا گھوڑا پیدا کرنے کے واسطے عمدہ اور صحیح البدن گھوڑی اور گھوڑے منتخب کرکے باہم جفت کرایا جاتا ہے - چنانچہ اسی غرض سے محکمہ سول وبٹرنیری ڈیپارٹمنٹ کے افسر اضلاع میں دورہ کرکے ہر ایک جگہ زمینداروں اور تازیداروں کی گھوڑیوں کا ملاحظہ کرکے جو اُن میں سے عمدہ تندرست اور پشتینی امراض سے بری ہوتی ہیں - اور ان سے اچھی نسل کے گھوڑوں کی پیدائش کی توقع ہوتی ہے منتخب کرکے اُن کی پیٹھ یا بائیں شانہ پر اس غرض سے اپنا خاص مجوزہ داغ لگا دیتے ہیں - کہ اِن گھوڑیوں کے مالک جس سرکاری سانڈ سے چاہیں - اپنی یہ گھوڑی ملا سکتے ہیں اور اسی غرض سے سرکار نے ہر ایک ضلع تحصیل اور قصبات میں عمدہ نسل کے تندرست سانڈ مہیا کر دئیے ہیں - کہ گھوڑوں کی نسل کشی کرنے والے انہیں سانڈوں سے اپنی

گھوڑیاں ملاویں۔ اور معیوب و ردّی نسل کے سانڈ گھوڑوں سے نسل کشی نہ کرائیں +

پس یاد رکھو۔ کہ گھوڑے کی عمدہ نسل پیدا کرنے کے لئے منتخب شدہ بے عیب سانڈ اور بے عیب گھوڑیاں رکھنی چاہئیں۔ عمدہ اور اصلی نسل کی تمثیل عربی۔ انگریزی ایرانی ترکمان وغیرہ۔ اور امریکن ٹراٹر یعنی امریکہ کے ڈُلکی چلنے والے گھوڑوں سے لیجا سکتی ہے۔ لیکن تاہم موجودہ زمانہ میں اکثر عمدہ اور دیگر قسم کی نسلیں قریب قریب ہر ایک مُلک میں مل جُل گئی ہیں۔ اور غیر ملک سے چیدہ سانڈ لاکر دیسی گھوڑیوں سے ملائے جاتے ہیں۔ اور بعض مقامات پر خصوصًا ہمارے ملک میں ایسی مرکب نسلیں گھوڑوں کی پیدا ہوگئی ہیں کہ جن کا پہچاننا اور اُن کی نسل کی نسبت قطعی رائے ظاہر کرنا دشوار ہوگیا ہے گھوڑوں کی مختلف نسلوں کا بیان اور اُن کی شناخت ایک بڑا طویل مضمون ہے۔ جس کو مفصل طور پر اس موقع پر بیان نہیں کرسکتے تاہم جو گھوڑے اس ملک میں ملتے ہیں۔ ان میں جو چند خصوصیتیں اور عادتیں دیکھی جاتی ہیں بیان کرونگا +

کنٹری بریڈ یعنی دیسی نسل کے گھوڑے ۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ دیسی ٹٹو بھی بعض حصّوں میں با فراط پائے جاتے ہیں۔ جو بہت مضبوط اور سختی جھیلنے کی تعجب خیز عادت رکھتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ جہاں دوسرے گھوڑے فاقہ اور مشقت سے مرجائیں۔ یہ بھُوک کی برداشت کرکے زندہ رہتے ہیں +

ترٹٹو گو تربیت پذیر مگر کسی قدر بدلگام اور بدمزاج ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ مختلف لیکن زیادہ کمیت یا سرنگ ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں سبزے۔ چینے اور ابلق وغیرہ شمالی ہندوستان۔ پنجاب۔ اور بڑی بڑی ریاستوں مثلًا حیدرآباد۔ میسور۔ کاٹھیاواڑ وغیرہ میں بڑے بڑے گھوڑے دیکھے جاتے ہیں۔ جو سخت محنت کی برداشت رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی شکل۔ مزاج۔ تناسب اعضا میں جو غالبًا مالکوں کی غفلت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

عموماً نقص پائے جاتے ہیں۔ اگلے زمانہ میں مسلمان۔ راجپوت۔ اور مرہٹے۔ علی العموم اپنے ہی شوق سے رفتار زمانہ کے مطابق گھوڑوں کی بہت خبرداری اور احتیاط سے نسل کشی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جنگ و جدل کے موقع پر ہمیشہ لاکھوں گھوڑے اسی ملک سے مہیا ہو جایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے زمینداروں۔ رئیسوں اور جاگیرداروں کو بھی گھوڑوں کے پالنے پوسنے کا پشتی شوق تھا۔ لیکن انقلاب زمانہ سے یہ لوگ اس مفید کام کو عموماً چھوڑ بیٹھے۔ لہذا گورنمنٹ انگریزی نے اپنی عملداری کے آغاز ہی سے اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے یعنی فوجی رسالوں اور توپ خانوں کے لئے گھوڑے مہیا کرنے کی غرض سے ہندوستان کے مختلف صوبجات میں گھوڑوں کی نسل کشی شروع کردی۔ اور دیسی رؤسا و جاگیرداروں کو بھی اس بارہ میں گورنمنٹ کی طرف سے ترغیب و تحریص ہوئی۔ رفتہ رفتہ گھوڑوں کی نسل کشی کا انتظام باقاعدہ کرکے اس کا ایک الگ محکمہ قائم کیا گیا جس کا افسر اعلےٰ **کرنیل ہئیلن صاحب بہادر** سی۔ آئی۔ ای۔ جنرل سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ اور ان کے ماتحت ملک کے ہر ایک صوبہ میں ایک یورپین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

کرنیل صاحب بہادر ممدوح نے جنہیں ہندوستانیوں کی بریڈنگ کا باپ یا بانی کہنا بجا ہے۔ بڑے بڑے سرکاری بچہ کش گھوڑیوں کے گلوں کو موقوف کرکے ملک عرب ایران۔ اور ولایت سے مختلف نسلوں کے سانڈ سرکاری خرید کرلے آئے۔ اور ان سانڈوں کو ملک کے ہر ایک صوبہ و ریاست میں اضلاع اور تحصیلوں اور دیگر بڑے بڑے قصبات میں تقسیم کیا گیا۔ تاکہ زمیندار اور دیگر لوگ جو گھوڑوں کی نسل کشی کرتے ہیں ان سانڈوں سے اپنی بچہ کش گھوڑیاں بغیر ادا کرنے فیس کے ملایا کریں۔ اس انتظام سے بلاشک ہندوستان کے گھوڑوں کی نسل کشی میں واقعی بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔

سٹڈ بریڈ۔ گھوڑے آج کل معدوم ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن جو معدودے چند

اس نسل کے گھوڑے دیکھے جاتے ہیں۔ ان کی عمدگی مثال کے طور پر پیش کیجا سکتی ہے سنڈ کے گھوڑے عمدہ۔ دیسی نسل گھوڑیوں اور بے عیب چیدہ سانڈوں کی پیداوار ہوتے ہیں۔ دیسی نسل کے گھوڑوں میں جو نقص ہؤا کرتے ہیں۔ اکثر سرکاری سانڈوں سے نسل کشی کرانے پر رفع ہو جاتے ہیں۔ اس خیال سے کہ دیسی گھوڑوں میں اطراف عمدہ اور مضبوط ہوں۔ اور تناسب اندام بھی موزوں ہو۔ دیسی اور عربی نسل کو ملایا جاتا ہے۔ اور دیسی نسل کے گھوڑوں کی ہڈیوں کو مضبوطی دینے کی غرض سے انگریزی سانڈ گھوڑے منگائے جاتے ہیں +

نارفاک ٹراٹر سانڈ خاصکر اسی غرض کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ نارفاک ٹراٹر گھوڑا دلکی تیز چلتا ہے۔ چنانچہ تھوڑے فاصلہ پر ۱۴ سے ۱۷ میل فی گھنٹہ رفتار کے حساب سے مسافت طے کر سکتا ہے۔ لیکن بعض لمبے سفروں میں بسبب بوجھل ہونے کے سخت سڑکوں پر تیز قدم چلنا اس کے لئے ناممکن ہوتا ہے۔ ان کا قد عموماً ۱۵ - ۲ سے زیادہ اونچا نہیں ہوتا۔ ہندوستان کے اکثر حصوں میں خصوصاً پنجابی گھوڑوں کی نسل پر نارفاک ٹراٹر گھوڑوں کا بلاشک مفید اثر پڑا ہے۔ عموماً ممالک ذیل سے مختلف مطالب کے لئے گھوڑے خرید کر اس ملک میں لائے جاتے ہیں +

۱۔ یورپ سے نارفاک ٹراٹر انگریزی۔ تھارو بریڈ اور ہنگیرین یعنی ملک ہنگری کی نسل وغیرہ +

۲۔ براعظم ایشیا سے۔ عرب۔ ایرانی۔ کابلی۔ بلوچی۔ ترکمان۔ یارقندی۔ تبتی۔ قندھاری۔ ہراتی اور برمی وغیرہ +

۳۔ انگریزی نوآبادیوں سے۔ آسٹریلین یا ویلر اور نیوزی لینڈ نسل کے

۴ - امریکہ - جنوبی امریکہ کے گھوڑے ؛

۵ - افریقہ - مصری اور کیپ کالونی کے گھوڑے ؛

ان میں سے چند نسلوں کی کچھ تفصیل کی جاتی ہے :-

تھارو برِیڈ سے وہ گھوڑا مراد ہے جس کا شجرۂ نسب انگریزی سانڈ اور ماں کی طرف سے کئی پشتوں تک خالص انگریزی نسل میں چلا جائے - اور یا عرب یا پرشین نسل سے جو انگریزی اسٹڈ بک میں درج ہو ملے ؛

انگلش تھارو برِیڈ کی نسل عرب اور انگریزی نسلوں کے با احتیاط باہم ملانے سے پیدا ہوئی ہے - اور یہ امر واقع ہے کہ ولایتی تھارو برِیڈ گھوڑا دیگر نسل کے گھوڑوں سے افضل ہے - جو عمدہ اور محتاط نسل کشی کا نتیجہ ہے - اس میں مُلک کی آب و ہوا کا بھی بہت اثر ہوتا ہے - اور اسی باعث سے ولایتی نسل کا گھوڑ دوڑی گھوڑا دنیا کے جس کسی حصّہ میں پہنچتا ہے - وہیں تعریف کے ساتھ گھوڑ دوڑ جیتتا ہے - اس کا قد تخمیناً ۱۵ سے ½ ۱۶ مُٹھی ہوتا ہے - اور اس کے خاص وصف یہ ہیں - سر ہلکا گردن لمبی اور ہلکی - پیشانی چوڑی اور محدّب - تھوتھنی چھوٹی اور خوبصورت - کان عمدہ اور نوکیلے موزوں - کرسٹ یعنی گردن کا بالائی کنارہ پتلا - جسم کا ڈھانچہ لمبائی میں موزوں پیٹھ مضبوط گوشت دار - اور کولہے کشادہ اور عمیق - چھاتی خوب کشادہ - اگلی طرف چھاتی کے جانبین پر مناسبت سے لگے ہوئے - لیکن شانہ کے بالائی سروں کے درمیان بہت موٹے نہیں ہوتے - بازو لمبے اور مضبوط - کہنی سیدھی اور چھاتی میں دبی ہوئی نہیں ہوتی - پیش بازو بھی مضبوط اور عضلاتی - گھٹنے بھی کشادہ اور مضبوط ہڈیوں کے اُبھار پیچھے کی طرف خوب نمایاں - ٹانگیں چپٹی اور لمبی - اور پاسٹرن یعنی گامچیاں کسی قدر ڈھلوان اور سُم درست ہوتے ہیں - پچھلی طرف کی ہڈیاں لمبی اور کھونچ مضبوط ہوتی ہے - اور آزادی سے لمبے سبد دا کرتے اور خم دیسکتے ہیں

کمر۔ موٹے عضلات کے سبب چوڑی اور مدھوا اونچا اور پیچھے دُور تک چلا گیا ہے۔ دُم و آیال کے بال ریشم کے موافق دکھلائی دیتے ہیں اور سیدھے ہوتے ہیں۔ چمڑا ملائم اور ہموار مثل مخمل کے ہوتا ہے۔ ایسے گھوڑے کی ہڈیاں اور عضلات بہت مضبوط ہوتے ہیں +

عرب ۔ عربی نسل کا گھوڑا حسب قاعدہ ۱۴ ½ مٹھی سے اونچا نہیں ہوتا۔ اسکی شکل وشباہت دیکھنے میں خوبصورت اور تازیداروں کے لئے نہایت دلفریب ہوتی ہے۔ عربی نسل بھی چند قسم رکھتی ہے۔ لیکن عام شکل وشباہت قریب قریب یکساں ہوتی ہے۔ اگرچہ گھوڑدوڑ کے لئے یہ گھوڑے کارآمد نہیں۔ تاہم زین سواری۔ گاڑی اور فوج رسالے کے کام کے لئے نہایت عمدہ اور سب قسم کے گھوڑوں پر فائق ہیں +

صحرائے عرب کے گھوڑونکا عمدہ نمونہ یہ ہے کہ سر خوبصورت اور پُرشعور۔ پیشانی کشادہ بڑی اور حلیم آنکھ۔ چہرہ کا خط سیدھا یا قدرے مجوف۔ چوڑے نتھنے خوبصورت تھوتھنی۔ موزوں اور خوبصورت کان اور جبڑے چوڑے ہوتے ہیں اس کی گردن سر سے کمال خوبصورتی کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور عمدہ کرسٹ یعنی بالائی کنارہ رکھتی ہے۔ گردن لمبی اور بہادرانہ انداز سے کسی قدر خمیدہ ہوتی ہے شولڈرز یعنی شانے اچھی طرح ڈھلوان ہوتے ہیں۔ پیش بازو خوبصورت اور تیار۔ اطراف مضبوط مدھو موٹا اور چھوٹا۔ کمر چپٹی چوڑی اور مضبوط ہوتی ہے۔ دھڑ کی گولائی پچھلی پسلیوں کی لمبائی۔ گردن کی خوبصورتی اور کروپ کی ہمواری اور خوبصورت چال ڈھال اور جس خوبصورتی اور خصوصیت سے دم کی جڑ بلند ہو کر شروع ہوئی ہے فی الحقیقت ان باتوں میں کوئی گھوڑا بھی عربی گھوڑے کی برابری نہیں کرسکتا۔ انکا کروپ مدھو کی نسبت اکثر اونچا ہوتا ہے۔ اس کی کھونچ اور گیسکن یعنی چھوٹی ران

انگریزی نھار و بریڈ اور دیگر گھوڑوں کی طرح عمدہ نہیں ہوتے۔ چونکہ اس کے اگلے اطراف اور کمر کے عضلات بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے قد کے مطابق بہت بوجھ لیجا سکتا ہے۔ عربی گھوڑے کی خوبصورتی اور بڑے ڈھانچہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کے دم لینے کی قوت بہت اچھی ہے۔ بدن مضبوط اور عمدہ کام کرنے والا ہے کسی نسل کے گھوڑے کا بدن عربی گھوڑے کے بدن کی مضبوطی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ ہی کوئی گھوڑا موسمی تغیر و تبدل یا برسات و گرما کی اس قدر برداشت رکھتا ہے جس قدر عربی +

زیریں جبڑے کے گوشوں کی باریکی اصل صحرائی نسل کے عربی گھوڑے کی یقینی علامت ہے۔ عربوں اور ان کے گھوڑوں سے محبت کے متعلق بہت عمدہ دلچسپ داستان بیان کئے جاتے ہیں۔ جب گھوڑی بچہ دیتی ہے۔ تو مالک اسے اپنے ہاتھ پر لیتا ہے اور زمین پر گرنے نہیں دیتا۔ پھیرا گھر میں بچوں کے ساتھ کھیلتا پھرتا ہے۔ اور اپنے مالک کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی گھوڑے اصیل اور وحشیانہ بدعادات سے بری ہوتے ہیں۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ عربی گھوڑا آدمیوں میں پرورش پانے اور اپنے حواس اور اعضا کے آزادانہ استعمال کرنے کی وجہ سے انگلستان کے بند اصطبلوں کے گھوڑوں کی نسبت زیادہ حلیم اور زیادہ باشعور ہوتا ہے۔ کوئی عربی تازیدار اپنے گھوڑے کو گردن یا سر سے نہیں باندھتا۔ بلکہ پچھلی ایک گامچی پر ایک قفل دار آہنی حلقہ لگا دیتے ہیں۔ جس کے ساتھ دو تین فٹ لمبا زنجیر ہوتا ہے۔ اور زنجیر کے ساتھ ایک لمبا رسا باندھ دیتے ہیں۔ جو لوہے کی میخ کو زمین میں گاڑ کر اس سے اٹکا دیا جاتا ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ عربی گھوڑے دیگر نسلوں کے گھوڑوں کی نسبت بہت کم شریر اور کم اڑیل ہوتے ہیں۔ اور عموماً کچھ بدمعاشی نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو آختہ کرنے

کی کبھی شاذ و نادر ضرورت پڑتی ہے۔ بلکہ اگر عربی گھوڑے کو آختہ کر دیا جائے تو
اُس کی قیمت میں فرق آجاتا ہے ٭

پرشین یعنی ایرانی نسل کے گھوڑے بھی تشکیل مضبوط اور خوبصورت ہوتے
ہیں۔ ان کا قد چوڈہ[۱] سے پندرہ دو[۲-۱۵] تک ہوتا ہے۔ جوڑ اور اطراف مضبوط۔
کوائٹرز خوب نمایاں عضلات اور نسیں مضبوط۔ لیکن کان کسی قدر لمبے اور ڈھیلے
ہوتے ہیں۔ اور سم بھی باعتبار باقی جسم کے کم مضبوط ہوتا ہے۔ ایرانی گھوڑا غالباً
عربی نسل کے دوسرے درجہ پر ہے۔ تیزی اور پھرتی میں تو اُس کے برابر ہے۔
لیکن تکان اور دور و دراز سفر کی برداشت کے اوصاف عربی جیسے نہیں رکھتا۔
ہمیشہ سے اس نسل کی قدر ہوتی چلی آتی ہے۔ اور زمانہ قدیم میں جب ایرانی رسالہ دنیا
بھر میں عمدہ تھا۔ تو بادشاہوں کے لئے یہ بطور نہایت قیمتی اور نایاب تحفہ کے دیا
جاتا تھا۔ مگر گذشتہ چند سالوں سے علے العموم ایرانی گھوڑوں کی نسل رُوبہ تنزل ہے
گو ملک کے بعض حصوں میں نسل کشی اسپاں کی طرف بہت کچھ توجہ دیگئی ہے۔ اور وہاں
کے رُوسا و شرفا کے پاس خاص دیسی نسلیں موجود ہیں۔ یہ لوگ بچپن ہی کی حالت میں
گھوڑے کے اوپر داغ لگا دیتے ہیں۔ جس سے پہچانا جاتا ہے۔ کہ یہ گھوڑا خاص عمدہ
نسل کا ہے۔ رسالے۔ توپ خانہ اور معمولی سواری کے لئے یہ گھوڑے عمدہ محنت کش
ہوتے ہیں۔ اور معمولی قسم کے عربی گھوڑوں کی نسبت زیادہ طاقتور ہیں۔ ان کی بناوٹ
کسی قدر بھدی۔ اور آنکھیں عربی کی طرح اُبھری ہوئی اور خوبصورت نہیں ہوتیں۔
گردن بھاری۔ کرسٹ کا بالائی کنارہ خوب نمایاں۔ ٹانگیں چھوٹی اور مضبوط اور پٹھے
پر عموماً فارسی حروف کے داغ ہوتے ہیں ٭

ویلر۔ اس نسل کے گھوڑے مُلک آسٹریلیا سے آتے ہیں۔ ان کا قد بڑا جسم موٹا
اور مضبوط ہوتے ہیں۔ نہایت عمدہ نسل کے انگریزی سانڈ ولایت سے مُلک آسٹریلیا

بھیجے گئے۔ اور ان سے نسل کشی کرا کر ویلر گھوڑے حاصل کئے گئے ہیں۔ اس نسل کے گھوڑوں کے قدآور ہونے میں طریق پرورش وبچہ کشی اور ملک کی آب وہوا کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اور گذشتہ چند سالوں سے عمدہ قسم کے قدآور عربی گھوڑے بھی اسٹریلیا میں ترقئے نسل کی غرض سے لائے گئے ہیں ✤

ویلر گھوڑوں کی تجارت ہندوستان میں بمقام بمبئی اور کلکتہ بہت ہوتی ہے اور سرکار انگریزی فوج رسالہ اور توپ خانہ وغیرہ جنگی اغراض کے لئے انہیں بہت خرید کرتی ہے ✤

جب یہ گھوڑے ہندوستان میں آتے ہیں۔ تو ایک سال تک اس ملک کا موسمی تغیر اور گرمی وسردی کی شدت کی برداشت اچھی طرح نہیں کرسکتے۔ اس لئے بالکل ٹھنڈے وقت ان سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن جب ایک دفعہ یہاں کی آب ہوا کے عادی ہوجاویں۔ تو سب قسم کی مشقت کی برداشت ظاہر کرتے ہیں ✤

زین سواری میں ویلر گھوڑا خاص خاص عمدہ باتیں رکھتا ہے۔ مثلاً ان کے شولڈر یا شانے نہایت عمدہ اور چوڑے۔ گردن سُبک۔ اطراف خوبصورت اور سم مضبوط ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کا ڈھانچہ کمر اور کردپ عموماً ایسا اچھا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ تھارو بریڈ یا عرب گھوڑوں کا ہوتا ہے۔ تاہم وزن اُٹھا کر محنت کی خاص برداشت رکھتے ہیں۔ ان کے اگلے اطراف ہلکے اور شولڈر نہایت عمدہ ہونے کے سبب یہ خوب کُودنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں ایک شرارت بھی ہوتی ہے جسے **بک جمپ** یا ہرن چھلانگ کہتے ہیں ✤

اس نسل کے گھوڑے عرب کی طرح حلیم المزاج نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی وحشیانہ سلوک کی برداشت کرتے ہیں ✤

ویلر گھوڑے کے شولڈر۔ گردن۔ پٹھا یا زین کے نیچے نسل یا گلّہ کا داغ ہوتا

ہوا کرتا ہے۔ اور یہ ہمیشہ آختہ کر دئیے جاتے ہیں۔ تاکہ خاص خاص سانڈوں کے سوا کسی اور نر گھوڑے سے نسل کشی نہ کرائی جاوے۔ ڈیلر گھوڑے کا پٹھا ڈھلوان سر بھاری اور دم نیچے ہوتی ہے۔ جلد اور بال موٹے۔ گھٹنے۔ مدھوا دبچے۔ سم بڑے اور کشادہ ہوتے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ اس نسل کا گھوڑا عربی کی طرح پرشعور نہیں ہوتا ❖

ترکمان۔ اس نسل کے گھوڑے جو ملک ترکستان سے آتے ہیں عرب یا ایرانی نسل کی نسبت بڑے ہوتے ہیں۔ ان کا قد ۱۵ سے ۱۶ مٹھی تک اونچا لیکن شکل بہت خوبصورت نہیں رکھتے۔ چنانچہ ٹانگیں لمبی۔ سر بڑا اور بھدا اور اکثر میش گردن ہوتے ہیں۔ مگر ان میں ایسے عمدہ اوصاف ہوتے ہیں کہ ان کی اپنے ہی وطن میں بڑی قیمت ہوتی ہے ❖

زمانۂ قدیم سے وہ اپنی حیرت انگیز قوت و برداشت محنت کے باعث مشہور ہیں۔ مگر وہ ظاہرا خوبصورتی جو عمدہ نسلوں کی پہچان ہے۔ اس میں نہیں پائی جاتی۔ ترکمان گھوڑا عرب کی طرح حلیم مزاج اور نرم ہوتا ہے۔ اور بہادری و چالاکی میں بھی عرب کے برابر ہوتا ہے۔ لیکن شکل و شباہت میں انگریزی تھارو برڈ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ ان کے کان عجیب چھوٹے۔ نکیلے اور اندر کی طرف لوٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کانوں کی یہ خصوصیت بہت سے پنجابی نسل کے گھوڑوں میں بھی دیکھی جاتی ہے ❖

کاٹھیاواڑ۔ اس نسل کے گھوڑے ملک کاٹھیاواڑ سے جو ہندوستان کے مغربی گھاٹ پر بمبئی کے شمال میں ایک صوبہ ہے۔ آتے ہیں۔ یہ صوبہ دیسی راجاؤں کے زیر حکومت ہے۔ جو گھوڑوں سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور عام لوگ بھی عمدہ سوار ہوتے ہیں۔ اس صوبے کے بعض راجاؤں نے اپنی ریاستوں میں سٹنڈ قائم کئے

ہیں۔ اور اپنے دیس کی ترقیٔ نسل اسپاں میں قابل تقلید کوشش کر رہے ہیں ٭

کاٹھیاواڑ کے گھوڑوں کا رنگ ڈن۔ کمیت اور ابلق ہوتا ہے۔ اور جسم پر مختلف نشان ہوتے ہیں۔ ان کا چہرہ لمبا اور بھدا۔ کان ایک دوسرے کے قریب اور سیدھے اور اُن کی نوکیں اندر کو مڑی ہوئیں۔ یہ محنت اور مشقت کے سخت عادی ہوتے ہیں ٭

جن گھوڑوں کا رنگ ڈن یا چمپئی ہو (جو اکثر ہوا کرتا ہے) ان کی پشت پر سیاہ لکیر اور اطراف و شانے وغیرہ پر زیبرا مارکس ہوا کرتے ہیں۔ ان کے کوارٹرز اور کروپ ڈھلواں۔ دم کی جڑ دبی ہوئی اور گھٹنوں کے نیچے ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں۔ یہ بڑے صبا رفتار گھوڑے ہوتے ہیں۔ اور گھوڑیاں بہت تیز رفتاری کے سبب بہت قیمت پاتے ہیں۔ لہذا اس ملک کے بروا تیہ ڈاکو۔ قزاق انہی گھوڑوں کے ذریعہ سے دور دراز اضلاع میں جاکر ڈاکہ مارتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن ایک ضلع میں غارت گری کرنے کے بعد دوسرے دن سینکڑوں میل فاصلہ طے کر کے اپنے تعاقب کرنے والوں سے نکلجاتے ہیں ٭

برما پونی۔ اس قسم کے یابوؤں کی خاصکر ریاستہائے شان کے پہاڑوں میں نسل کشی کی جاتی ہے۔ اسی واسطے ان کو پیگو پونی بھی کہتے ہیں۔ ان کا قد ۱۳۔ ۲ سے اوپر بہت کم ہوتا ہے۔ بہت بوجھ اُٹھاتا ہے۔ اچھا کودتا ہے۔ اور بڑا محنتی ہے۔ چھوٹے قدموں میں نہایت عمدہ دُلکی کرتا ہے۔ جو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اس کا سر چھوٹا۔ گردن موٹی۔ ایال بڑے۔ پٹھے گول اُبھرے ہوئے اور نیچے کو ڈھلوان۔ چھوٹے اور سیدھے سم۔ بال موٹے اور کھردرے اور عموماً آختہ ہوتا ہے ٭

بلوچی۔ اس نسل کے گھوڑے ملک بلوچستان سے آتے ہیں۔ یہ بہت تیز قدم

اور چالاک ۔ قد میں چھوٹے یا متوسط ۔ اطراف پتلے ۔ لمبی گردن اور کان پتلے اور کسی قدر اونچے رکھتے ہیں ۔ ناہموار زمین اور پہاڑی مُلک میں چلنے کے زیادہ قابل ہوتے ہیں ۔ تفریح طبع کی سواری کے لئے بلوچی اور وزیری نسل کے گھوڑے نہ فقط بلحاظ اپنی خوبصورتی اور تیز روی کے بلکہ بلحاظ کمی خرچ کے مفید اور موزوں ہوتے ہیں ⁜

وزیری نسل کے گھوڑے سرحد وزیرستان میں پیدا ہوتے ہیں ۔ اس قسم کے گھوڑے بھی متوسط قد اور خوبصورت شکل رکھتے ہیں ۔ خاصکر یادین بہت خوبصورت اور تیز رَو ہوتی ہے جسم صاف ۔ ڈھانچہ لمبا ۔ کان قدرے اونچے اور نکیلے ہوتے ہیں ⁜

یارقندی یابو کا دُم اور ایال بہت لمبے اور گھنے بال رکھتے ہیں ۔ یہ متوسط یا چھوٹے قد کے جسیم ٹٹو ہوتے ہیں ۔ ان کا جسم بہت مضبوط ۔ ہڈی سخت اور موٹی ۔ گردن فربہ ۔ چھاتی چوڑی ۔ اور اکثر راہ دار ہوتے ہیں ⁜

کاشمیری ۔ تبتی ۔ لداخی ٹٹو بھی مضبوط اور بہت محنتی ہوتے ہیں ۔ اِن کا قد چھوٹا ۔ گردن موٹی اور پچھلے اطراف کسی قدر خمدار ہوتے ہیں ۔ ہمارے مُلک میں ان کو پہاڑی گوٹ کہتے ہیں ⁜

پنجابی گھوڑے ۔ پنجاب کے ہر ایک دوآبہ و اضلاع کے گھوڑوں کی شکل و شباہت میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے ۔ مگر عموماً ان کی نلیاں لمبی پتلی اور چھاتی تنگ ہوتی ہے ۔ ضلع جھنگ ۔ شاہ پور ۔ گجرات کے گھوڑے خوبصورت ہوتے ہیں ۔ اِن کی گردن لمبی محراب دار ۔ کان نوکیلے اور اونچے ۔ اور چھاتی و پٹھے چوڑے ہوتے ہیں ۔ زین سواری میں ان کی چال ڈھال اور انداز قابل دید ہوتا ہے ضلع راولپنڈی اور علاقہ دھنّی کے گھوڑے چالاک اور تیز قدم ہوتے ہیں ۔ ڈیرہ غازیخاں ۔ ڈیرہ جات مظفر گڑھ اور علاقہ سنگھڑ کے گھوڑے گو دیکھنے میں بہت خوبصورت نہ ہوں ۔ مگر عرصہ تک

نہایت عمدہ مشقت دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض گھوڑے بلوچی نسل کی شمولیت سے انہیں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ آج کل خالص پنجابی نسل کی نازک اونچی خوبصورت گھوڑیاں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں ۔

جنس

نر گھوڑے کو ہارس یا اناٹرا اور جس سے سانڈ کا کام لیا جائے اُسے سٹیلیئن یا سائر بولتے ہیں۔ آختہ گھوڑے کو گلڈنگ۔ اور ایک خصیہ والے گھوڑے کو رِگ بولتے ہیں چار سال کے اندر بچھیرے کو کولٹ اور بچھیری کو فلی بولتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو خواہ بچھیرے ہوں یا بچھیریاں فوال کہتے ہیں۔ جب گھوڑی کو آختہ کر کے اسکے خصیۃ الرحم نکال دیئے جائیں تو اسے سپینگ کہتے ہیں۔ جو جانور نہ نر ہو نہ مادہ بلکہ خنثہ یا مخنث ہو اسے ہرما فروڈایٹ کہتے ہیں۔ جب گھوڑا یا گھوڑی بغرض نسل کشی خرید کئے جائیں تو ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ نر گھوڑے پھرتی۔ طاقت۔ محنت۔ دانتوں کی لمبائی سینہ کی کشادگی دُم اور ایال کی لمبائی۔ گردن۔ اطراف پیش۔ کمر اور کولہوں کی مضبوطی میں مادین سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر مادین کی بو سے ہنہنانا اور لڑنے کے وقت ایسا از خود باہر ہو جانا کہ سوار کے بھی اوسان خطا ہو جائیں۔ یہ اس کے بُرے وصف ہیں۔ اور فوجی خدمات کی ناقابل کر دیتے ہیں۔ مادین اگر متواتر گرم رہے جس سے وہ کبھی کبھی ہسٹرل مزاج ہو جاتی ہے۔ کمزور ہوتی ہے۔ آختہ گھوڑا نر اور مادین دونو کی نسبت کم پھرتیلا لیکن زیادہ تربیت پذیر اور خاموش ہوتا ہے۔ فوج کی صف بندی اور گاڑیوں میں عمدہ چلتا ہے اور شہوانی خواہشات سے آزاد اور کام کے لئے عمدہ وضع رکھتا ہے رِگ گھوڑا بالکل ردی ہوتا ہے اور گو اس میں کچھ قوت تناسل ہو یا نہ ہو۔ مگر شرارت ہمیشہ کرتا رہتا ہے ۔

باب ۶

ہائیٹ یا قد

گھوڑوں کا قد معلوم کرنا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ سرکاری مطالب یا گھوڑدوڑ یا پولو وغیرہ کے لئے گھوڑے خرید کرنے کے وقت اُن کے قد سے اُن کی طاقت کا تخمینہ اور اندازہ کیا جاتا ہے ؛

گھوڑے کے عضو کے سب سے اونچے مقام سے زمین تک کے میانہ فاصلہ کی جس قدر اونچائی ہوتی ہے۔ وہی اس کا قد ہے ؛

گھوڑا ناپنے کے لئے ایک خاص پیمانہ یا آلہ ہوتا ہے جس کو میئرنگ سٹینڈرڈ بولتے ہیں۔ اس آلہ کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ ایک چورس قریب چھ فٹ لمبی اور قریب ایک انچ موٹی چوبی چھڑی ہوتی ہے جس پر بارہ مُٹھی نیچے سے چھوڑ کر بارہ سے اٹھارہ تک ہائنڈ یا مُٹھی کے نشان کئے جاتے ہیں۔ فی ہائنڈ یا مُٹھی چار انچ کی ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ چار حصّوں پر منقسم ہوتی ہے۔ اور فی انچ کے پھر چار حصّے کئے جاتے ہیں۔ اس لمبی چھڑی کے اوپر ایک ڈیڑھ فٹ لمبی ایک انچ موٹی اور قریب ۲ انچ چوڑی لکڑی آڑے رُخ ایک متحرک جوڑا و رپیچ کے ذریعہ اس طرح پر جوڑ دی جاتی ہے۔ کہ جوڑ کے ڈھیلا کر دینے سے بلا تکلیف اور بغیر آواز کے گھوڑا ناپنے کے وقت اسے اوپر یا نیچے دوڑایا جا سکے۔ ایک مکمل پیمانہ گھوڑا ناپنے کا سات سے اٹھارہ ہاتھ تک درجے رکھتا ہے۔ لیکن تمام عملی مطالب کے لئے ایسا پیمانہ جس پر بارہ سے سترہ ہاتھ تک درجے بنے ہوئے ہوں

اچھا کام دے سکتا ہے۔ فی درجہ کو ۴ انچ میں اور فی انچ کو ۴ پاؤ انچ میں تقسیم کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ گھوڑے کے ناپنے میں اس کے قد کی ذرا سی کسر بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ فی ہانڈ یا مٹھی کے زیریں سرا پر اس کا نمبر دیا جاتا ہے۔ پس یہ نمبر اور مٹھی و انچوں کی لکیریں ایسی صاف اور نمایاں ہوں کہ ان کے دیکھنے و پڑھنے میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ اور آڑی لکڑی بھی ایسے عمدہ شکنجہ اور پیچ کے ذریعہ عمودی لکڑی سے لگائی جائے کہ تھوڑے سے اشارے سے اوپر نیچے حرکت کر سکے اور جس جگہ پیچ کو کس دیا جاوے۔ وُہیں ٹھہر سکے۔ اس آڑی لکڑی کے عین وسط میں اس کی ہمواری دنا ہمواری معلوم کرنے کے لئے ایک لیول بھی لگایا جاتا ہے۔ جب یہ لیول بگڑ جاوے اسے درست کر لینا چاہئے +

پُرانے پیمانہ کی عمودی لکڑی کا نچلا سرا اگر گھس جاوے تو اُسے بھی درست کرنا چاہئے۔ اس غرض سے لکڑی کے نچلے سرے پر لوہے یا پیتل کی شام بھی چڑھا دیا کرتے ہیں +

ریماؤنٹ کے آفیسر۔ گھوڑوں کے سوداگر اور سرجن کبھی ہاتھ کی چھڑیوں اور بکریوں میں بھی گھوڑے کا پیمانہ رکھتے ہیں۔ اور ایک تجربہ کار آدمی کے لئے گھوڑا ناپنے کا عمدہ اور آسان طریق یہ بھی ہے۔ کہ گھوڑے کے مدھو کے پاس سیدھا کھڑا ہو کر اندازہ کرے کہ یہ گھوڑا کس قدر اونچا ہوگا۔ پھر گھوڑے کو ناپ کرے اور اپنی چھاتی تک بھی اونچائی کا پیمانہ کر کے اطمینان کر لے کہ اس کا اندازہ قریب قریب ٹھیک ہے یا نہیں۔ چنانچہ رفتہ رفتہ کچھ تجربہ کے بعد اس قدر مشق ہو جاتی ہے۔ کہ گھوڑے کے مدھو کے پاس کھڑا ہو کر ایک ہی نظر دیکھنے سے اس کی بلندی کا پورا پورا اندازہ کر سکتے ہیں اور جن کو اس میں معقول تجربہ اور مشق ہو۔ ایک انچ کی غلطی بھی نہیں کرتے +

گھوڑے کو اس کے چھوٹے بڑے قد کے مطابق مختلف نام دیتے ہیں۔ مثلاً جو

گھوڑا ۱۳-۳ قد رکھتا ہو۔ اُسے پونی یا یابو کہتے ہیں۔ اور ۱۳-۲ سے ۱۴ تک کے گھوڑے کو تاب یا گیلوے بولتے ہیں۔ اور جو ۱۴ سے اوپر قد رکھتا ہو۔ اس کو ہارس کہا جاتا ہے ✤

گھوڑا ناپنے کے وقت اسے خوب ہموار زمین پر کھڑا کرنا چاہئیے۔ سٹینڈرڈ یا ناپ کی لکڑی کو بھی زمین پر گھوڑے کی بغل اور عضلات شانہ کے متوازی سیدھا رکھنا چاہئیے۔ اور اس کی سیدھ معلوم کرنے کے لئے اس کا لیول دیکھ لینا چاہئیے گھوڑے کے چاروں پیر برابر کرکے اس کی گردن اور سر کو نہ بہت اونچا اور نہ ہی زور سے نیچے کھینچنا چاہئیے۔ بلکہ برابر رکھنا چاہئیے ✤

اگر گھوڑے کے اطراف ناہموار۔ سر اونچا یا نیچا اور ناپ کی لکڑی ٹیڑھی رکھی جاوے تو گھوڑے کے ناپ میں بہت فرق آجاتا ہے ✤

نیز نعل لگانے۔ سم تراشی کرنے اور خصوصاً جب کہ نعل کے نیچے ربڑ یا چمڑے کا حلقہ بھی رکھا جائے۔ تو اس سے بھی کچھ تفاوت ہوجاتا ہے ✤

جو ٹٹو پولو کے لئے خرید کئے جاتے ہیں۔ ان کا قد آج کل ۱۳-۳ مقرر کیا گیا ہے۔ ریماؤنٹ یعنی فوجی رسالہ کے گھوڑوں کا قد کم از کم ۱۴-۲ ہونا چاہئیے۔ لیکن عرب کے قیمتی اور مضبوط گھوڑے جن کا قد عموماً چھوٹا ہوتا ہے۔ اگرچہ کم قد بھی رکھتے ہوں۔ بھرتی کر لئے جاتے ہیں۔ پولیس ریماؤنٹ کے لئے بھی یہی قد مقرر ہے۔ لیکن آج کل گھوڑوں کے نایاب ہونے کی وجہ سے چھوٹے قد کے گھوڑے بھی منظور کر لئے جاتے ہیں ✤

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض عمدہ نسلی گھوڑے گو قد اونچا نہیں رکھتے لیکن قوت و جسامت میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض نسلوں کے گھوڑے جیسے کہ تجربہ و مشاہدہ سے تم کو معلوم ہو جائیگا۔ گو جسم پتلا۔ دُبلا اور کمزور رکھتے ہیں۔

لیکن قد اونچا رکھتے ہیں۔ اس لئے گھوڑے کی جسامت اور قوت کا اندازہ فقط اس کے قد ہی سے نہیں ہو سکتا ✣

نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گھوڑا پانچ برس کی عمر تک قد میں بڑھتا اور ترقی کرتا رہتا ہے۔ لہذا جب تین یا چار سال کے گھوڑے کا ناپ لیا جائے۔ تو ہمیشہ کے لئے صحیح نہیں رہیگا۔ لہذا سارٹیفکیٹ میں اس بات کو ظاہر کر دینا ضروری ہے۔ پانچ برس کی عمر میں بھی اگر جانور سے کام تھوڑا لیا جاوے۔ اور پرورش کا نہایت عمدہ بندوبست ہو۔ یا آب وہوا کی تبدیلی مثلاً منطقہ معتدلہ سے گھوڑے کو منطقہ حارہ میں تبدیل کر دیا جائے۔ تو کسی قدر قد بڑھ جاتا ہے ✣

آخیر میں یہ بتلا دینا بھی ضروری ہے۔ کہ بعض دفعہ گھوڑے پیمانہ دیکھ کر بھڑک جاتے ہیں۔ اور ناپ نہیں لینے دیتے۔ اس وقت اس کا سائیس یا خدمتگار گھوڑے کے مُنہ کے پاس کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے گھوڑے کو پیار دلاسا دیکر اپنی طرف متوجہ کرے۔ لیکن پیمانے کی لکڑی یا گھوڑے کا سر کسی ایسے شخص کو نہ پکڑانا چاہیئے۔ جو گھوڑے کے ناپ سے کچھ غرض رکھتا ہے۔ اگر گھوڑا پیمانے کو اپنے قریب نہ آنے دے۔ تو اسے آرام سے گھوڑے کی ناک کے پاس لیجاؤ۔ تاکہ وہ اسے سونگھ کر سمجھ لے۔ کہ یہ کوئی نقصان دہ چیز نہیں ✣

ناپ لینے والا شخص اپنے دہنے ہاتھ میں پیمانہ کی لکڑی پکڑ کر گھوڑے کی بائیں جانب اس کے شولڈر کے پاس سیدھا کھڑا ہو۔ بائیں ہاتھ سے مدھو کے بالوں کو علیحدہ کرکے مدھو کو دباتا رہے۔ تاکہ گھوڑا پیمانہ کے دباؤ کا عادی ہو جائے۔ پھر پیمانہ کی لکڑی گھوڑے کے کندھے کے پاس سیدھی کرکے آرام سے زمین پر رکھے۔ اور آڑی لکڑی کا پیچ ڈھیلا کرکے اسے بہت اونچا کر دیا جائے۔ پھر پیمانہ کو درست کرکے آڑی لکڑی کا پیچ ڈھیلا کریں۔ اور اسے آہستہ آہستہ نیچے لے آویں حتٰے کہ مدھو پر آجاوے اور آسانی سے اس پر

آگے پیچھے حرکت کر سکے۔ اس وقت یہ باتیں دیکھنی چاہئیں۔ کہ گھوڑا سیدھا چاروں پیروں پر کھڑا ہو۔ پیمانہ سیدھا اور ہموار ہے۔ گھوڑے کا سر اصلی حالت پر ہے۔ تب آڑی لکڑی کا پیچ کس دینا چاہئے۔ اور ناپ کو ہٹا کر درجہ پڑھ لینا چاہئے گھوڑ دوڑی گھوڑوں کی پیمائش کے وقت خصوصاً بہت محتاط ہونا چاہئے۔ اور ہمیشہ اپنی صائب رائے کے مطابق بغیر کسی کی رو رعایت کے شاہدوں کے روبرو بہت احتیاط اور دور اندیشی سے ناپ لینا چاہئے۔ ایسے گھوڑوں کے ناپنے کے وقت ان دغابازیوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے ✤

۱۔ سم اس قدر تو نہیں کاٹا گیا۔ کہ اس کا جاندار حصہ تقریباً برہنہ ہونیوالا ہے ✤

۲۔ کوئی ایسی دوائی تو نہیں دی گئی (بھنگ۔ کلورل وغیرہ) جس سے گھوڑا سست اور مضمحل ہو کر کھڑا ہو ✤

۳۔ کبھی پیمائش سے پہلے گھوڑے کو سرپٹ دوڑا کر تھکایا جاتا ہے۔ یا کئی گھنٹوں تک ٹہلایا جاتا ہے۔ ان ساری تدبیروں سے اگر گھوڑوں کا ناپ کرنیوالا آدمی تجربہ کار۔ محتاط ہو۔ دغابازوں کو کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ✤

باب ۷

گھوڑے کی عمر اور اُس کی شناخت

گھوڑے کی عمر اوسطاً پچیس ۲۵ سے تیس سال تک ہے۔ لیکن چونکہ آزادی میں عمر بسر کرنے کا انہیں کم موقع ملتا ہے۔ اور اکثر ناقابل برداشت محنت و مشقت میں ماخوذ ہو کر طرح طرح کی بیماریوں میں مُبتلا ہوتے ہیں۔ اس لئے عموماً یہ طبعی عمر کو نہیں پُہنچ سکتے۔ اور پہلے ہی نذر اجل ہو جاتے ہیں +

گھوڑے کی قوت۔ وصف اور قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے اس کی عمر کا پہچاننا (خصوصاً گھوڑ دوڑ کی گھوڑوں میں) بہت ضروری ہوتا ہے +

عمر پہچاننے کا بہترین ذریعہ ان کے دانتوں کے علم سے مہیّا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی بہت سے علامات ہیں۔ جن سے جانور کی عمر کا موٹا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مثلاً دو نو کنپٹیوں کے جوف بوڑھے گھوڑوں میں خوب گہرے اور نمایاں ہوتے ہیں۔ پشت اکثر محراب دار اور سخت ہو جاتی ہے گھوڑا ٹوکے بل چلتا ہے۔ نچلے جبڑے کی ہڈی کے زیرین کنارے بہت پتلے پڑ جاتے ہیں۔ سبز کے گھوڑے پر گمسین یعنی سیاہ چتیاں پیدا ہو جاتی ہیں +

ایک سال کی عمر کے بچھیرے کو "یرلنگ" یعنی یکسالہ بولتے ہیں۔ اور دو سالہ گھوڑے میں سن بلوغت شروع ہوتا ہے اور قوت شہوانی شروع ہو جاتی ہے۔ پانچ سال

کی عمر میں گھوڑا جوان ہوتا ہے اس وقت اس کے منہ میں چالیس دانت حسب ذیل ہوتے ہیں :-

فی جبڑہ چھ[6] انسائزرس یعنی کاٹنے والے دانت کل بارہ[12] - اور فی جبڑہ دونو طرف بارہ[12] مولرز یعنی ڈاڑھیں کل چوبیس[24] - اور دو[2] ٹشز بانیش نچلے جبڑے میں اور دو[2] بالائی جبڑے میں - میزان کل چالیس[40] *

یاد رکھو کہ گھوڑی میں نیش نہیں ہوتے - لہذا کل چھتیس دانت ہوتے ہیں *

جب گھوڑا ۸ سال کا ہو - تو اُسے معمر یا ایجڈ کہتے ہیں - اور پندرہ سال کی عمر میں گھوڑا پکا ہو کر اس کا بڑھاپا ظاہر ہوتا ہے - لیکن گھوڑے کی نسل کا اختلاف - ملک کی آب و ہوا اور محنت یا کام کی مقدار یا سختی و نرمی اور طریق پرورش گھوڑے کی عمر پر بہت اثر کرتے ہیں - چنانچہ تھارو بریڈ گھوڑے خراب نسل کے گھوڑوں کی نسبت جلد پکے ہو جاتے ہیں - اور عربی - ایرانی - اور ترکمان نسل کے گھوڑے تو بہت عرصہ کے بعد پکے ہوتے ہیں *

یاد رکھو کہ جتنی مدت کے بعد گھوڑا پکا ہو - اُتنا ہی زیادہ عمر تک کام کے لائق رہتا ہے اور دیر کو بوڑھا ہوتا ہے *

انگریزی رسالہ کے گھوڑے عموماً چار سال کی عمر میں سدھارے جاتے ہیں - اور پندرہ برس تک بخوبی کام دیتے ہیں - اس کے بعد بڑھاپے کی وجہ سے انہیں رسالے سے علیحدہ کر کے نیلام کر دیا جاتا ہے *

گھوڑوں کی عمر بتلانے کے لئے دو انگریزی اصطلاحیں اکثر استعمال کی جاتی ہیں مثلاً اگر گھوڑا پورے چار سال کی عمر رکھتا ہو - تو اُسے انگریزی میں فور آف کہتے ہیں - اور جب چوتھے سال کے اندر ہو - تو اُسے رائیزنگ فور بولتے ہیں - پس یاد رکھو کہ رائیزنگ کا لفظ اُس وقت استعمال کیا جاتا ہے - جب عمر اس سے کچھ کم ہو - جو بیان

کیجائے۔ اور جب کچھ متجاوز ہو۔ تو آف کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے ٭

مختلف نسل کے گھوڑے سال کے مختلف موسموں میں پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس نسل کے گھوڑوں کی تاریخ پیدائش کو اسی موسم سے شمار کیا جاتا ہے ٭

چنانچہ انگریزی تھارو برڈ اور مشرقی نسل کے گھوڑوں کا یوم پیدایش یکم جنوری مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح پر تھارو برڈ گھوڑے کا بچھیرا خواہ اخیر دسمبر کی پیدایش ہو اُس کی عمر کا شمار یکم جنوری سے کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں عربی اور دیسی گھوڑوں کی عمر بھی یکم جنوری سے شمار کی جاتی ہے۔ لیکن جن کا یوم پیدایش معلوم ہو۔ اُن کی عمر اُس تاریخ سے شمار ہوتی ہے ٭

ویلر گھوڑوں کی عمر یکم اگست سے شمار ہوتی ہے۔ عمر دیکھنے اور پہچاننے کے لئے جیسے کہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ دانتوں کی پیدایش۔ تکمیل۔ گھساؤ اور اُن کی بناوٹ کے علم میں پوری پوری مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس رسالہ میں فقط ابتدائی معلومات متعلق عمر بتلائے گئے ہیں۔ عمر دیکھنے اور پہچاننے کے لئے دیکھو رسالہ میزان عمر مصنفہ سیّد مہتاب شاہ گیلانی ٭

باب ۸

گھوڑے کے مختلف جسمانی حصوں کے امتحان کرنے کا طریق

گھوڑے کے مختلف جسمانی حصوں کو ہاتھ پاتھ لگانے اور اُن کا امتحان کرنے کی اُس وقت ضرورت ہوتی ہے۔ جب کہ وہ بحالتِ مرض ہمارے پاس بغرض معالجہ لائے جاتے ہیں۔ اور ہمیں اُن کے امراض ظاہری و باطنی کی تشخیص کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اور یا اُس وقت ضرورت ہوتی ہے۔ جب کہ گھوڑوں کی خرید و فروخت کے وقت اُن کے صحیح البدن یا معیوب و مریض ہونے کی نسبت رائے ظاہر کرنے کے لئے ہمیں بُلایا جاتا ہے۔

پس ان دونو موقعوں پر گھوڑے کی سطح جسم کے مختلف حصوں اُس کے مُنہ۔ آنکھ و اطراف کو ہاتھ پاتھ سے ٹٹول کر مختلف اندرونی و بیرونی امراض کی موجودگی یا غیر موجودگی کا امتحان کیا جاتا ہے۔ اور ان جملہ امراض اندرونی و بیرونی کے معلوم کرنے اور گھوڑا کی صحت کا امتحان کرنے کے لئے لامحالہ ضروری ہے کہ پہلے علم طب و فن جراحی حیوانات میں پوری پوری مہارت اور تعلیم حاصل کر لیجائے لیکن مُبتدی طلباء کے لئے جو ابھی علم الامراض حیوانات یعنی طب و جراحی دونو سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اس فن کا سکھلانا بالکل بے سود اور قبل از وقت ہوتا ہے۔ لہٰذا اس ابتدائی رسالہ میں اس مضمون کو تفصیل وار بیان کرنا تو متروک کیا جاتا ہے

لیکن اس غرض سے کہ مُبتدی طلبا کو البتہ حصول تعلیم کے لئے گھوڑوں کے مختلف حصّوں کو ہاتھ پاتھ لگانا سیکھنا پڑتا ہے۔ لہذا جو کچھ اس کے متعلق ضروری خیال کیا گیا ہے۔ وہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:۔

۱۔ گھوڑے کے پاس جا کر اُس کے جسم و اطراف کو دیکھنے اور اُن کا امتحان کرنے میں جہاں تک ہو سکے نہایت آرام اور استقلال سے کام لیں۔ کسی قسم کا شور و غُل۔ جھٹکا اور ڈر نہ ہونا چاہئے جس سے گھوڑا بھڑک جائے ٭

۲۔ ہمیشہ گھوڑے کے پاس آنے جانے اور اُنہیں ہاتھ پاتھ لگانے کا طریق ہُنرمندوں سے سیکھنا چاہئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اُس کی مشق کرنی چاہئے اور احتیاط رہے کہ اُس ہُنرمند کی پوری تقلید اور پیروی ہو ٭

۳۔ گھوڑے کے بیہودہ حرکات اور بار بار بھڑکنے سے نہ تو خفا ہونا چاہئے اور نہ اپنے سر کو پریشان کریں۔ اور نہ ہی اُسے بہت ڈرانا چاہئے۔ اور ہمیشہ اُس کی شرارت۔ شوخی اور خطرے سے بچنے کے لئے طیار رہنا چاہئے ٭

۴۔ گھوڑے کو نرمی۔ پیار اور دلاسا سے قابو میں لانے کی کوشش کرنا چاہئے کیونکہ اُس کی وحشیانہ طاقت تمہاری قوت سے بدرجہا بڑھ کر ہوتی ہے۔ اور اگر اُسے مُکّی۔ کہنی یا لات وغیرہ ماریں یا چابک بتاویں یا کسی قسم کی بدسلوکی کریں تو اس سے اُس کی مزاج اور بھڑک جاویگی ٭

۵۔ بلاضرورت اپنے آپ کو گھوڑے کے ساتھ کبھی ایسی خطرناک حالت میں نہ ڈالو جس سے جلدی نہ نکل سکو۔ مثلاً ٹانگ کو ٹٹولنے کے وقت دو زانو ہو جانا یا پچھلے اطراف کے پیچھے کھڑا ہونا وغیرہ ٭

یاد رکھو کہ بلا احتیاط گھوڑے کے پاس آنا جانا اور بیقاعدہ ہاتھ پاتھ لگانا۔ اصول تازی داری کے خلاف ہے ٭

۶۔ گھوڑے کا امتحان کرنے کے وقت ہمیشہ اُس کی بائیں جانب پہلے جانا چاہئے۔ بائیں جانب کے اطراف کے پیش کے حصّوں کو اپنے دہنے ہاتھ کے ذریعہ ٹٹولنا چاہئے۔ اور مُنہ سامنے کو رکھیں۔ اطراف کی پچھلی طرف کو بائیں ہاتھ سے ٹٹولیں اور مُنہ کو پیچھے کی طرف کرلیں۔ دہنی طرف اس کے برعکس کریں ۔

۷۔ یاد رکھو کہ گھوڑے کے متعلق اس کام کے کرنے کے درست طریق بھی ہیں اور غلط طریق بھی۔ اور درست طریق کے سیکھنے کی یہاں تک مشق کرنی چاہئے۔ کہ ہاتھ اور آنکھ اُس کے عادی ہو جاویں۔ لہذا گھوڑے کے امتحان میں ہمیشہ اُسے مناسب طریق سے ہاتھ لگانا چاہئے ۔

۸۔ گھوڑے کے ضرر رسانی کے اسباب یہ ہیں۔ جس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے :۔

(ا) دانتوں سے کاٹتا ہے ۔

(ب) اگلے اطراف سے الف ہوکر پیر یا سم سامنے مار کر زخمی کرتا ہے ۔

(ج) پچھلے اطراف سے قینچی یا دولتی جھاڑتا ہے ۔

۹۔ ان نقصانات سے بچنے کے لئے پہلے ایک مضبوط تجربہ کار آدمی سے گھوڑے کا سر مضبوطی سے پکڑا رکھیں۔ اگر سر کو مضبوط کر کے یکجا پکڑ رکھا جاوے تو گھوڑا گھوم کر دولتی نہیں مار سکتا۔ سر پکڑ کر قابو رکھنے کا طریق ہم پہلے بتلا چکے ہیں۔ کاٹنے والے گھوڑے کی آنکھوں پر اندھیری بھی چڑھا دیتے ہیں۔ اور بشرط ضرورت مُنہ پر چھینکا۔ لب یا کان پر پوز بال اور گردن پر سائڈ راڈ بھی لگا سکتے ہیں۔ اگلے اطراف سے روندنے کا خوف مٹانے اور اُسے آرام کھڑا کرنے کے لئے ایک اگلا پیر اُٹھوالیں۔ خصوصاً جس طرف کے پچھلے پیر کا امتحان کرنا ہو۔ اُسی طرف کا اگلا پیر اُٹھوا لینا دولتی سے بچاتا ہے۔ کیونکہ گھوڑا ایک طرف کی دو ٹانگوں پر کھڑا

کھڑا نہیں ہو سکتا۔ یعنی جب ایک طرف کا اگلا پیر اُٹھایا جائے تو اُس طرف کے پچھلے پیر کے ذریعہ لات پھینکنے سے گھوڑا معذور ہو جاتا ہے۔ اگلے اور پچھلے پیر اُٹھا رکھنے کے طریق ہم پہلے بتلا چکے ہیں +

۱۰۔ جب گھوڑے کے اگلے اطراف کے کسی زیرین حصہ کو ٹٹولنا منظور ہو۔ تو یکایک اُسی مقام پر ہاتھ نہ لیجانا چاہئے۔ جہاں امتحان کرنا منظور ہو۔ اس وقت اگر گھوڑا بے آرامی ظاہر کرنے لگے تو اُسے پیار سے دلاسا دینا اور محبّت سے پچکارنا چاہئے۔ اگر پچھلے اطراف کو ٹٹولنا منظور ہو۔ تو پہلے پیٹھ۔ کمر اور پٹھا پر ہاتھ پھیرتے جاویں۔ اور بعد ازاں پچھلی اطراف کے بیرونی جانب ران پر ہاتھ پھیر کر نیچے لیجاویں اس موقع پر یاد رکھو کہ ران کے جوڑ (اسٹائیفل جائنٹ) کے پاس اور اس سے نیچے اندرونی طرف (ٹبیا کے اندرونی طرف) بلا ضرورت بار بار ہاتھ نہ پھیریں۔ یہاں ہاتھ لگانے سے گھوڑے کو گدگدی ہوتی ہے۔ اور وہ ناپسند کر کے لات مارتا ہے +

۱۱۔ گھوڑے کے امتحان کرنے میں یہ قاعدہ اختیار کیا گیا ہے کہ امتحان اُسکی بائیں جانب سے شروع کر کے پچھلے پاؤں کے سم پر ختم کریں۔ اور بعد ازاں دہنی طرف جا کر اسی طرح سر سے شروع کر کے پچھلے پیر کے سم پر یا اس کے برخلاف پہلے پچھلے دہنے پیر سے شروع کر کے سر پر ختم کریں۔ پھر اُس کی چال ڈھال۔ اور بصارت وغیرہ دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر باقاعدہ سلسلہ وار اُس کے جسم کو دیکھنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی نقص۔ عیب۔ یا مرض خواہ کسی حصہ جسم پر ہو۔ شاہد یا ممتحن کی نظر اور ہاتھ سے نہیں بچ سکتے۔ اور غلطی کا بہت کم احتمال ہوتا ہے +

۱۲۔ گھوڑے کے سر کے امتحان میں یہ چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ پول یعنی گُدّی پیرا انڈر یجیسُن یعنی کنپٹی۔ جوّل یعنی جبڑے۔ پلس یعنی نبض کی چند ضربیں۔ چہرہ کی ہڈی نتھنے۔ مُنہ کھول کر دانت۔ عمر۔ ڈاڑھیں اور مُنہ کا اندرونی پردہ و زبان وغیرہ ۔

آنکھ و بصارت +

۱۳۔ گردن میں جُگلر چینل۔ گردن کے فقرے۔ کرسٹ۔ ٹریکیا +

۱۴۔ اگلے اطراف کے پیش پر شولڈر یا کندھے۔ آرم یعنی بازو۔ نی جائنٹ یعنی گھٹنے کینن یعنی پنڈلی۔ فٹلاک یعنی مُٹھ۔ کارونٹ اور سم کی دیوار +

۱۵۔ اگلے اطراف کی پیچھے کی طرف ایلبو یعنی کہنی۔ کارپل شیتھ۔ بیک سینیو یعنی پنڈلی کی نس اور رباط۔ فٹلاک جائنٹ۔ سسمائڈ بونز۔ ہیلز یعنی ایڑی۔ لیٹرل کارٹیلیجز۔ سُم کا ہیل اور سول و فراگ پیر اُٹھاکر +

۱۶۔ ڈھانچہ میں۔ مدھو۔ پیٹھ۔ کمر۔ چھاتی۔ پیٹ۔ کوکھ۔ کوہلے۔ کروپ +

۱۷۔ پچھلے اطراف کے پیش پر۔ پٹیلا۔ اسٹائیفل جائنٹ۔ کھونچ اور ہڈے کا مقام۔ پنڈلی اور اس سے نیچے مثل اگلے اطراف کے +

۱۸۔ پچھلے اطراف کے پیچھے کی طرف ہپ جائنٹ۔ اسکیل ٹیوبراسٹی۔ ران کے مسلز۔ ہاک جائنٹ کی نوک۔ اور اس سے نیچے مثل اگلے اطراف کے +

۱۸۔ اس کے بعد دم کی جڑ۔ مقعد۔ مادین میں فرج اور حیوانہ۔ نرمیں خصیے اور قضیب یعنی آلہ تناسل دیکھتے ہیں +

پس مذکورہ بالا بیان سے تم کو وہ جسمانی حصے و مقامات بخوبی معلوم ہو گئے ہونگے جن کا دیکھنا گھوڑے کی صحت کے امتحان کرنے کے وقت ضروری ہے۔ اب ان حصوں کو ٹٹولنے اور دیکھنے کے طریق تم کو عملی طور پر بتلائے جائینگے۔ اب اس بات کا علم کہ ان حصوں کو کیوں خصوصیت سے ٹٹول کر دیکھا اور امتحان کیا جاتا ہے۔ اُس وقت سکھلایا جاویگا جب کہ علم طب جراحی میں تم کو پوری مہارت اُن کے سمجھنے کے لئے پیدا ہوئی۔ بالفعل صرف گھوڑے کے مختلف جسمانی حصوں کو ہاتھ لگا کر دیکھنے بھالنے کا طریق بتلایا جاویگا +

باب ۹

گھوڑوں پر ادویات کے استعمال کے مختلف طریق

تندرست یا مریض گھوڑوں کو دوائی کھلانے پلانے یا اور طرح پر استعمال کرنے کا طریق سیکھنا نہ فقط دیٹرینری اسسٹنٹوں بلکہ ڈریسروں۔ آختہ گروں۔ مددگار سلوتریوں اور مبتدی طلباء کے لئے بھی از بس ضروری ہے۔ اس لئے اس کا مختصر ذکر کرنا اس رسالہ میں ضروری خیال کیا گیا ہے۔ گھوڑے اور دیگر پالتو جانوروں کے جسم میں دوائی پہنچانے کے چار طریق ہیں۔ جو حسب ذیل بیان کئے جاتے ہیں +

۱۔ منہ کی راہ دوائی دینا

گھوڑوں کو منہ کے راہ دوائی کھلانے پلانے کے پانچ مختلف طریق ہیں:۔

اوّل۔ گولی کی صورت میں یعنی ادویات کو کوٹ کر شیرہ۔ راب یا شہد میں گوندھ کر گولی بنائی جاتی ہے۔ جسے بال یا بولس کہتے ہیں اور اسے باریک کاغذ میں لپیٹ کر گھوڑے کی زبان کی جڑھ پر رکھ دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ نگل لے۔ گھوڑے کو عموماً آلٹرے ٹیو یعنی مصفّیٔ خون یا اپیرئنٹ بال یعنی مُلیّن گولی دیا کرتے ہیں +

گولی دینے کا طریق۔ گولی دینے کے لئے کسی قدر ہنرمندی اور تجربہ درکار ہے۔ تاکہ ثابت گولی بغیر ٹوٹنے کے حلق کے اندر چلی جائے۔ اور عامل کے ہاتھ کو گھوڑے کے دانتوں سے ضرر نہ پہنچے۔ ایک تیار شدہ گولی وزن میں تقریباً

۲ سے ۲½ تولہ اور لمبائی میں ۲ انچ ہونی چاہیئے۔ اور دینے کے وقت اسے پانی یا تیل سے تر کر لیا جائے۔ اور دہنے ہاتھ کی آستین چڑھا کر اس کی تین اُنگلیوں میں حسب طریق نقشہ ذیل پکڑ لو ۔

دیکھو تصویر نمبر ۶۹ (اُنگلیوں میں گولی پکڑنے کا طریق)

اور جہاں تک ہو سکے ہاتھ کو چھوٹا اور تنگ کرنا چاہیئے۔ ایک مددگار گھوڑے کو پکڑ کر کھڑا ہو۔ اب بائیں ہاتھ سے گھوڑے کی زبان پکڑ کر اور باہر کی طرف کھینچکر نچلے جبڑے کے دہنے کنارہ کے اس جگہ پر جو دانتوں سے خالی ہے مضبوطی کے ساتھ قائم رکھنا چاہیئے۔ اور اس ہاتھ کے انگوٹھے اور زبان کی نوک کو اوپر سیدھا کر کے بالائی جبڑے کو سہارنا چاہیئے اس سے گھوڑا مُنہ بند نہیں کر سکتا۔ بلکہ کھلا رکھتا ہے اب دہنے ہاتھ کو جس میں گولی پکڑی ہوئی ہے پھرتی سے سیدھا گھوڑے کے مُنہ میں لیجا کر گولی اس کی زبان کی جڑ پر رکھ دو۔ اور فوراً ہاتھ باہر نکال لو۔ پھر بائیں ہاتھ سے جلد زبان چھوڑ دو۔ زبان کے پیچھے کھچے جانے سے گولی فوراً حلق میں چلی جاویگی۔ اور اگرچہ گھوڑا اُس کے نگلنے سے نفرت اور باہر نکالنے کی کوشش کرے۔ مگر جب حلق میں چلی گئی۔ تو اس کو بے اختیار ہو کر مجبوراً نگلنی ہی پڑتی ہے۔ جب زبان چھوڑ دو۔ تو وہ ہاتھ گھوڑے کی اوپر اور نچلا ہاتھ جبڑے کے نیچے رکھ کر خود بائیں طرف اس کے گلے اور گردن کو دیکھتے رہیں۔ تاکہ گولی نگلے جانے کے وقت دکھائی دے۔ بعض گھوڑوں کی عادت ہوتی ہے کہ دیر تک گولی کو مُنہ میں رکھتے ہیں اور نگلتے نہیں اس وقت پانی کی بالٹی اس کے سامنے کریں۔ یا سبز چارہ یا قدرے دانہ کھلا دیں۔ اس سے گولی نگل لیگا۔ اگر گولی دینے والا آدمی پورا تجربہ کار نہ ہو۔ تو وہ ایک اور مددگار لے سکتا ہے۔ جو گھوڑے کے بائیں طرف کھڑا ہو کر اپنے دونو ہاتھ کے انگوٹھوں کے ذریعے گھوڑے کا مُنہ کھلا رکھیگا۔ اور عامل خود اسی قاعدہ کے مطابق جو اوپر بیان ہو چکا ہے

گولی دیگا۔ اگر اس طرح گھوڑے کا منہ کھول رکھنا اور گولی دینا مشکل ہو۔ تو بولنگ آئرن یا آلۂ تالوکش گھوڑے کے منہ میں چڑھا لیتے ہیں ✤

دیکھو تصویر نمبر ۷۰ (آلۂ تالوکش)

اس بات کی احتیاط کرنی ضروری ہے۔ کہ جب تک گولی والا ہاتھ گھوڑے کے منہ سے باہر نہ آجائے۔ زبان کو نہ چھوڑنا چاہئے۔ اور نہ ہی تالوکش نکالنا چاہئے ورنہ گھوڑا منہ بند کر کے عامل کا ہاتھ چبالیگا۔ گھوڑوں کے معالج اور تازی دار آلۂ تالوکش ہمیشہ موجود رکھتے ہیں ✤

دوم۔ ادویات کو کوٹ کر سفوف یا پوڈر کی صورت میں جانور کو کھلانا۔ سفوف کھلانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ اُسے جانور کی غذا یا رانب میں ملا دیا جاوے۔ تاکہ اپنی خوراک کے ہمراہ جانور اُسے بھی کھا جائے۔ مگر بہت کڑوی اور بدذائقہ دوائی جانور رغبت سے نہیں کھایا کرتے۔ بلکہ اُس کے سبب خوراک بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے ایسی دوائی گولی، یا عرق کی صورت میں دیا کرتے ہیں ✤

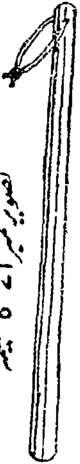
سوم۔ ادویات کو پانی میں رگڑ کر عرق کی صورت میں پلانا۔ اس کو اصطلاح میں ڈرافٹ یا ڈرنچ کہتے ہیں۔ گولی کی طرح ڈرافٹ پلانے میں بھی ہنرمندی اور تجربہ درکار ہے۔ اور گو اس میں عامل کے لئے نقصان کا احتمال نہیں۔ پر ممکن ہے۔ کہ ناتجربہ کار آدمی کے دوا پلانے کے وقت بجائے مرّی کے سانس کی نالی میں عرق چلا جائے۔ اور پھیپھڑے میں پہنچکر مریض کو ہلاک کر دیوے۔ لہذا یہ ہنر عملی طور پر اچھی طرح سیکھنا چاہئے عرق پلانے کے وقت ایک پوزنال اور ایک معمولی بوتل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بوتل اگر کھال یا چمڑے سے منڈھی ہوئی ہو تو بہتر ہے ✤

دوا پلانے کے وقت گھوڑے کے منہ میں پوزنال لگا کر اُس کا سر اونچا کر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن غریب جانور کا منہ بغیر پوزنال کے بھی ایک مددگار اُٹھا رکھتا ہے

تصویر نمبر ۶۹

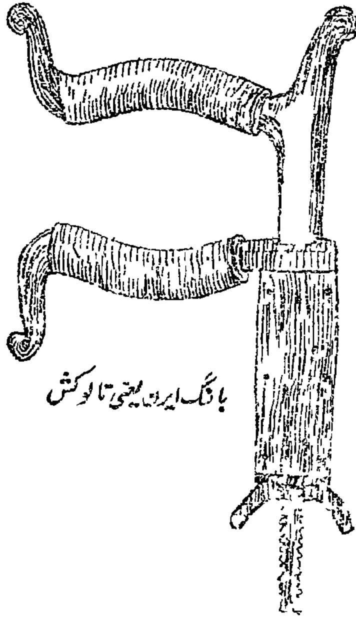


ہاتھ میں گولی پکڑنے کا طریق



تصویر نمبر ۷۱ کا ضمیمہ

پوزمال

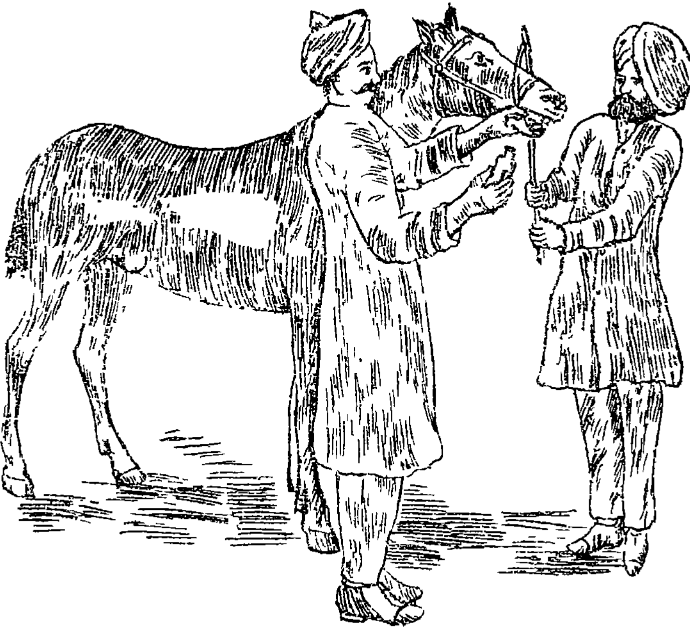


تصویر نمبر ۷۰

بانگ ایرانی یعنی تالوکش

تصویر نمبر ۱۷

گھوڑے کو بوتل کے ذریعہ دوا پلانا



ایک آدمی نے گھوڑے کے مُنہ میں پورنال لگا کر اُس کا مُنہ اونچا کیا ہوا ہے اور دوسرے آدمی نے بائیں ہاتھ کے انگلیوں سے اُس کے نچلے لب کو پکڑ کر دوائی ڈالنے کے لئے جگہ بنائی ہوئی ہے اور اُس کے دہنے ہاتھ میں دوائی کی بوتل ہے ٭

تاہم دوا پلانے کے وقت گھوڑے عموماً بے آرامی ظاہر کرتے ہیں۔ اِس لئے پُوزال کی ضرورت ہوتی ہے ✣

پوزال کا پھندا گھوڑے کے بالائی جبڑے میں لگا کر ایک مددگار اُس کی بائیں طرف کھڑا ہو کر گھوڑے کے سر کو کسی قدر اوپر اُٹھائے رکھے۔ عامل خود اپنے دہنے ہاتھ میں دوا کی بوتل پکڑ کر اور گھوڑے کے دہنی طرف کھڑا ہووے۔ بائیں ہاتھ سے اُس کا گوشۂ لب پکڑ کر گال اور دانتوں کے درمیان خالی جگہ بناوے۔ اور اُس میں تھوڑی تھوڑی کر کے دوا ڈالے۔ جب اگلی اندر چلی جاوے۔ تو اور ڈالنا چاہیئے۔ اس طرح آہستہ آہستہ گھوڑا ساری دوا پی جاتا ہے۔ اگر گھوڑا دوا پینا پسند نہ کرے۔ تو مُنہ نہیں ہلاتا۔ اُس وقت بوتل کا سر گھوڑے کے تالو پر آہستہ سے ملنا اور مُنہ کو ہلانا چاہیئے کبھی گردن کے سامنے اوپر سے نیچے کو بہت نرم ہاتھ سے مالش بھی کرتے ہیں۔ اس سے گھوڑا دوا پینے لگتا ہے۔ اگر دوا پلاتے وقت گھوڑا کھانسے تو فوراً اُس کا سر چھوڑ دیں۔ ورنہ سانس کی نالی میں عرق کے چلے جانے سے نقصان کا احتمال ہے دوا پلانے کے وقت گھوڑے کا سر اس قدر اونچا رکھیں کہ اُس کے مُنہ سے دوا نہ گرے۔ سر بہت زیادہ اُونچا رکھنے سے گھوڑا تکلیف ظاہر کرتا ہے۔ اور دوا بھی سانس کی نلی میں چلی جاسکتی ہے ✣

دیکھو تصویر نمبر ۱۷ (گھوڑے کو بوتل کے ذریعہ دوا پلانے کا طریق) پُوزال اور بوتل ✣

چہارم۔ لعوق یا چٹنی کی صورت میں دوائی چٹانا۔ ادویات مطلوبہ کو باریک سفوف کر کے شہد۔ شیرہ یا راب میں حل کر کے لعوق تیار کیا جاتا ہے۔ جس کو اصطلاح میں ایلیکچوری کہتے ہیں۔ اس کے چٹانے کا طریق یہ ہے۔ کہ گھوڑے کے مُنہ سے لگام یا قیزنی۔ دہانہ وغیرہ نکال کر اور اُس کی دہنی طرف کھڑے ہو کر بایاں ہاتھ

گھوڑے کے جبڑے پر رکھیں۔ اور دہنے ہاتھ کی ایک یا دو اُنگلیوں سے چٹنی اُس کی زبان پر ڈالتے جائیں۔ اُنگلیوں کو مُنہ میں اُسی مقام سے داخل کریں۔ جہاں دانت نہیں ہوتے۔ اگر گھوڑا چٹنی کھانے سے انکار کرے۔ اور مُنہ نہ ہلائے۔ تو انگشت شہادت کو اُس کے تالو اور زبان پر ملنا چاہئے ❖

امراض کھانسی۔ کنار۔ بدہضمی وغیرہ میں اس ہسپتال میں عموماً سیلائن الیکچوری یعنی نمکین چٹنی چٹائی جاتی ہے ❖

پنجم۔ جو ادویات از قسم نمک ہوتے ہیں۔ اور پانی میں حل ہونے کی خاصیت رکھتی ہیں۔ اُنہیں پینے کے پانی میں بھی حل کر دیا جاتا ہے۔ تا کہ گھوڑا آسانی سے بلا تکلیف پیاس کے وقت اُسے پی جائے۔ نیز وہ عرق اور ٹنگچر وغیرہ جو تیز بُو اور بد ذائقہ نہیں رکھتے۔ اُنہیں بھی پینے کے پانی میں حل کر دیا جاتا ہے ❖

۲۔ ناک کی راہ دوا دینا

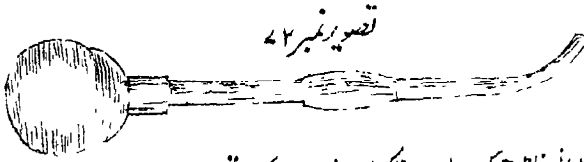
اکثر امراض تنفس میں ناک کے راہ مختلف ادویات۔ یا گرم پانی وغیرہ کی بھاپ دیتے ہیں۔ یا نباتی اور معدنی دوائیوں کو آگ میں جلا کر اُن کا دھواں سُنگھاتے ہیں جانور کو بے ہوش کرنے کے لئے کلوروفارم اور ایتھر سنگھایا جاتا ہے۔ علاوہ بریں چند قسم کی نسواریں بذریعہ آلہ انسفلیٹر ناک میں پھونکی جاتی ہیں۔ اور آلہ نیزل آرری گیٹر کے ذریعہ رقیق عرق ناک میں پہنچایا جاتا ہے ❖

دیکھو تصویر نمبر ۲۷ (آلہ انسفلیٹر) ❖

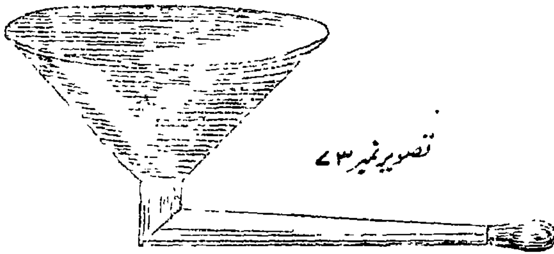
۳۔ مقعد کی راہ حقنہ کے ذریعہ دوائی پہنچانا

قبض اور قولنج یا اندرونی سوزشی بیماریوں میں گرم پانی کا حقنہ کیا جاتا ہے۔ اور پانی

تصویر نمبر ۲ ء



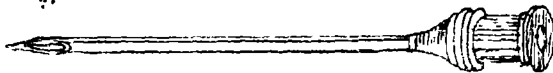
آلہ انسفلیٹر جسکے وسیلہ سے ناک میں سفوف چھڑکا جاتا ہے ؛
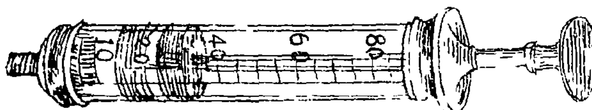


تصویر نمبر ۳ ء

آلہ اینما فنل یا کلسٹر یعنی حقنہ ؛

نیڈل یا سوئی جو جلد میں داخل کر کے اس کی راہ دوائی کی پچکاری کی جاتی ہے



تصویر نمبر ۴ ء



آلہ ہیپوڈرمک سرنج کی نلی جس میں دوائی بھری جاتی ہے ؛

میں مختلف تاثیروں کی دوائیں بھی شامل کی جاتی ہیں۔گرم پانی کا حقنہ ایک قسم کی اندرونی تکمید یا ٹکور ہے۔اور بخار وغیرہ میں حرارت کم کرنے کے لئے سرد پانی کا حقنہ بھی کیا جاتا ہے۔اور جب مریض کمزور ہو۔یا نگل نہ سکے۔تو بعض اوقات پتلی آش اور غذائیت بخش و محرک اشیا و ادویات کا حقنہ بھی کیا جاتا ہے۔علاوہ بریں کبھی اندرونی دردناک بیماریوں میں درد موقوف کرنے کے لئے مخدّر اور مسکن درد دواؤں کی ایک بتّی بنا کر بھی مقعد کے اندر رکھ دیتے ہیں۔اس کو اصطلاح میں سپازیٹوری اور حقنہ کو کلسٹر یا اینیما بولتے ہیں +

دیکھو تصویر نمبر ۴۳ (اینیما فنل)

۴۔ جلد کے نیچے ادویات کی پچکاری کرنا

اس عمل کو اصطلاح میں "ہیپوڈرمک انجکشن" بولتے ہیں۔بعض دفعہ اندرونی سوزشی مرضوں یا قولنج اور فالج و چاندنی وغیرہ میں زود اثر ادویات (مثلاً جوہر افیون۔کیلا باربین۔ایسپرین۔اسٹرکنیہ وغیرہ) کا عرق تیار کرکے بذریعہ آلہ ہیپوڈرمک سرنج جلد کے نیچے پچکاری کر دیتے ہیں۔اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔کہ دوائی فوراً دوران خون میں جذب ہو کر اپنا اثر پیدا کرے۔کبھی اسی مطلب کے لئے وراند اور شرائن میں بھی باریک سرنج کے ذریعہ دوائی کی پچکاری کی جاتی ہے۔اُس وقت اسے "انٹراوینس" اور "انٹرا آرٹیریل انجکشن" کہتے ہیں۔کبھی سِل کی بیماری میں نرخرہ کے اندر بذریعہ اس باریک سرنج کے بھی دوائی پہنچاتے ہیں۔تاکہ براہ راست مرض کے موقع پر پہنچکر اپنا اثر پیدا کرے۔اس کو اصطلاح میں "انٹرا ٹریکیل انجکشن" بولتے ہیں +

دیکھو تصویر نمبر ۴۴ (ہیپوڈرمک سرنج) +

۵۔ جانور کی سطح جسم پر ادویات کا استعمال

گھوڑوں کے مختلف بیرونی اور اندرونی امراض میں ان کی سطح جسم پر بھی مختلف تاثیر کی دوائیں بصورت عرق یا روغن یا مرہم کے استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کا بھی مختصر طور پر ذکر کرتا ہوں :-

۱۔ سرد پانی لگانا

سطح جسم کے مختلف حصّوں پر اور خصوصاً اطراف کی نسوں اور بندوں وغیرہ کی موچ میں ماؤف حصّہ کی گرمی کم کرنے کے لئے سرد پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی یا تو جانور کو سرد پانی یا کیچڑ میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ یا سرد پانی کی دھار چھوڑی جاتی ہے۔ یا سرد پانی میں کپڑے کی پٹی بھگو کر مقام ماؤف کے گرد لپیٹ دی جاتی ہے۔ اس کو اصطلاح میں "کولڈ اپلی کیشن" کہتے ہیں +

۲۔ گرم پانی لگانا

جب کسی حصّۂ جسم میں چوٹ یا جلن وغیرہ کے سبب درد محسوس ہو۔ تو درد موقوف کرنے کے لئے اُس جگہ پر گرم پانی کی تکمید کی جاتی ہے۔ اس کو اصطلاح میں "فومن ٹیشن" کہتے ہیں۔ تکمید کے بہت سے طریق ہیں۔ مثلاً اگر ٹانگ کے زیرین حصہ یا سُم میں درد ہو۔ تو ماؤف پیر کو گرم پانی کی بالٹی میں رکھ دیتے ہیں۔ یا گرم گرم پانی میں چوکر یا السی وغیرہ کی لُبدی بنا کر لگاتے ہیں جس کو اصطلاح میں "پولٹس" کہا جاتا ہے۔ یا۔ نمدہ۔ فلالین کمبل کا ٹکڑا اور اسپنجو پلیین کا شیٹ گرم پانی میں تر کر کے مقام ماؤف پر رکھ دیا جاتا ہے +

۳ مُبرّد عرق کا استعمال

کبھی کسی حصّہ جسم کی مقامی گرمی کو رفع کرنے کے لئے ایسا عرق بذریعہ پٹی کے لگایا جاتا ہے۔ جو اپنی ٹھنڈک پیدا کرنے والی تاثیر سے مقام ماؤف کی گرمی کو کم یا موقوف کر دیتا ہے۔ ایسے عرق کو "ریفریجرنٹ یا کولنگ لوشن" بولتے ہیں ✣

۴۔ درد موقوف کرنیوالا عرق

کبھی اطراف کے مقامی درد کو موقوف کرنے کے لئے ایسا عرق تیار کر کے لگایا جاتا ہے۔ کہ اپنی تاثیر سے درد کو کم یا موقوف کر دیوے۔ اس کو اصطلاح میں "انوڈائن لوشن" کہتے ہیں ✣

۵۔ روغن یا آئل

گھوڑے کی سطح جسم پر مختلف قسم اور تاثیر کے روغن استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض کے لگانے سے زخموں اور السروں کا التیام ہوتا ہے۔ بعض خراش اور آبلے پیدا کرتے ہیں اور بعض کرم کش تاثیر رکھتے ہیں ✣

۶۔ لینیمنٹ

لینیمنٹ بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ لیکن بلحاظ تاثیر عموماً دو قسم کے لینیمنٹ گھوڑوں کے مطب میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کے استعمال سے درد اور تکلیف کو افاقہ ہوتا ہے۔ اور دوسرے وہ جن کے استعمال سے اس جگہ پر تحریک اور خراش پیدا ہوتی ہے۔ یہ آخر مذکورہ لینیمنٹ اگر تیز ہوں یا زور سے اُن کی مالش کیجاوے۔ تو

آبلہ انگیز اثر بھی پیدا کر سکتے ہیں ؛

۷ - مرہم یا انیمنٹ

مرہم یا انیمنٹ بھی عموماً اپنی تاثیر میں لینیمنٹ یا آئل کا اثر رکھتی ہے۔ اور سرجیکل مریضوں میں عموماً ڈریسنگ اسی صورت میں تیار کر کے لگایا جاتا ہے ؛

۸ - آبلہ انگیز ضماد بلسٹر

اندرونی سوزشی امراض میں ماؤف آلات کے بالمقابل سطح جسم پر یا نس و رباط کی موچ اور استخوانی امراض میں بلسٹر پیدا کرنے والی دوائی استعمال کیجاتی ہے ؛

یاد رکھو کہ جب بصورت بالا مذکورہ کسی دوائی کا طلا یا ضماد سطح جسم پر کیا جاتا ہے۔ تو اُس کا کچھ حصہ چمڑے کے مسامات سے اندرونی بناوٹ میں جذب ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح پر جذب ہو کر اپنا اثر کرتا ہے ؛

۹ - انٹی سپٹک لوشن

وہ ادویات جو تعفن اور سڑاند روکنے کی تاثیر رکھتی ہیں۔ اُن کو مناسب مقدار اور تناسب سے پانی میں حل کر کے لوشن یعنی عرق تیار کر رکھتے ہیں۔ اور گھاؤ زخم اُس سے دھو کر روزمرہ صاف کرتے ہیں۔ تاکہ زخم گندہ نہ ہو جاوے اور اس میں التیام اور اندمال جلد آوے۔ ایسے عرق کو انٹی سپٹک لوشن بولتے ہیں ؛

۱۰ - انٹی سپٹک ڈریسنگ یعنی دافع تعفن مرہم پٹی

جو ادویات دافع تعفن تاثیر رکھتے ہوں اور زخموں السرن وغیرہ نقصانات کے التیام اندمال میں مدد دیتے ہوں اُن کو بصورت عرق یا روغن یا مرہم یا سفوف کے روزمرہ سرجیکل مریضوں پر استعمال کیا جاتا ہے ان کو انٹی سپٹک ڈریسنگ بولتے ہیں ؛

باب ۱۰

بیمار گھوڑے کی تیمارداری

جس طرح مریض گھوڑوں کے علاج کی نسبت اُن کی صحت کی حفاظت و حفظ ماتقدم ضروری اور آسان ہے۔ ویسے ہی مریض گھوڑوں کے علاج و استعمال ادویات کی نسبت عمدہ پرورش اور عام نگرانی زیادہ تر مفید اور ضروری ہے۔ ناتندرست جانور کی تیمارداری اچھی طرح توجہ اور مہربانی کے ساتھ ہونی چاہئیے۔ کیونکہ گھوڑا اپنے مالک کی مہربانی اور ملاطفت کو خوب پہچانتا ہے۔ اور اس سے خوش ہوتا ہے۔ جس سے اُسکی صحت میں بہت ترقی ہوتی ہے ✣

بیمار گھوڑے کی تیمارداری کے اصُول کا سیکھنا نہ فقط ویٹرنری اسسٹنٹوں بلکہ اُن تمام لوگوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ جو گھوڑوں کے پالنے پوسنے۔ یا اُن کے علاج معالجہ کرنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا اس رسالہ میں بھی کچھ مختصر ذکر اس کا کیا جاتا ہے ✣

بیمار کا تھان۔ بیمار جانور کا تھان ہمیشہ صاف۔ خشک۔ روشن اور ہوادار۔ موسم سرما میں گرم اور موسم گرما میں سرد ہونا چاہئیے۔ تازی ہوا کی آمدرفت کے لئے اُس میں موریاں ہوں۔ لیکن ایسے جھروکے نہ ہونے چاہئیے۔ جن میں سے تیز ہوا سناٹے کے ساتھ داخل ہو ✣

خصوصاً موسم سرما میں تیز سرد ہوا کا سناٹا مریض برداشت نہیں کرسکتا۔ اور سرد ی

اور گرمی دونوں کا اثر مریض پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو مریض کو موسمی شدت سے بچانا ضروری ہے ٭

ربیض کے تھان میں صاف۔ خشک پرالی۔ خشک گھاس یا برادہ چوب وغیرہ کا بستر ابھی ضرور رہونا چاہئے۔ جس پر بیمار جانور آرام سے بیٹھ یا لیٹ کر راحت حاصل کرے۔ لیکن کسی ایسی سخت کھُردری چیز کا بستر انہ ہونا چاہئے کہ جس سے بیمار کو بجائے راحت کے تکلیف اور بے آرامی پہنچے۔ تھان کی روشنی بھی مریض کی برداشت کے مطابق کم وبیش ہونی چاہئے۔ مثلاً آشوب چشم اور چاندنی کے مریض کا تھان اگر اندھیرا ہو۔ تو اُسے بہت آرام اور افاقہ ملتا ہے۔ عموماً شام کے وقت بستر اہموار کر کے فرش پر بھکیر دیا جاتا ہے۔ اور صُبح کے وقت اُسے اکٹھا کر کے باہر دھوپ میں سکھلایا جاتا ہے تاکہ مرطوب یا بُودار نہ رہے۔ اور جو بہت میلا اور گندا ہو اُسے علیحدہ کر کے باہر پھینک دیا جاتا ہے ٭

نعل۔ لنگ یا کسی مرض کے سبب اگر گھوڑے کو عرصہ تک زیر علاج رکھنا ہو۔ تو نعل اُتار دینے چاہئیں۔ اس سے بیمار کو بہت آرام و آسائش پہنچتی ہے جس قدر سم بڑھتا جاوے اُس کو تراش کر درست رکھنا چاہئے ٭

باندھنا۔ بیمار گھوڑے کو اگاڑی پچھاڑی لگا کر باندھنا بہت معیوب ہے۔ تھان کے اندر گھوڑے کو کھُلا چھوڑ دینا بہتر ہے۔ تاکہ گھوڑا اپنی مرضی کے مطابق چلتا۔ پھرتا اور لیٹتا۔ بیٹھتا رہے۔ ہاں اس موقعہ پر اس بات کا لحاظ رہے۔ کہ اگر مریض کے اطراف پر بلسٹر لگایا جاوے تو اُس وقت اُسے رسّی کے ذریعہ تنگ کر کے باندھنا۔ یا ٹانگ دینا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ خراش کے سبب بلسٹر کے مقام کو دانتوں سے نوچ ڈالیگا ٭

کمبل۔ جھُول اور گرم پٹیاں۔ موسم سرما میں مریض کو سردی سے

بچانے کے لئے کافی جھول ہونی چاہئے۔ اور اُس کے چاروں اطراف کی پنڈلیوں پر گرم پٹیاں باندھ دینی چاہئیں۔ گرم پٹی تقریباً ۳ گز لمبی اور فلالین یا کسی اور قسم کے گرم پشمین پارچہ سے بنائی جاتی ہے ✤

بیمار جانور بہت بھاری جھول پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئیے۔ دن کو سردی کی کمی کے سبب حسب ضرورت ایک یا دو کمبل ڈالیں۔ اور رات کو جب کہ سردی زیادہ ہو۔ اُن کے ساتھ جھول بھی ملا دینی چاہئیے۔ بشرط ضرورت کنسولا بھی لگائیں۔ لیکن دن میں ۲ یا ۳ دفعہ جھول اُتار کر لگائیں۔ اور یاد رکھیں کہ مریض کے جھول پر ذرا کی زور سے نہ کسنا چاہئیے۔ خصوصاً اگر چھاتی کی مرض ہو تو بہت ڈھیلا رکھنا چاہئیے ✤

موسم سرما میں دوپہر کے وقت مریض کو دھوپ میں نکالنا اور کسی اچھی صاف چراگاہ میں تھوڑی دیر کے لئے چھوڑنا۔ اور اگر گرمی کا موسم ہو تو صبح کے وقت مریض کو تھان سے نکال کر سردی میں ٹہلانا۔ یا چراگاہ میں تھوڑی دیر کے لئے چھوڑنا مریض کو فرحت بخشتا ہے ✤

لید اور پیشاب ۔ جب مریض جانور لید کرنے لگے تو اُسے کچھ مت کہو اور جب لید کر چکے تو فوراً اُسے تھان سے نکال کر باہر پھینک دیں۔ اگر جانور پیشاب کرے تو اُس پر پہلے خشک مٹی ڈال دیں جو پیشاب کو جذب کرلیگی۔ اب اس مٹی کو اکٹھا کرکے باہر پھینک دیں۔ نیز خیال رکھیں کہ جب لید سخت اور خشک یا بودار ہو تو مریض کو ملین کی ضرورت ہوتی ہے ✤

مالش اور غسل ۔ مریض جانور کو ہلکے ہاتھ سے خوب اچھی طرح مالش کریں۔ لیکن اس بات کا خیال رہے۔ کہ موسم سرما میں بہت سویرے اُس پر سے جھول نہ اُتارنا چاہئیے۔ بہت زور سے مالش کرنا مریض ناپسند کرتے ہیں۔ گھوڑوں میں غسل دینا

عموماً ناپسند کیا گیا ہے خصوصاً سرما کے موسم میں غسل دینے سے گھوڑا مریض ہو جاتا ہے لیکن موسم گرما میں گرمی کی شدت کو روکنے لئے غسل دیا جاتا ہے +

گرمی کے موسم میں بخار کے مریض کے جسم پر برفاب یا سرکا اور پانی ملا کے اسفنج یا پارچہ کے ذریعہ لگایا جاتا ہے۔ اور مریض کے چہرہ اور منہ کو چند دفعہ دن میں دھو دیا جاتا ہے +

بیمار کے لئے خوراک ۔ مریض کی خوراک کا بھی خاص بندوبست ہونا چاہئے جس سے اُس کے جسم کی پرورش برابر ہوتی رہے۔ بیمار کی خوراک ملائم۔ زود ہضم۔ اور پرورش کرنے والی منتخب کرنی چاہیئے۔ اور عموماً یہ چیزیں خوراک کے طور پر دیجاتی ہیں مثلاً چوکر۔ السی۔ جو۔ جئی۔ اُرد۔ لوبیا۔ موٹھ۔ ستو۔ دودھ۔ انڈے۔ بیر۔ شراب یخنی وغیرہ اور ہری دوب یا کھبل گھاس۔ اسرن یا ریشکاہ۔ خوید۔ جئی سبز وغیرہ۔ جو مناسب ہو اور مل سکے۔ مریض جانور کو خوراک بالٹی۔ ڈونگے اور اونچی کھرلی یا کمبل وغیرہ ٹانگ کر اس پر دیتے ہیں۔ اور اگر آرام سے پڑی ہوئی غذا کو کھا سکے تو بھی مضائقہ نہیں لیکن مریض کے منہ پر توبڑہ نہ چڑھانا چاہیئے۔ اگر مریض جانور خود بخود خوراک نہ کھاوے۔ تو ہاتھ سے نوالے دینے چاہئیں۔ اس سے اکثر گھوڑے مالک کی رضامندی دیکھ کر کھانے پر راغب ہو جاتے ہیں۔ لیکن مریض کے منہ میں جبرًا خوراک ٹھونسنا ممنوع ہے۔ کیونکہ اس طرح اگر وہ کھا بھی جاوے تو ہضم نہیں کر سکتا۔ مریض کی خوراک کا بقیہ تندرست گھوڑوں کو نہ دینا چاہیئے +

مریض جانور کو علاوہ معمولی چارہ۔ رات کے دن میں ۲ یا ۳ دفعہ کچھ گاجر لوسن۔ سبز جئی یا خوید وغیرہ بھی دینا چاہیئے۔ اور غذا کے طور پر یہ چیزیں دیجاتی ہیں جس سے قبض نہ ہو۔ اجابت درست رہے۔ اور ملائم زود ہضم ہوں۔ مثلاً چوکر اور جئی کا دلیہ گرم پانی میں بھگو کر۔ یا بھونے ہوئے جو کا دلیہ۔ السی کی چار یا حریرہ۔

اُبلے ہوئے جَو ۔ اُرد ۔ لوبیا ۔ اور ماش پینے کے پانی میں ستو ملاکر چانولوں اور نشاستہ کا مانڈ ۔ آش آرد وغیرہ ان چیزوں میں سے جو مل سکے اور مناسب معلوم ہو استعمال کرسکتے ہیں ؁

بیمار کی طاقت قائم رکھنے اور اُس کے جسم کی پرورش کرنے کے لئے غذا میں یہ چیزیں بھی شامل کی جاسکتی ہیں ۔ رطوبت بیضہ ۔ دودھ ۔ دیسی یا انگریزی شراب مثلاً وسکی ۔ رم یا برانڈی اور سیاہ بیر شراب ۔ روغن کنجد ۔ روغن السی ۔ یخنی اور مکھن وغیرہ ؁

بہت کمزور جانور اگر ان چیزوں کو خود نہ پی سکیں ۔ تو بوتل کے ذریعہ بھی پلایا جاتا ہے ۔ اور قیمتی گھوڑوں کو مالک روٹی کے ٹکڑے اور بسکٹ وغیرہ بھی کھلاتے ہیں ۔ اور اس کے وہ جلد عادی ہو جاتے ہیں ؁

چوکر کا گھیلا ۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر چوکر میں ۲ تولہ نمک ملادیں اور اُسے ایک بالٹی میں ڈال کر قریب ڈیڑھ سیر کے خوب کھولتا ہوا گرم پانی ڈالیں جس سے سارا چوکر بھیگ جائیگا ۔ بالٹی کا مُنہ ڈھک کر تھوڑی دیر رکھ دیں اور جب سرد ہو جاوے تو جانور کو کھلائیں ؁

چوکر اور جئی کا دلیہ ۔ طیار کرنے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک سیر چوکر اور ایک سیر دلی ہوئی جئی لیکر اُس میں ۲ تولہ نمک ملاکر ایک بالٹی میں ڈالدیں اور اس پر خوب کھولتا ہوا گرم پانی اس قدر ڈالیں کہ دلیہ اچھی طرح مرطوب ہو جائے ۔ بالٹی کا مُنہ کمبل یا کسی برتن کے ذریعہ کچھ دیر کے لئے ڈھک دیں ؁

چوکر اور السی کا گھیلا ۔ طیار کرنے کا یہ قاعدہ ہے ۔ کہ آدھ سیر السی کو پانی میں اُبال کر اُس کا لعاب نکالیں اور اس میں ایک سیر چوکر اور ۲ تولہ نمک ملاکر تھوڑی دیر برتن کا مُنہ بند کر رکھیں ؁

کبھی فقط السی کو پانی میں اُبال کر اُس کی چاء طیار کر کے مریض کو پلائی جاتی ہے۔ کبھی آرد السی کا پتلا آش پکا کر اور اُس میں نمک ملا کر پلایا جاتا ہے۔ روغن السی یا میٹھا تیل بھی اسی غذا ہی میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ اور فی وقت ایک یا ڈیڑھ چھٹانک سے زائد نہیں دیا جاتا۔ اس سے قبض رفع ہوتی ہے۔ جسم میں طاقت آتی ہے۔ اور جانور طیاری پکڑتا ہے۔ شراب اور بیر کبھی تو خوراک میں ملا دیا جاتا ہے۔ اور کبھی بوتل کے ذریعہ پلایا جاتا ہے انڈوں کی نوبت اکثر دودھ میں پھینٹ کر تنہا یا باقی غذا کے ہمراہ پلائی جاتی ہے۔

پانی اور نمک۔ مریض جانور کے تھان میں صاف پانی کی بالٹی موجود رہنی چاہیئے تاکہ حسب خواہش پانی پی سکے۔ اور علاوہ اُس نمک کے جو غذا میں ملا دیا جاتا ہے۔ ایک ڈلا نمک کا بھی موجود ہونا چاہیئے۔ جسے حسب خواہش چاٹتا رہے۔

آرام اور ورزش۔ بہت کمزور لاغر اور لنگڑے مریضوں کو مکمل آرام میں رکھنا چاہیئے۔ اُن کو ٹہلانے سے تکلیف اور نقصان ہوتا ہے۔ جب مریض رو بصحت ہوں۔ تو اُس وقت تھوڑی تھوڑی ورزش شروع کی جاتی ہے۔ جو مریض حادہ امراض میں مبتلا ہوں اُن کو بھی ٹہلانے اور مالش کرنے سے سخت نفرت اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مریضوں کو بھی آرام میں رکھنا چاہیئے۔ اور کانوں اور ٹانگوں کی مالش دن میں ۲ یا ۳ دفعہ ضرور ہونی چاہیئے۔ اگر ناطاقتی یا شکست استخوان یا فالج وغیرہ کے سبب جانور ہر وقت لیٹا رہے۔ اور کھڑا نہ ہو سکے تو ایسے مریضوں کو سلنگ یعنی جھولے میں لٹکا دیا جاتا ہے۔ اور اگر زمین پر لیٹے رہیں تو اُن کے نیچے پچھالی کا بہت موٹا بستر ا ہونا چاہیئے۔ اور اُن کی کروٹیں بدلتے رہیں۔ تاکہ جسم پر زخم نہ پڑ جائیں۔

باب ۱۱

بنڈج یعنی پٹی

(عام کیفیت)

فن جراحی حیوانات میں مختلف قسم و شکل کی پٹی لگانا بھی ایک معقول ہنر ہے۔ اور ویٹرینری طلبار کے لئے اس کا سیکھنا بڑا ضروری ہے۔ گھوڑے کے جسم کے مختلف حصّوں پر با قاعدہ پٹی لگانے کا طریق عملی طور پر اُستاد سے سیکھنا اور ہاتھ سے اُس کی خوب مشق کرنی چاہیئے۔ یہ سادہ قسم کے عمل کتاب میں پڑھنے سے تو بہت مشکل معلوم دیتے ہیں۔ لیکن عملی تعلیم میں بالکل ہی آسان ہو جاتے ہیں۔ پٹی بلحاظ اپنی شکل و بناوٹ کے دو قسم رکھتی ہے۔ ایک لمبی پٹی اور دوسری چوڑی پٹی۔ لمبی پٹی عموماً گھوڑے کے اطراف پر لگائی جاتی ہے۔ اور چوڑی پٹی باقی سطح کے مختلف حصّوں پر لگائی جاتی ہے لمبی پٹی پھر ۲ قسم کی ہوتی ہے ایک گرم یا پشمیں جو فلالین وغیرہ پشم کے کپڑہ سے بنائی جاتی ہے۔ دوسری سرد جو دیسی کپڑہ مارکین یا سوتی وغیرہ سے بنتی ہے۔ سرد پٹی کبھی خشک اور کبھی تر یعنی پانی یا کسی عرق میں بھگو کر لگائی جاتی ہے۔ کبھی استخوان اطراف کے ٹوٹ جانے کے وقت اُن کو باہم جوڑ رکھنے کے لئے کسی چپکنے والے لیپ یا پلاسٹر سے بھی آلودہ کر کے لگاتے ہیں۔

۱- رولر بنڈج یعنی لمبی پٹی

گھوڑوں میں عموماً لمبی پٹی استعمال ہوتی ہے۔ اسی واسطے اس کو "ہارس بنڈج" بھی بولتے ہیں۔ یہ عموماً ۳ سے ۶ انچ تک چوڑی اور ۲ سے ۳ گز لمبی ہوتی ہے اور دیسی گاڑھے کپڑے کو پھاڑ کر تیار کی جاتی ہے۔ چونکہ اس پٹی کا طول اور عرض موقع استعمال کے موافق مختلف ہوتا ہے۔ لہذا گھوڑوں کے شفاخانوں میں ہر قسم کی پٹیاں بھی ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ اور دیسی کپڑہ یا دسوتی بھی موجود ہوتی ہے جس سے ضرورت کے مطابق تازہ پٹی کاٹ کر بنا لیتے ہیں +

لمبی پٹی کے ایک سرے پر ایک ٹکڑہ ٹیپ یا فیتے کا اس غرض سے سی دیا جاتا ہے۔ کہ پٹی لگا کر آخیر اُس فیتے کے ذریعہ اُسے باندھ دیا جاتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ بجائے فیتہ لگانے کے پٹی کا یہ اخیر سرا درمیان سے چند انچ لمبائی میں پھاڑ دیا جاوے اور اُسی کو دونو طرف سے گھما کر باہم باندھ دیا جائے +

لمبی پٹی کو آسانی سے باندھنے کے لئے اُسے لپیٹ کر رکھتے ہیں۔ (دیکھو تصویر نمبر ۵۷ و ۶۷) +

اور جیسے کہ اوپر بیان ہو چکا ہے یہ پٹی کبھی خشک اور کبھی مرطوب کر کے لگائی جاتی ہے۔ مرطوب پٹی یا تو فقط پانی میں بھگو لیتے ہیں اور یا کسی ایسے عرق میں بھگویا جاتا ہے جو درد کو موقوف کرنے یا ٹھنڈک پہنچانے کی تاثیر رکھتا ہو۔ اور گاہے پٹی پر اس قسم کی چیزوں کا لیپ بھی کر کے لگایا جاتا ہے۔ جو خشک ہو کر پٹی کو کرخت اور مستقل کر دیتی ہیں +

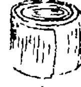
اطراف پر پٹی لگانے کے وقت اُسے دہنے ہاتھ میں پکڑنا چاہیئے۔ اور اُس کا بالائی سرا بائیں ہاتھ میں پکڑیں۔ اور جس جگہ لگانا مطلوب ہو اُس جگہ پر رکھ کر پہلے دو چکر دیکر پٹی کو اس جگہ پر قابو کر لینا چاہیئے اور بعد اُس کے باقاعدہ کسی قدر دباؤ کے ساتھ

تصویر نمبر ۸۶



پٹی لپیٹنے کا طریق

تصویر نمبر ۷۵



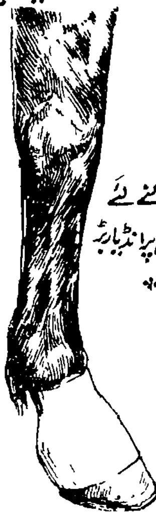
پٹی لپیٹی ہوئی



تصویر نمبر ۷۷

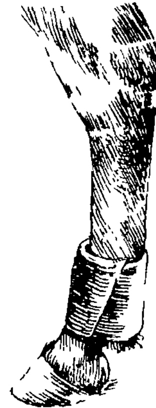
اس پٹی میں ٹرن دینے کی حکمت بتلائی گئی ہے
یعنی لمبی پٹی کے ہر ایک لپیٹ میں اس طرح ہر ایک
ٹرن دیا جاتا ہے

تصویر نمبر ۷۷ - ب



اور ریچنگ کو روکنے لئے
اگلی ٹانگ کی ہیل پر انڈیا ربڑ
گارڈ لگا ہوا ہے

تصویر نمبر ۷۷ - الف



برشنگ یعنی نیور کو
روکنے کے لئے
کلاتھ بوٹ پہنایا
ہوا ہے

ہمواری سے گھمائے جاویں۔ اور پٹی کا دباؤ ہر طرف سے ہموار اور برابر ہونا چاہئیے
خصوصًا اطراف کے وہ حصّہ جو اوپر سے نیچے کو کسی قدر سلامی اور موٹائی میں نابرابر ہوتے
ہیں۔ اُن پر پٹی لپیٹنا کسی قدر احتیاط طلب ہے۔ کیونکہ اگر سیدھے لپیٹ دئیے
جاویں۔ تو پٹی کا ایک کنارا تو کستا چلا جاتا ہے اور دوسرا کنارا بالکل ڈھیلا رہتا ہے
اسی واسطے اکثر تجربہ کار گھوڑے کی نلی اور پنڈلی پر پٹی لگانے کے وقت یہ تدبیر
کرتے ہیں کہ اُس کے ہر ایک لپیٹ میں ایک ترچھا گھماؤ دیتے ہیں جس سے پٹی کا بالائی
کنارا نیچے اور نیچے والا اوپر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر ساری پٹی لپیٹ کر اُس کا آخری
سرا جو درمیان سے طول کے رُخ پھٹا ہوا ہوتا ہے باہم ملا کر باندھا جاتا ہے۔ دیکھو
تصویر نمبر ۷۷

۲۔ فلالین بنڈیج

فلالین کی گرم پٹیاں بھی اکثر گھوڑوں کے اطراف پر اُنہیں گرم رکھنے اور طاقت
دینے کے لئے لگایا کرتے ہیں۔ (خصوصًا اسپیرن یعنی موچ کھائے ہوئے گھوڑوں میں)
فلالین کی پٹی تقریبًا آٹھ فٹ لمبی اور ساڑھے چار انچ چوڑی اور اچھے اوسط درجہ
کی موٹی ہوتی ہے۔ کبھی بجائے فلالین کے موٹی سرج اور دیسی موٹے اونی کپڑے
کی بھی پٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ مگر یہ سخت اور کھردری ہونے کے سبب چنداں مفید
نہیں ہوتیں۔ غرض اصلی پٹیاں جو دکانداروں سے بنی بنائی تیار ملتی ہیں خرید کر
استعمال کے لئے لپیٹ کر تیار رکھنی چاہئیں۔ اور پٹی لگانے کے وقت اُن کا بالائی
سرا قریب چھ۔ سات انچ کے کھولکر بائیں ہاتھ میں لیکر نلی کے بیرونی طرف رکھیں
اور پٹی داہنے ہاتھ میں پکڑ کر اوپر سے نیچے کی طرف اور باہر سے اندر کی طرف کر کے
گھماویں۔ یہ پٹی نی جائنٹ سے نیچے اور فٹ لاک کے اوپر اگلی اطراف کی پنڈلیوں

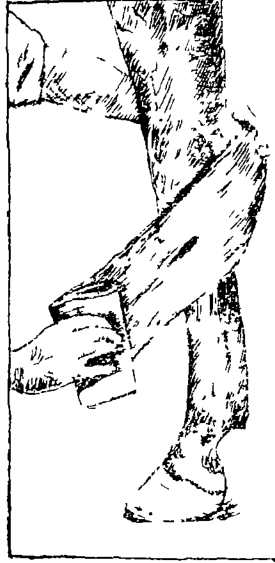
پر لگائی جاتی ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۸۰،۷۹،۷۸ ۔

تصویرہائے بالا مذکورہ کے دیکھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ لپٹی ہوئی پٹی دہنے ہاتھ میں اور اُس کا کھلا سرا بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں میں پکڑا ہے اور پٹی کو آسانی سے چلانے کے لئے اُس کا لپیٹ باہر کو رکھا جاتا ہے ۔

پٹی کا پہلا لپیٹ پنڈلی کے درمیان کسی قدر گھٹنے کے قریب سے شروع کیا گیا ہے۔ اور فٹلاک کی طرف ختم کیا گیا ہے۔ لیکن آخیر کے دو لپیٹ عین نلی کے درمیان ہیں۔ اور آخیر سرے کا فیتہ بھی ایک گرہ کے ذریعہ یہیں پر باہر کی طرف باندھا گیا ہے ۔

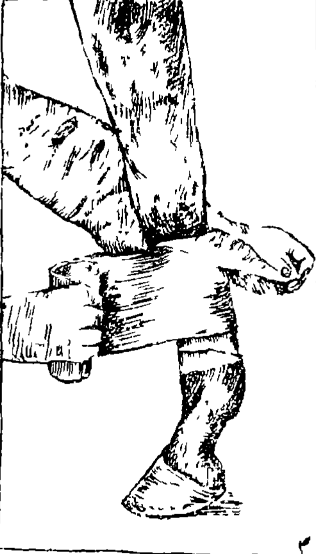
اس پٹی کے لگانے اور باندھنے میں یہ ہوشیاری درکار ہے کہ نہایت صفائی خوبصورتی اور ہمواری سے لگائی جاوے۔ اُس میں نشیب و فراز اور سلوٹ وغیرہ نہ ہوں اور ایسی عمدگی سے باندھا جاوے کہ اگر شکاری یا گھوڑ دوڑی گھوڑے کو اس قسم کی پٹیاں لگا کر اُن سے کام لیا جاوے۔ تو پٹی کھُل کر نہ گر پڑے۔ پٹی نہ تو ڈھیلی ہونی چاہیئے اور نہ ہی اس قدر کس کر لگانی چاہیئے جس کے دباؤ کے سبب دوران خون بند ہو جاوے۔ اگر پٹی بے احتیاطی سے ڈھیلی ڈھالی لگا دیجائے اور گھوڑے سے کام لیا جائے تو پٹی گر جاتی ہے۔ اور فقط فیتہ کے ذریعہ نلی سے اٹکی رہتی ہے اور اگر اس کا کھُلا سرا پچھلے پَیر کے نیچے آجاوے تو گھوڑا ٹھوکر لیتا ہے۔ اور گھٹنہ کے بل گر جاتا ہے۔ اس لئے پٹی کا پہلا سرا بڑھا کر اوپر گھٹنے کی طرف رکھتے ہیں۔ جب پٹی کے دو لپیٹ اُس پر آجائیں تو اس آزاد سرے کو نیچے لوٹا کر اُس پر پٹی لپیٹتے ہیں۔ اس طرح پر پٹی کا یہ سرا ڈھیلا ہو کر نیچے سے سرک نہیں سکتا ۔

تصویر نمبر ۷۸

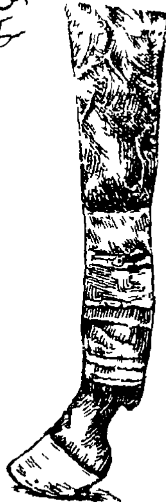


پنڈلی پر پٹی لپیٹنا شروع اس طرح کی جائے

تصویر نمبر ۷۹



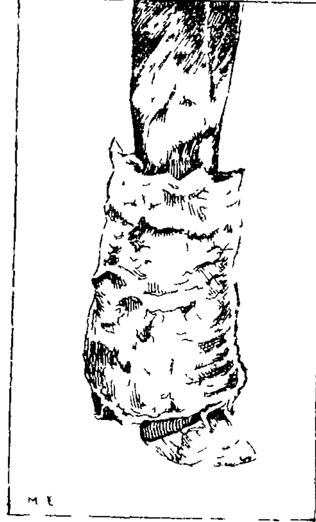
۴ دو لپیٹ کے بعد پٹی کا پہلا سرا گھٹنے کے پیچھے سے اس طرح پر نیچے کر دیا جاتا ہے تاکہ پٹی اپنی جگہ سے سرکنے نہ پاوے



تصویر نمبر ۸۰

پٹی باندھ کر مکمل کی گئی ہے اور آخیر سرے کو فیتہ کے ذریعہ نلی کے بالائی بیرونی طرف باندھا گیا ہے ✣

تصویر نمبر ۸۱



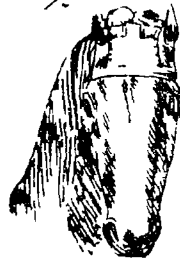
گھوڑے کی نلی پر روئی کی تہ ڈھیلی لپیٹی ہوئی

تصویر نمبر ۸۲



کاٹن وڈنگ بنڈیج لگائی ہوئی ہے

نمبر ۸۳



پیشانی پر پٹی

نمبر ۸۴



پیشانی پر بڑی پٹی

۴۳۔ کاٹن وول پریشر۔ یا کاٹن ویڈنگ بینڈج

اطراف کے نس و رباط کے موچ کھا جانے کے وقت عموماً کاٹن وول پریشر یعنی روئی کے دباؤ کی پٹی گھوڑوں کی نلی پر گھٹنے اور فٹلاک کے مابین لگائی جاتی ہے اس مطلب کے لئے ولایتی دُھنی ہوئی روئی یا کاٹن ویڈنگ (یعنی روئی نمدے کی طرح ایک تہ میں بٹھائی ہوئی) اور اگر یہ نہ مل سکے تو دیسی روئی کی ایک تہ تقریباً دس انچ اور ایک یا دو گز لمبی بنا کر پنڈلی کے گرد سب طرف سے ہموار کر کے لپیٹ دینا چاہیئے۔ اور اس کے اوپر ایک پٹی کیلی کو یا دیسی گاڑھے کپڑے کی تین انچ چوڑی اور تین یا چار گز لمبی ہمواری سے لپیٹ دیں۔ تاکہ ویڈنگ کاٹن یا روئی اپنی جگہ پر قائم رہے۔ اس کے اوپر دوسری پٹی جو طول اور عرض میں پہلی پٹی کے برابر ہوتی ہے۔ خوب کس کر باندھ دیجاتی ہے۔ اور اس آخیر سرے کو ایک فیتہ کے ٹکڑے یا سیفٹی پن کے ذریعہ اٹکا دیا جاتا ہے یا سوئی کے ذریعہ سی دیا جاتا ہے۔ یا پٹی کے آخیر سرے کو اس کے طول کے رُخ پھاڑ کر دو حصّوں میں تقسیم کر کے اُن کے دونو سرے باہم ملا کر باندھ دئیے جاتے ہیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۸۱ و ۸۲ ❊

یہ پٹی عموماً ۲۴ گھنٹہ کے بعد اُتار دیجاتی ہے۔ اور کچھ دفعہ دیکر پھر دوبارہ لگائی جاتی ہے۔ مگر بعض دفعہ ایک ہی پٹی کو کچھ دنوں برابر لگا رہنے دیتے ہیں۔ پٹی اُتارنے کے بعد پیر کو زمین سے اُٹھا کر کئی دفعہ اس کے جوڑوں کو خم دینا اور پنڈلی کو خوب مالش کرنا چاہیئے۔ اور جب روئی کی تہ سخت اور دبیز ہو جاوے تو اسے علٰحدہ کر کے تازہ روئی لگانی چاہیئے ❊

۴ - چوڑی پٹی

چوڑی پٹی دو سوتی - گاڑھے - کالیگو - یا مارکین وغیرہ - کسی قسم کے مضبوط مگر ملائم پارچے کے ایک چوڑے ٹکڑے سے ضرورت کے مطابق کاٹ کر بنائی جاتی ہے اور جسم کے اُس حصے کی شکل کے مطابق جس پر لگانا منظور ہو - تیار کر کے فیتے یا ڈوری - سوئی دھاگا - سیفٹی پن اور تسمے کے ذریعہ لگا کر قائم کی جاتی ہے - کبھی ملائم چمڑے یا موم جامہ وغیرہ سے بھی اس قسم کی پٹی تیار کی جاتی ہے - اس قسم کی پٹی جہاں تک ممکن ہو - سادہ ہونی چاہئے - تاکہ آسانی سے بنائی اور لگائی جا سکے - اور اس کے لگانے میں یہ احتیاط درکار ہے کہ پٹی زخم کو پوشیدہ کر رکھے - مگر اس پر دباؤ نہ ڈالے - اس حصے کا دوران خون بند نہ کرے - اور مواد کا اخراج بھی بند نہ ہو - اور پٹی سطح جسم کے ساتھ لگی رہے - چوڑی پٹی بہت قسم کی ہوتی ہے - اور ضرورت کے مطابق مختلف شکل میں تیار کی جا سکتی ہے - چنانچہ مثال کے طور پر اس کے چند قسم یہاں بھی بیان کئے جاتے ہیں *

(۱) پیشانی کی پٹی - یہ ایک چورس ٹکڑا کپڑے کا ہے جو پیشانی کو پوشیدہ کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے - اوپر کی طرف دونو کانوں کے درمیان سے نکال کر گُدی پر گلتنی کے فیتے سے باندھ دیا گیا ہے - اور نچلا کنارہ ابرو تک پہنچتا ہے - جس کے ساتھ ایک فیتہ سی دیا گیا ہے - اور اس فیتے کے دونو سرے دونو طرف رخسار وں پر گلتنی سے سی یا باندھ دئے جاتے ہیں - دیکھو تصویر نمبر ۸۳ *

کبھی پیشانی کے علاوہ سارے چہرے پر نتھنوں کے بالائی حصے تک پٹی لگائی جاتی ہے - اس وقت علاوہ گلتنی اور پیشانی کے فیتے کے ایک فیتہ پٹی کے نچلے کنارہ سے سی کر چہرے کی دونو طرف سے پیچھے کو لیجاتے ہیں - اور گلتنی کے

کے زیرین طرف اُن کو اٹکا دیتے ہیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۸۴ ✤

کبھی چہرے پر اس قدر چوڑی پٹی لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس سے دونو آنکھیں ڈھک جاتی ہیں۔ اس پٹی کے لگانے کے لئے فیتے کے آٹھ بند لگائے جاتے ہیں۔ جو اُس کو گلتنی کے تسمے سے اٹکا رکھتے ہیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۸۵ و ۸۶ ✤

تھروٹ بنڈج یعنی گلے کی پٹی

اس طرح بنتی ہے۔ کہ ایک ضرورت کے مطابق لمبا اور چوڑا تقریباً مُربع ٹکڑا کپڑے کا لیکر اس کے چاروں کونوں پر فیتے کے چھوٹے ٹکڑے سی دیویں۔ اور پٹی کو گلے پر رکھ کر سامنے کے دو فیتے پیشانی پر اور پچھلے دو نو فیتے کانوں کے پیچھے گردن پر باہم ملا کر باندھ دیں۔ تصویر نمبر ۸۷ ✤

بعض دفعہ گلے اور گردن کے نیچے اور بازوؤں پر بہت چوڑی پٹی لگائی جاتی ہے اس کے بنانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق ایک چورس ٹکڑا کپڑے کا لیکر اس کے چاروں کونے کاٹ دیں یا اندر لوٹا کر سی دیویں۔ اس طرح دونو سروں پر آٹھ کونے پیدا ہو جاوینگے۔ اب ہر ایک کونے کے ساتھ ایک ٹکڑا فیتے کا سی دیں اور پٹی کو گلے و گردن کے نیچے رکھ کر سامنے دونو کونوں کے فیتے پیشانی پر باہم ملا کر باندھ دیں۔ اس کے بعد کے دو فیتے گردن کے اوپر باندھیں۔ اور ان کے بعد دو فیتے مدھو کے پاس ایک دوسرے سے گزار کر پیٹھ کی دونو جانب فراکی سی اٹکا دیں اور آخیری دو فیتے ایک سینہ بند کی تنی کے دونو طرف باندھ دئیے جاتے ہیں۔ اور یہ سینہ بند دونو جانب فراکی سے رسیا ہؤا ہوتا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۸۸ ✤

مدھوٗ کی پٹّی

مدھوٗ پر پٹّی لگانے کے لئے ایک چوڑا چورس ٹکڑا کپڑے کا لیا جاتا ہے۔ اور اس کے درمیان سامنے اور پیچھے ایک لمبا پلیٹ ڈالکر اُس کو مدھو پر رکھا جاتا ہے سامنے کے دونو کونوں پر فیتا کے ٹکڑے سی کر چھاتی کے سامنے اُن کو اٹکا دیا جاتا ہے۔ اور پچھلے دونو کونوں کے فیتے چھاتی کے نیچے سے گھُما کر باندھ دئیے جاتے ہیں اور ایک دوہرا فیتہ پٹی کے پچھلے کنارے کے درمیان سی کر اور پیچھے لیجا کر دُم میں اٹکا دیا جاتا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۸۹ ✣

پیٹھ پر پٹی لگانے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ ایک چورس ٹکڑا کپڑے کا لیکر اس کے چاروں کونوں پر ضرورت کے مطابق لمبے فیتے کے ٹکڑے باندھ یا سی دیں۔ سامنے کے کونے کے فیتوں کو چھاتی کے نیچے۔ اور پچھلے کونوں کے فیتوں کو پیٹ کے نیچے سے گھما کر باہم باندھ دیں۔ اور کمر کے دونو طرف ایک ایک ٹکڑا فیتے کا پٹی سے اٹکا کر دُمچی کی طرح ایک پھندا بنایا جاتا ہے۔ جو دم کے نیچے لگا رہتا ہے۔ کبھی ضرورت محسوس ہو تو ایک فیتہ چھاتی کے سامنے بھی لگا دیا جاتا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۹۰ ✣

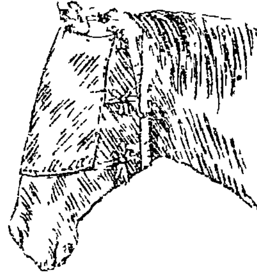
کروپ کے مقام پر پٹی لگانے کا طریق یہ ہے کہ اس میں پٹّی کے فی طرف تین فیتے لگے ہوئے ہیں۔ یعنی سامنے کے کنارے کے دونو طرف کے فیتے باہم ملا کر باندھ دئیے جاتے ہیں اور پچھلے دونو فیتوں کو اپنی اپنی طرف ران کے اندر سے گھما کر باہم ملا کر باندھا جاتا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۹۱ ✣

پری نیم پر پٹی لگانے کا طریق یہ ہے کہ ایک لمبا ٹکڑا کپڑے کا لیکر اس کے بالائی کنارہ کو تھوڑا سا کاٹ کر محدب کریں۔ تاکہ دم کی جڑھ کے نیچے ٹھیک بیٹھ جائے اور اس کے بالائی دونو کونوں پر فیتہ باندھ کر کروپ پر ان کو ایک دوسرے پر سے

تصویر نمبر ۸۵

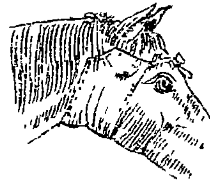


تصویر نمبر ۸۶



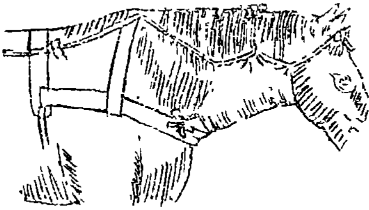
چہرہ پر چوڑی پٹی لگانے کا طریق

تصویر نمبر ۸۷



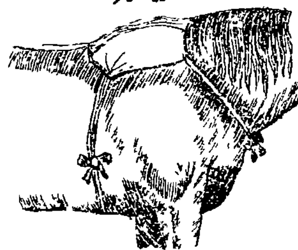
گلے کی چھوٹی پٹی

تصویر نمبر ۸۸



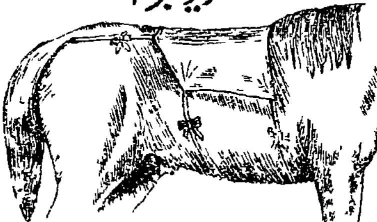
گلے کی بڑی پٹی

تصویر نمبر ۸۹



مدھو کی پٹی

تصویر نمبر ۹۰



پیٹھ کی پٹی

تصویر نمبر ۹۲



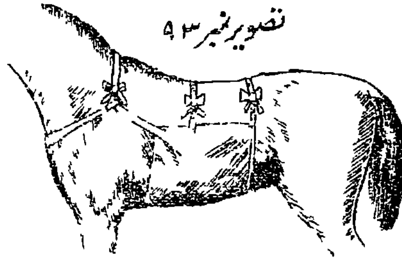
پرنیم پر پٹی ۔

تصویر نمبر ۹۱



کروپ پر پٹی

تصویر نمبر ۹۳

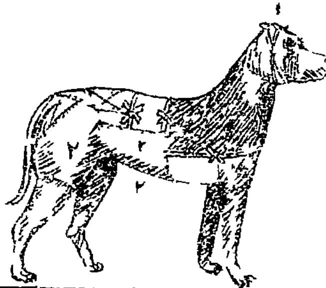


پیٹ اور چھاتی کے نیچے پٹی

تصویر نمبر ۹۴ ـ لبا



پیش بازو پر جوڑی پٹی



تصویر نمبر ۹۵

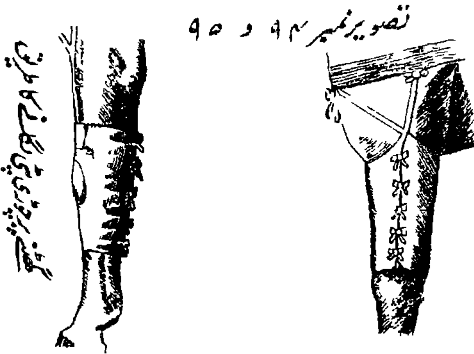
۱- کتے کے کان اور سر پر پٹی
۲- ، ، ران- گدھ- اور
پیٹ پر پٹی

ترچھا گزار کر کمر کے فیتہ سے باندھ دیں۔ نچلے کنارہ کو لمبائی کے رُخ پھاڑ کر دو حصّے کریں۔ اور فی حصّہ کے ساتھ ایک فیتہ باندھ کر اسے کمر کے فیتہ سے اٹکا دیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۹۲ ٭

پیٹ پر پٹی لگانے کا طریق یہ ہے۔ کہ ایک ضرورت کے مطابق چوڑا اور لمبا ٹکڑا کپڑے کا لیکر ان کے دونو سروں پر فی طرف تین فیتے لگا دیں۔ اور پٹی کو پیٹ کے نیچے رکھ کر پچھلے کونے کے دونو فیتوں کو گھوڑے کی کمر سے گھما کر باندھ دیں۔ اور درمیانی فیتوں کو پیٹھ سے گھما کر باندھیں۔ اور دونو سامنے کے کونوں کے فیتے گردن کے حلقہ سے اٹکا دیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۹۳ ٭

علاوہ اس ڈھانچہ جسم کے کبھی اگلے یا پچھلے اطراف کے بالائی حصّوں پر چوڑی پٹی لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان مقامات پر لمبی پٹی نہیں لگائی جا سکتی مثلاً فور آرم پر چوڑی پٹی لگانے کا طریق تصویر میں دکھلایا گیا ہے۔ یہ پٹی گھوڑے کے گھٹنے کے بالائی طرف آرم پر بذریعہ چھوٹے چھوٹے فیتوں کے باندھی گئی ہے۔ اور اس کے بالائی کنارے کے بیرونی طرف دو فیتے لگے ہوئے ہیں۔ جو اس پٹی کو اوپر کی طرف ایک پیٹی سے لٹکا رکھتے ہیں۔ تصویر نمبر ۹۴ و ۹۵ ٭

تصویر نمبر ۹۴ و ۹۵



اگلے بازو پر پٹی فیتہ کے ذریعہ باندھی ہوئی

حصّۂ دوم

بیل اور دیگر گھریلو جانور

واضح ہو کہ سم دار جانوروں اور جُگالنے والے چوپاؤں کے پاس آنے جانے ۔ اُنہیں ہاتھ پاتھ لگانے اور قابو میں لانے وغیرہ کے طریق میں مختلف قسم کے جانوروں کی بناوٹ جسمانی اور عادت طبعی کے لحاظ سے کم و بیش فرق ہوتا ہے ؞

جو طریق ہینڈلنگ گھوڑے کا بتلایا گیا ہے ۔ وہی تمام قسم کے سم دار جانوروں مثلاً گدھے ۔ خچر ۔ گورخر وغیرہ میں بہ استثنا چند جزوی تفاوات کے استعمال ہوتا ہے ۔ لیکن جگالنے والے جانوروں کے لئے حسب ذیل بیان کیا جاتا ہے ؞

بیل کو قابو کرنے کے طریق

۱۔ **بیل کو کھڑی حالت میں قابو کرنے کا طریق** ۔ جب بیل کو نعل ڈریسنگ وغیرہ کے کھڑی حالت میں قابو کرنا مطلوب ہو ۔ تو اُسے منہ یا گردن سے یا سینگوں کے گرد رسا ڈال کر یا نتھ یا بُلاک کی رسی سے پکڑ کر قابو کیا جاتا ہے ۔ اگر اس کی ناک میں نتھ نہ ہو تو اُسے آلہ بلڈاگ فارسفس لگا کر بھی قابو میں لایا جاتا ہے دیکھو تصویر نمبر ۹۶ ؞

شریر بیل کی آنکھوں پر کھوپے یا اندھیری چڑھا کر موند دینے سے بھی وہ آرام سے کھڑا ہو جاتا ہے ۔ اور مار نہیں سکتا ۔ اور گائے بیل جو پچھلے پیروں سے بہت لات مارنے کے عادی ہوں ۔ اُن کے پچھلی اطراف کو رسی کا پھندا ڈال کر بند کر دیا جاتا ہے جب

وہ لات نہیں پھینک سکتے۔ یا ایک دوہرا رسّا اُن کے سارے جسم کے گرد سے یعنی آگے چھاتی کے نیچے اگلی اطراف کے سامنے سے۔ اور پیچھے رانوں سے گھما کر چھاتی کی ایک جانب کہنی کے پاس رسّے کے ۲ سرے باہم ملائے جاتے ہیں اور دوہرے پھندا سے آزاد سرے رسّا کے نکال کر اور کھینچ کر پیٹھ پر سے گھما کر دوسری طرف لیجا کر دوسری کہنی کے پیچھے اُس طرف کے رسہ سے گرہ لگا کر باندھ دیتے ہیں۔ اس طرح پر باندھنے سے نہ تو بیل پچھلی لات پھینک سکتا ہے اور نہ ہی زیادہ تر اُچھل کود کر سکتا ہے۔ بلکہ آرام سے کھڑا رہتا ہے۔ اگر بیل کو آرام سے کھڑا کرنا مطلوب ہو۔ حالانکہ نہ تو باندھنے کے لئے کافی رسّا ہو اور نہ ہی کیلا یا درخت ہو تو اُس وقت عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اُس کے سر و دُم کو باندھ دیں۔ یعنی ایک چھوٹی سی رسّی لیکر دُم کے بالوں سے باندھ دیں اور اُس کا دوسرا سرا بیل کی نتھ یا مُہرک سے اٹکا دیویں۔ اس طرح باندھنے سے جانور کی گردن میں کسی قدر خم آجاتا ہے اور آرام سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اگر چلنے پھرنے کی کوشش کرے تو دائرہ کی حرکت کرتا یعنی چکر دیتا ہے۔ سیدھا کسی طرف نہیں جا سکتا ✤

اگر بیل کی سطح جسم پر زخم یا گھاؤ وغیرہ ہوں اور اُنہیں ڈریس کرنا۔ یا چھوٹی قسم کا کوئی عمل جراحی کرنا ہو۔ تو اُس کے سر کو کیلے یا درخت وغیرہ سے کس کر باندھ دیا جاتا ہے۔ اور پچھلی اطراف کو نیانہ ڈال کر لات مارنے سے روک دیا جاتا ہے۔ اب دو مددگار بیل کے دہنے اور بائیں جانب کھڑے ہو کر اُسے قابو رکھتے ہیں۔ اور ڈریسر یا عامل اپنا کام آرام سے کر سکتا ہے ✤

اگر جانور اگلے پیروں سے ٹاپے یا بے آرامی ظاہر کرے تو اُنہیں بھی رسے کی دستی لگا کر قابو کر لیا جاتا ہے ✤

اگر ختنہ بیل کو کھڑا کر کے ڈریس کرنا ہو۔ تو اس کا طریق یہ ہے کہ پہلے ایک لمبا رسّا لیکر اُس کا میانہ حصہ بیل کی پیٹھ پر رکھیں۔ ایک مددگار دہنی طرف کا رسّا جانور کی کہنی سے

نیچے دونو اطراف کے فیمابین چھاتی پر سے گذار کر سامنے لے جائے اور پھر باہر سے پیچھے لاکر سابقہ رستا کے نیچے سے گذار کر پچھلے پیر کی طرف لیجائے۔ اب پچھلے پیر پر کھوچ سے اوپر اس رسا کی ناگ بل گرہ دیکر ایک طرف کو کھینچ رکھے۔ اور اسی طرح دوسرا مددگار بائیں طرف اگلے اور پچھلے پیر کو اسی طریق سے قابو کرکے ایک طرف کھینچ رکھے اس طرح پر باندھ دینے سے نہ تو جانور لات مار سکتا ہے۔ نہ بہت کود۔ ٹاپ سکتا ہے۔ کیونکہ اگلے پچھلے چاروں اطراف قابو میں آجاتے ہیں۔ اور دونو رستوں کو زور سے کھینچنے پر رانیں چوڑی ہو جاتی ہیں۔ اور ڈریسر بلا خطر آرام سے فوطوں اور رانوں کے اندر کے زخم کو صاف کرسکتا ہے۔ اگر بیل شریر ہو اور پچھلے اطراف کو ہاتھ لگانا مشکل ہو تو پہلے پچھلے اطراف پر رسے کا پھندا یا نیانہ اس حکمت سے لگایا جاتا ہے۔ کہ ایک لمبا رستا دو مددگار بیل کے دہنے اور بائیں جانب دُور کھڑے ہوکر پکڑ رکھتے ہیں اور دہنی طرف کا مددگار اپنی طرف کے رستے کو بیل کے پیٹ کے نیچے سے بائیں طرف کے مددگار کو۔ اور بایاں دہنی طرف کے مددگار کو دے دیتا ہے۔ اس طرح پر بیل کی کمر پر ایک گول لپیٹ آجاتا ہے۔ اب اس لپیٹ کو سرکا کر بیل کے پُٹھا پر لے جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ اُسے نیچے سرکا کر اس کی رانو پر لے آتے ہیں۔ اور دونو طرف سے بزور کھینچنے سے بیل کی دونو رانیں باہم ملجاتی ہیں۔ اب دونو سرے رسے کے دوسری دفعہ بھی رانوں کے گرد گھما کر پھندا کو نیانہ کی طرح قابو کرکے۔ اگلے پیر کی طرف لے جاتے ہیں۔ (جیسے کہ اول مذکورہ طریق میں بتلایا گیا ہے۔ اگلے اطراف کی کھنیوں کے ذرا نیچے دونو پیروں کو لپیٹ مار کر رستا کے آزاد سرے بیل کی پیٹھ پر لیجا کر باہم ملاکر کس کر باندھ دئے جاتے ہیں۔ اس طرح پر باندھنے سے بیل بالکل قابو میں آجاتا ہے اور آرام سے کھڑا رہتا ہے ؎

علاوہ بریں اور بھی بہت سے طریق بیل کو کھڑی حالت میں قابو و منقاد کرنے کے

ہیں۔جن کا مفصّل لفظی بیان اس کتاب میں متروک کیا جاتا ہے اور عملی طور پر وہ طریق سکھلائے جائینگے ؃

۲۔**بیل کے اطراف کو اُٹھانا**۔ اگر بیل کی اگلی ایک ٹانگ کو اُٹھانا منظور ہو۔ تو اُس کی اُس ٹانگ کے پاسٹرن یعنی مُٹھہ میں رسا باندھ کر دوسری جانب ایک ایک مددگار کو پکڑائیں۔ اور خود رسّے کو اوپر کھینچے۔ جب بیل پیر کو اوپر اُٹھائے۔ تو دوسری جانب کا مددگار رسّا کو کھینچکر ٹانگ کو اُٹھا رکھے۔ جو بیل غریب ہوں۔ اُن کی ٹانگ خالی ہاتھ کے ذریعہ بھی اُٹھائی جاسکتی ہے۔ لیکن عموماً بیل پیر اُٹھانے میں ضدی ہوتے ہیں۔ اور اس لئے رسّا باندھنا پڑتا ہے ؃

اگر ایک پچھلا پیر اُٹھانا منظور ہو تو اُسی طرف جا کر بیل کا دُم اُس کی ران کے اندر سے پکڑ کر نکالیں۔ اور اُسے کھونچ کے سامنے رکھ کر زور سے پیچھے کی طرف کھینچیں۔ اس سے بیل پیر اُٹھا لیتا ہے۔ اور کھونچ کے خم دار حصّہ کے نیچے دُم کا سہارا رہتا ہے اگر اس طرح بھی بیل پیر نہ اُٹھائے۔ تو دوسرا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک لمبی مضبوط لاٹھی یا بانس کی لکڑی لیکر ٹانگ کے سامنے سے گذار کر اُس کے دونو سروں سے مددگار پکڑ کر ٹانگ کو اُٹھاویں۔ اس طرح بہ آسانی بیل پیر اُٹھا لیتا ہے۔ دیکھو تصویر ہائے نمبر ۹۷ و ۹۸ ؃

مگر یاد رکھو کہ جب کسی طرح بھی جانور پیر نہ اُٹھائے۔ تو اُسے ضرور گرانا پڑتا ہے ؃

۳۔**بیل کو گرانے کے طریق**۔ گائے بیل کو رسّا کے ذریعہ گرانے کے کئی طریق ہیں۔ مگر سب سے زیادہ مروج اور عام یہ ہیں :-

پہلا طریق یہ ہے کہ ایک آٹھ دس گز لمبا رسا لیکر ایک سرا بیل کے سینگو کے گرد لپیٹ کر باندھ دیں۔ اور آزاد سرا گردن کے ساتھ لیجا کر پہلے چھاتی کے گرد اُس کا

ایک بل دیں۔ اور ایک پیچ ڈال کر ذرا آگے بڑھادیں۔ اور اسی طرح کا ایک بل کمر و پیٹ کے گرد دیں۔ اور پیچ ڈال کر رسّا کا آزاد سرا پیچھے لیجادیں اور ایک یا دو مددگار زور سے کھینچیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۹۹ +

اب جس طرف بیل کو گرانا منظور ہو۔ اُسی رُخ اُس کے سر و دُم کو کھینچیں تاکہ بیل اُسی طرف کو گرے +

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پہلے رسّا کا ایک سرا بیل کے اگلے پیر کی ایک گاچی پر باندھ کر اور اُسی طرف سے اوپر لے جاکر پیٹھ پر سے گھُما کر دوسری طرف سے پیٹ کے نیچے لے آویں۔ اور اُسی طرف کے پچھلے پیر کی گاچی کے گرد ایک لپیٹ دیکر اور رسّا کو اوپر لے جاکر بیل کی پیٹھ پر سے گذار کر دوسری طرف کو کھینچیں۔ ایک مددگار اگلے پیر کے رسے کو پکڑ کر زور سے اوپر اُٹھائے۔ اس طرح پر ایک ہی طرف کی دونو اگلی پچھلی ٹانگیں جسم سے نکل جاتی ہیں۔ اور بیل فورًا اُسی طرف کو گر جاتا ہے۔ یہ ایک عمدہ طریق بڑے مضبوط جانوروں کے گرانے کا ہے۔ اور مُصنف اپنے مطب میں بڑے بڑے مضبوط زور آور جانوروں کو عمومًا اسی طریق سے گراتا ہے +

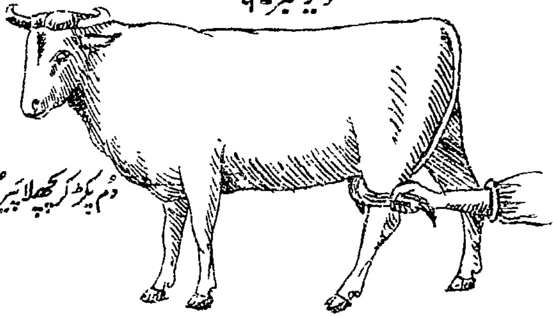
تیسرا طریقہ۔ جو بہت مضبوط بھینسوں کے گرانے میں اکثر کارآمد ہوتا ہے یہ ہے۔ کہ پہلے بھینس کی پچھلی ٹانگوں کو کھوچ سے اوپر نیانہ ڈال کر باندھ دیں۔ اور بعد ازاں ایک لمبا رسّا لیکر اُس کے ایک سرا سے بھینس کے اگلے پیروں کی گاچیوں پر دستی لگادیں۔ اور اُس کا آزاد سرا جانور کے پیٹ کے نیچے سے اُس کی پچھلی اطراف کے نیانہ یا رسّا کی طرف لے جاویں۔ اور اُس میں ایک لپیٹ دیکر پھر لمبے رسّا کو سامنے کو لے جاویں۔ اور جانور کے اگلی اطراف کے درمیان سے گذار کر سامنے لے جاویں اور زور سے کھینچیں۔ اس سے پچھلی اطراف آگے کو کھنچ آوینگی۔ اب ایک یا دو مددگار جانور کے سر کو اور ایک مددگار اُس کے دم کو پکڑ کر اُس طرف کو کھینچیں جس طرف اُسے

تصویر نمبر ۹۶ - بیل کی ناک پر آلہ بلڈاگ فارسفس لگا ہُوا



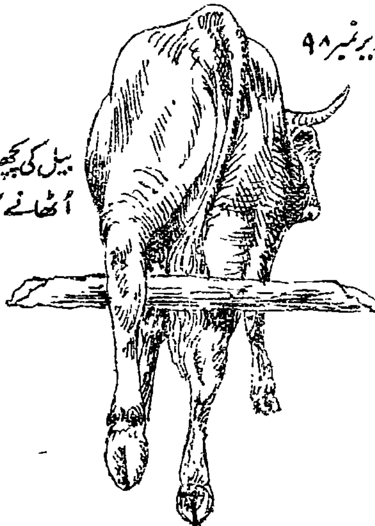
بلڈاگ فارسفس جو بیل کے نتھنوں پر بلاک کی طرح لگایا جاتا ہے +

تصویر نمبر ۹۷



دُم پکڑ کر پچھلا پیر اُٹھانیکا طریق

تصویر نمبر ۹۸



بیل کی پچھلی لات لاٹھی کے ذریعہ اُٹھانے کا طریق

گرانا منظور رہو۔ اس طریق سے بڑے مضبوط اور ضدی جانور بھی آسانی سے گرجاتے ہیں۔ اور گرتے ہی اُن کے اطراف بھی آسانی سے باہم باندھ دئیے جاتے ہیں۔ اِس طریق میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرف جانور کو گرانا ہو۔ پچھلے اور اطراف کے پھندوں کی گرہ اُس کے مخالف طرف یعنی اوپر کو ہونی چاہئے۔ تاکہ جب گرائے ہوئے جانور کو کھولنا اور کھڑا کرنا منظور رہو۔ تو نیانہ اور دستی کے رسکنے والی گرہ فوراً آسانی سے کھول دیجائے۔ اور جانور جلد کھڑا ہو جائے ؎

چوتھا طریق۔ بیل کو گرانے کا یہ ہے کہ پہلے بیل کی ایک اگلے پَیر کی گامچی پر رسّا باندھ کر اُسے اُٹھا رکھیں اور ایک مددگار باقی رسّا کو ۲ دفعہ چھاتی اور پیٹ و کمر کے گرد لپیٹ دیکر پچھلی اطراف کی رانوں کے درمیان سے پیچھے کو گذار کر زور سے کھینچے۔ بیل فوراً گر جاتا ہے ؎

جب بیل گرجاوے تو ایک یا دو مددگار اُس کے سر کو سینگوں اور جبڑہ سے پکڑ کر زمین پر دبا رکھتے ہیں۔ اور ایک مددگار اُس کا دُم ران سے نکال کر اُس کی کمر کی طرف کھڑا ہو کر زور سے کھینچ رکھے۔ اس طرح کرنے سے جانور کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اب ایک اَور مددگار رسّا لیکر پہلے اس کا ایک سرا دونو پچھلی ٹانگوں کی گامچیوں سے اوپر پنڈلی پر باندھ دے۔ اور بالائی اگلی ٹانگ کو اپنے گھٹنے کے سامنے رکھ کر پچھلی دونو اطراف کو آگے کی طرف زور سے کھینچیں تاکہ تینوں ٹانگیں باہم ملجاویں۔ اس وقت اگر بیل مضبوط ہو۔ اور ایک آدمی تینوں ٹانگوں کو کھینچ کر باہم نہ باندھ سکے۔ تو ایک یا دو مددگار پچھلے پَیروں کو پکڑ کر سامنے کھینچ کر مدد دیسکتے ہیں۔ جب تینوں ٹانگوں کو باہم ملا کر رسّہ کے ذریعہ خوب کس کر باندھ دیا جاوے تو آزاد سرا رسّا کا بیل کی پیٹھ کی طرف کھڑے ہو کر کھینچ رکھیں۔ بیل کے اطراف باندھنے میں ایسی گرہ نہ لگاویں۔ جس کا کھولنا مشکل ہو جاوے ؎

پانچواں طریق۔ جو سب سے سادہ تر اور آسان ہے۔ اور جو بیل غریب اور سُست الوجود

ہوں۔ اُن کے فوراً اگرا دینے کے لئے کافی ہی یہ ہے کہ ایک لمبا رسّا لے کر بیل کی پیٹھ پر رکھیں۔ اور اُس کے دونو آزاد سروں کو بیل کی دونو جانب دو مددگار پکڑ کر اُسکے پیٹ کے نیچے سے ایک دوسرے کی طرف پھینک دیں۔ اور سروں کو پکڑ کر خوب زور سے کھینچیں۔ اس سے بیل کے پیٹ کو کس دیا جاتا ہے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں بیل پیچھے کی طرف جھک جاتا ہے اور آخر زمین پر لیٹ جاتا ہے ٭

علاوہ بریں اور بھی متعدد طریق اس ملک کے زمینداروں اور نعلبندوں میں بیلوں اور بھینسوں کے گرانے کے مروّج ہیں۔ جو عملی طور پر سب سکھلائے جاوینگے ٭

یاد رکھو کہ جیسے گھوڑا گرانے کے بیان میں بہ تاکید ذکر ہو چکا ہے کہ جہاں جانور کو گرانا مطلوب ہو۔ وہ جگہ صاف نرم۔ اور ہموار ہو۔ اور اُس جگہ پر بچھالی یا پُرانی خشک گھاس وغیرہ بچھا لینا چاہئے۔ ویسے ہی بیل وغیرہ سب قسم کے جانوروں کے گرانے کے وقت ان قواعد کی پوری پابندی لازمی ہے۔ ورنہ جانور کو چوٹ اور صدمہ پُہنچنے اور نقصان کا بڑا خوف ہوتا ہے ٭

راقم نے اکثر اس قسم کے مریض دیکھے ہیں۔ جنہیں زمینداروں نے نعلبندی وغیرہ کے لئے سخت زمین پر بے تحاشا گرایا۔ اور اُن کے شانہ یا پُٹھا وغیرہ کے استخوان ٹوٹ گئے یا جوڑ ٹل گئے۔ اور جانور لاعلاج ہو کر ذبح کئے گئے ٭

۴۔ بیل کے پاس آنا جانا۔ اُسے ہاتھ پاتھ لگانا اور بوقت مرض اُس کا ملاحظہ کرنا۔ بیل کے پاس ہمیشہ دہنی طرف سے جانا چاہئے۔ اور پہلے اُس کے سارے جسم کو ایک سرسری نگاہ سے بغور دیکھنا چاہئے۔ بعد ازاں اُس کا سر پکڑ کر قریب تر جاویں۔ اُس کے چہرہ۔ سر۔ سینگ اور گردن کو دیکھیں اور بشرط ضرورت ہاتھ سے ٹٹول لیں۔ بیل کی جسمانی صحت کا امتحان زیادہ تر آنکھ کے مشاہدہ پر منحصر ہے۔ اور جب تک ضرورت محسوس نہ ہو۔ ہاتھ نہیں لگایا جاتا۔ اور نہ ہی بہت ہاتھ پھیرنا بیل پسند کرتا ہے۔

جیسے کہ گھوڑے میں بتلایا گیا ہے۔ اگر اگلے یا پچھلے اطراف پُٹھا۔ شانہ۔ گردن یا دُم کی جڑ وغیرہ میں کسی مرض یا غیر معمولی بات کا شبہ ہوتا ہے۔ تو اُس وقت ہاتھ سے ٹٹول کر امتحان کر کے اطمینان حاصل کیا جاتا ہے ✦

بیل کی آنکھ و بصارت کا امتحان بھی فقط دیکھنے سے کیا جاتا ہے۔ اور ہاتھ لگانے سے بیل آنکھ بند کر لیتا ہے۔ بعد ازاں بیل کا مُنہ کھول کر اُس کے دانت اور زبان دیکھی جاتی ہے۔ اور عمر کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور بیل کو چلا کر اُس کی رفتار کی تیزی اور صفائی اور لنگ وغیرہ دیکھا جاتا ہے ✦

امتحان صحت کے لئے ضرور ہے کہ پہلے علم الامراض مویشی میں کما حقہٗ مہارت تجربہ حاصل کیا جاوے۔ تاہم سادہ سادہ باتیں جو ایک عام آدمی کو بھی معلوم ہو سکتی ہیں۔ اور بیل کے امتحان صحت میں ان کا دیکھنا ضروری ہے۔ بتلاتا ہوں ✦

۱۔ بیل کی عام شکل و شباہت عمدہ ہو۔ اُس کی چھاتی۔ پیٹ۔ اطراف گردن وغیرہ کا تناسب اور وضع قطع درست ہو ✦

۲۔ چال درست ہو۔ لنگ۔ سُست رفتار نہ ہو۔ پچھلی ٹانگیں باہم نہ جُڑتی ہوں ✦

۳۔ اگلے اور پچھلے اطراف درست سیدھے۔ اور موزوں قد رکھتے ہوں۔ اُن پر داغ اور پرانے گھاؤ کا نشان نہ ہو۔ کھر تندرست مضبوط اور اچھے ہوں۔ نہ لمبے اور نہ کوتاہ گھسے ہوئے ہوں۔ جو بیل کمزور اور پیر گھسیٹ کر چلنے کے عادی ہوں۔ اُن کے کھُر کی نوکیں گھسی ہوئی ہوتی ہیں۔ کبھی کارونٹ کے مقام سے کُھر علیحدہ ہوتے ہیں۔ اِس قسم کا بیل ناکارہ ہوتا ہے ✦

۴۔ بیل کا مزاج اچھا ہو۔ اُسے سینگ مارنے۔ اور لات پھینکنے کی عادت نہ ہو۔ بہت مارنے والے بیل خطرناک ہوتے ہیں ✦

۵ - بیل اختہ ہو تو بہتر ہے۔ اُس کی دُم متحرک اور صاف ہو۔ ٹوٹی ہوئی مفلوج دُم سے بیل مکھی نہیں ہانک سکتا۔ بیل کا چمڑا بہت ڈھیلا اور بھدا نہ ہو۔ اور نہ ہی اُن کی ناف اور ہینگا بہت زیادہ لٹکتا ہو۔ ایسے بیل کاہل الوجود اور بلغمی مزاج ہوتے ہیں۔ ہاں اس شکل کی گائیں البتہ دودھار ہوتی ہیں +

۶ - بیل کو بیٹھتے اور اُٹھتے بھی دیکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ کمر کی کمزوری کے سبب بیل جلد کھڑے نہیں ہو سکتے اور جلد بیکار ہو جاتے ہیں +

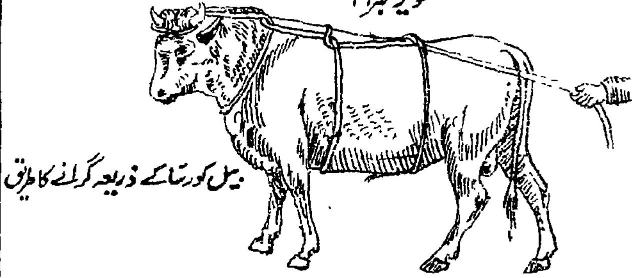
۷ - جانور کی حالت اور قوت کا بھی ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اور خوراک بھی خوب کھاتا ہو۔ جو جانور کم خور۔ اور پتلا جسم رکھتے ہوں۔ زیادہ کام دینے کے لائق نہیں ہوتے

۸ - جس کام کے لئے جانور خریدنا منظور ہو۔ وہ کام بھی دیکھ لینا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً ہل یا خراس یا کنوئیں وغیرہ پر چلا کر۔ اور سانڈ ہوں تو گائیوں کے گلہ میں چھوڑ کر اُس کے کارآمد ہونے کا اطمینان حاصل کر لینا چاہیئے۔ مصنف نے ایک سانڈ امرتسر ڈسٹرکٹ بورڈ کا دیکھا تھا جس کا نصف حصہ آلہ تناسل کا کسی سبب سے کٹا ہوا تھا۔ اور اس سبب سے وہ سانڈ کے کام کے ناقابل تھا +

راقم نے چند ایک سانڈ ایسے بھی دیکھے ہیں جن کے میان یعنی غلاف قضیب کا سوراخ اس قدر تنگ تھا کہ آلہ تناسل باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ تو ان ساری باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے +

اگر کوئی جانور مریض ہو جائے۔ تو اُس وقت یہ باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ اشتہا۔ اور تشنگی معمول سے زیادہ یا کم ہے۔ جانور جگالی کرتا ہے یا نہیں۔ دم کس طرح لیتا ہے آنکھ۔ ناک اور مُنہ سے اخراج ہے یا نہیں۔ تھوتھنی خشک ہے یا مرطوب۔ سطح جسم پر کہیں ورم یا پھُنسی۔ پھوڑا۔ یا زخم تو نہیں ہے۔ ٹانگیں اور سینگ و کان گرم ہیں یا سرد۔ جسم کے رونگٹے کھڑے ہیں یا درست۔ جانور گوبر اور قارورہ کس طرح کرتا ہے۔

تصویر نمبر ۹۹



بیل کو رسا کے ذریعہ گرانے کا طریق

تصویر نمبر ۱۰۰



بیل کو نال کے ذریعہ دوا پلانے کا طریق

کھاتنسا ہے یا نہیں ۔ آزادانہ حرکت کرسکتا ہے ۔ یا اکڑ کر چلتا ۔ یا لنگڑاتا ہے ۔ گائے ہو تو دودھ کی پیدائش اور حیوانہ کی حالت بھی دیکھیں ۔ اور انہیں باتوں کے متعلق مالک یا گوالا وغیرہ سے بھی حالات دریافت کر لینے چاہیئے ۔ اور مریض کا مُنہ کھولکر دانتوں ۔ زبان ۔ اور مُنہ کی جھلّی کا بھی ملاحظہ کرنا چاہیئے +

ڈاکٹر حیوانات علاوہ بریں نبض اور حرارت جسمانی بھی دیکھ لیتے ہیں +

۹ مریض جانور کی تیمار داری ۔ عام اصول تیمار داری کے وہی ہیں ۔ جو گھوڑوں کے بیان میں بتلائے گئے ہیں +

مریض کو صاف ۔ ہوادار مکان میں رکھنا ۔ اور موسمی شدائد یعنی تیز سردی اور گرمی سے بچانا چاہیئے ۔ صاف پانی ۔ اور ملایم زود ہضم خوراک دینی چاہیئے ۔ مریض مویشی جُگالی بند کر دیتے ہیں ۔ اِس لئے اگر اُسے موٹی قسم کا چارہ دیا جاوے اور وہ کچھ کھا بھی لے ۔ تو فعل جُگالی بند ہونے کے سبب وہ ہضم نہیں کر سکتے ۔ لہٰذا جب تک جگالی کا فعل جاری نہ ہو ۔ تب تک بالکل ملائم رقیق خوراک مثل آش آرد گندم ۔ لعاب السی ستو ۔ کانجی ۔ دودھ وغیرہ پر اکتفا کرنا چاہیئے ۔ مریض کمزور ہو ۔ تو اُسے قوت دینے کے لئے اُس کی رقیق خوراک میں انڈوں کی رطوبت ۔ دیسی یا انگریزی شراب ۔ سیاہ بیر اور گُڑ وغیرہ شامل کر دیویں +

۱۰ ۔ مریض جانور کو دوائی دینے کا طریق ۔ بیمار جانور پر دوایوں کے استعمال کا عام اُصول وہی ہے جو پہلے بتلایا گیا ہے ۔ بیل اور دیگر جگالی کرنے والے جانوروں کو عموماً گولی کے ذریعہ دوائی نہیں دیتے ۔ کیونکہ اگر گولی میں کڑوی ۔ بدذائقہ دوائی ہو تو جُگالی کے وقت جانور اُسے باہر نکالتا اور گرا دیتا ہے ۔ اس لئے مویشی کو دوائی دینے کے ۳ طریق ہیں ۔ دوائی کوٹ کر اُس کا سفوف جانور کے مُنہ میں ڈالنا ۔ یا اُس کی خوراک میں ملا دینا ۔ مگر جب دوائی کڑوی اور بدذائقہ ہو تو اُس کے ملا دینے سے جانور خوراک

نہیں کھاتا۔ اِس لئے ایسی دوائی خوراک میں ملانا چاہیئے ❖

دوم بصورت لعوق یا چٹنی تیار کر کے چٹانا یہ طریق بھی عام مروّج نہیں ❖

تیسرا ڈرافٹ یا ڈرنچ یعنی عرق کی صورت میں دوائی کو پانی میں گھول کر پلانا۔ یہ طریق سب سے اچھّا اور عام مروّج ہے۔ لیکن جب مریض کا گلا دکھتا ہو یا حلق کی سوزش ہو تو اُس وقت پلانے کی نسبت دوائی کا لعوق چٹانا بہتر ہے۔ کیونکہ عرق حلق میں چلا جاتا ہے اور خراش و کھانسی پیدا کرتا ہے ❖

ڈرافٹ پلانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک مددگار جانور کے سر کے بائیں طرف کھڑا ہو کر اُسے پکڑ رکھے اور دوا پلانے والا جانور کے دہنی طرف اُس کے سر کے پاس کھڑا ہو کر اپنے بائیں ہاتھ کو جانور کی پیشانی پر سے گھما کر انگوٹھے اور انگلیوں سے اُس کے نچلے جبڑے اور زبان کو پکڑ رکھے۔ یعنی بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بیل کی بائیں باچھ سے اُس کے مُنہ میں ڈال کر زبان پر دبا رکھے۔ اور باقی انگلیاں جبڑے کے نیچے رکھے ❖

اب زور سے بیل کے سر کو دہنی طرف گھُما لیوے تاکہ اچھی طرح قابو میں آ جاوے۔ اور دہنے ہاتھ میں دوائی کی نال یا ڈرنچنگ ہارن پکڑ لیں۔ اور بیل کی دہنی باچھ سے اُس کے مُنہ میں داخل کر کے آہستہ سے نال اونچا کر کے دوائی جانور کے مُنہ میں اُلٹ دیں۔ اور نال نکال کر بیل کا مُنہ ابھی تھوڑی دیر اُوپر ہی کو رکھیں تاکہ دوائی نگل جاوے اور گر نہ جاوے ❖

دوسرا طریق جو کم مروّج ہے یہ ہے کہ ایک مددگار بیل کی بائیں طرف کھڑا ہو کر اُس کے سر کو اوپر اُٹھا کر قابو کر رکھے۔ اور دوائی پلانے والا دہنی طرف سے آکر بیل کے مُنہ کی دہنی باچھ میں بائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے اُس طرف کے گوشۂ لب کو پکڑ کر باہر کی طرف کھینچے۔ اور دہنے ہاتھ میں دوائی کی نال یا بوتل پکڑ کر اُسے گوشۂ لب کے اندر ڈالے

اگر نال ہو تو اُسے زبان کے اوپر مُنہ میں لیجا کر ایک دم سب دوائی چھوڑ دیوے۔ جانور فوراً نگلجاویگا۔ لیکن اگر بوتل ہو تو اُسے مُنہ کے اندر نہیں لیجاتے تاکہ دانتوں کے نیچے آنکر ٹوٹ نہ جاوے۔ بلکہ لبوں کے گوشہ میں تھوڑی تھوڑی دوائی چھوڑتے اور پلاتے جاتے ہیں۔ تاوقتیکہ ساری دوائی پی جاوے۔ اور جانور کی زبان کو بھی نہیں پکڑتے۔ اور یاد رکھنا چاہئیے کہ جیسے پہلے بھی بتلایا گیا ہے۔ کہ جن جانوروں کو گلے اور حلق کی سوزش اور کھانسی ہو اُنہیں بہت آہستہ دوائی پلانی چاہئیے۔ اور دوائی پلاتے وقت اگر جانور کھانسے تو فوراً اس کا سر چھوڑ دیں۔ تاکہ سر نیچے کر کے کھانس لے۔ ورنہ سانس کی نالی میں عرق چلا جاویگا۔ اور شُش میں پہنچکر جانور کی ہلاکت کا باعث ہوگا ❖

مویشی کو دوا پلانے کے لئے۔ بانس کی نال ڈیڑھ فٹ لمبی اور قریب چھ انچ چوڑی۔ کھوکھلی۔ ایک طرف سے بند۔ اور دوسری طرف سے کھلی۔ قلم کی طرح سلامی کٹی ہوئی۔ عمدہ کام دے سکتی ہے ❖

بیل کو دوا پلانے کا طریقہ بتلانے کے لئے دیکھو تصویر نمبر ۱۰۰ ❖

جب بیل کو دوائی پلانا نہیں بلکہ اُس کا گارگل یعنی غرغرہ کرانا منظور ہو۔ تو اُس وقت اُس کی دہنی طرف گردن کے پاس کھڑا ہو کر اُس کے ناک کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھا اور اُنگلی سے (بلڈاگ فارسفس کی طرح) پکڑ کر اور بیل کا مُنہ قدرے اوپر اُٹھا کر بوتل سے اُس کے مُنہ میں تھوڑی تھوڑی دوائی غرارہ کی چھوڑتے جاویں۔ بیل زبان کو ہلاتا رہتا ہے۔ اور دوائی نیچے گرتی جاتی ہے ❖

جیسے پہلے بتلایا گیا ہے۔ مویشی میں دوائی گولی کی صورت میں نہیں دیجاتی لیکن اگر دیجاوے تو گھوڑے کی طرح مشکل نہیں۔ بلکہ آسان ہوتی ہے۔ ایک مددگار جانور کے سر کے بائیں طرف کھڑا ہو کر دونو ہاتھوں کے انگوٹھے بیل کی بائیں باچھ میں دیکر اُس کے مُنہ کو کھول رکھتا ہے۔ دوسرا شخص بائیں ہاتھ سے بیل کی زبان مضبوط پکڑ کر باہر کھینچتا

اور دینے ہاتھ کی انگلیوں میں گولی پکڑ کر بیل کے منہ میں زبان کی جڑ پر پہنچاتا ہے ۔
جب گولی دینے والے کا ہاتھ بیل کے منہ میں چلا جاوے ۔ تو بیل منہ بند نہیں کرتا ۔
بلکہ اُلٹا کشادہ کر لیتا ہے ۔ اِس لئے گولی بڑی سہولت سے بلا خطر دیجاتی ہے ۔
اور کچھ تکلیف نہیں ہوتی +

بیل میں حقنہ ۔ شافہ ۔ زیر جلد یا رگ میں دوائی کی پچکاری کرنا ۔ اسٹیمنگ فیومی گیشن ۔
یعنی بھپارے اور بخار سنگھانا ۔ تکمید ۔ بلسٹر ۔ سیٹن اور داغ کا عمل بعینہ ایسا ہی ہوتا
ہے ۔ جیسے کہ گھوڑوں کے بیان میں تبلایا گیا ہے +

۱۱ ۔ **مویشی کا حفظان صحت** اور چھوت کے امراض سے بچانا ۔ واضح ہو کہ اگر
جانوروں کے پالنے پوسنے اور رکھنے اور اُن سے محنت و مشقت لینے میں ہوشیاری
اور اعتدال کیا جاوے ۔ تو وہ بہت کم مریض ہوتے ہیں ۔ اور اگر غفلت و بے پروائی
کی جاوے ۔ تو طرح طرح کے امراض و حوادث میں مُبتلا ہوتے ہیں +

لہٰذا ضرور ہے کہ گھریلو جانوروں کے پالنے ۔ رکھنے اور اُن سے کام لینے میں
اُن کے حفظ صحت کا پورا خیال رکھیں ۔ اس بارہ میں چند سادہ اور عام فہم مفید قواعد
بتلائے جاتے ہیں ۔ جن کا جاننا علاوہ ویٹرنری اسسٹنٹوں کے اُن عوام لوگوں کو بھی
جو مویشی سے کچھ تعلق رکھتے ہوں ضرور ہے +

(۱) جانوروں کی خوراک صاف ۔ قابل ہضم ۔ اور مقدار میں کافی ہونی چاہئے ۔
سڑی ۔ گلی اور ترش بو دار خوراک جانوروں کو مریض کر دیتی ہے ۔ اور جانور اُسے
رغبت و رضامندی سے نہیں کھاتے ۔ بلکہ بھوکے مرنے سے عاجز آکر اور مجبور ہو کر
کھاتے ہیں +

(۲) موسمی چارہ ۔ زرعی یا چراگاہ میں خواہ کس قدر افراط سے ہو ۔ تاہم جانور کو اس
قدر بھی نہ دینا چاہئے کہ غیر معتدل فربہی میں مُبتلا ہو ۔ اس سے جانور اکثر امراض کے

مستفعد ہو جاتے ہیں ؛

جو جانور گوشت مہیا کرنے کے لئے پالے جاتے ہیں۔ اُن کے لئے بہت فربہی صفت ہے۔ لیکن کام کرنے والے چوپایوں کے لئے حد سے زیادہ فربہ ہونا اچھا نہیں ؛

(۳) مویشی کو پانی بھی صاف ستھرا پلانا چاہیئے۔ جو نہ بہت سرد اور نہ ہی گرم ہو بند۔ متعفن چھپڑوں اور جوہڑوں کا پانی۔ جس کا رنگ اور بو متغیر ہو۔ اور اُس میں کرم ہوں۔ یا پانی نمکین اور بدذائقہ ہو تو وہ بھی سخت مضر صحت ہے ؛

جن تالابوں اور چھپڑوں میں سے مریض جانور خصوصاً جو چھوت کے مرض میں مبتلا ہوں۔ پانی پیویں۔ اُن تالابوں اور چھپڑوں سے تندرست جانوروں کو ہرگز پانی نہ پلانا چاہیئے۔ ورنہ سارے جانور مرض میں مبتلا ہو جاوینگے۔ اِس لئے ضروری ہوتا ہے کہ اگر کسی گاؤں کے مویشی کسی خاص تالاب سے پانی پیتے ہوں تو اُس جگہ کے مریض جانوروں کو تھان پر کسی برتن میں پانی پلانا چاہیئے یا کسی ایسے تالاب سے پانی پلاویں۔ جہاں تندرست جانوروں کی آمد و رفت نہ ہو۔ گویا اُس تالاب کو مریضوں سے مخصوص کر دینا چاہیئے ؛

(۴) جس طرح انسان کو روزمرہ نمک کھانے کی ضرورت ہے ویسے ہی مویشی کو بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب ان کو نمک نہیں دیا جاتا تو اکثر ان کا ہاضمہ خراب رہتا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے مُلک میں عموماً مویشی کو نمک سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اور گو عرصہ تک بے نمک رہنے سے جانور اس بات کے عادی ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس سے جانوروں کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اگر روزمرہ نہیں تو ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ سب جانوروں کو نمک دیویں۔ خصوصاً جن مویشیوں میں گولی اور گھوٹو کی مہلک مرضیں پہلے ہوئی ہوں۔ تو ہر دوسرے

روز ایک تولہ سے لیکر ½ چھٹانک تک فی جانور نمک دینا ضروری ہے اس سے جانور اکثر مرض کے حملہ سے بچ سکتے ہیں +

(۵) سال کے خشک حصہ یا طغیانی یا بارش وغیرہ کے موسم کے لئے مالکان مویشی کو کچھ چارہ از قسم گھاس ۔ چری ۔ پرال وغیرہ کا ذخیرہ جمع رکھنا بہت مفید ہے کیونکہ اگر ذخیرہ موجود نہ ہو ۔ تو تازہ اچھا چارہ کے نہ ملنے سے مویشی مجبوراً زہریلی اور ناخوردنی اشیاء کھا کر مریض ہو جاتے ہیں ۔ ذخیرہ کرنے کے لئے پہلے چارہ کو خوب سکھلاویں ۔ اور جب اُس کا سارا پانی خشک ہو جاوے ۔ تو سوکھی اونچی زمین پر پہلے پرالی یا سرکڑہ وغیرہ بچھا کر اُس کے اوپر تہ بہ تہ رکھتے جاویں ۔ اور ہر ایک تہ میں قدرے نمک چھڑک دیویں ۔ اس سے گھاس سڑ کر ترشی نہیں پکڑتا ۔ اب اِس ذخیرہ کو بارش اور اوس وغیرہ سے جہاں تک ممکن ہو بچاویں +

(۶) انسان کی طرح مال مویشی کو بھی تیز دھوپ ۔ اور سخت جاڑا ۔ دونو مضر صحت ہیں ۔ اس لئے ان سے ضرور بچانے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ موسم سرما میں مویشی کو صاف ۔ خشک ۔ گرم ہوا دار گاؤخانہ میں جہاں وہ سردی اور نمی سے محفوظ رہیں رکھنا چاہئے ۔ اور موسم گرما میں ۔ سرد ہوا اور سایہ میں باندھنا ۔ اور ٹھنڈا پانی دینا چاہئے +

(۷) جانوروں کے تھان ۔ کھرلی ۔ اور باڑہ کو صاف اور خشک رکھیں ۔ ہفتہ عشرہ کے بعد ان کے تھان کا میلا فرش اُکھیڑ کر نئی مٹی اور اُس پر راکھ ڈالیں ۔ اگر گاؤخانہ میں بہت بدبو ہو جاوے تو اُسے خوب صاف کر کے اُس کے اندر ایک تولہ گندھک آگ پر رکھ کر جلاویں ۔ گندھک کے دھواں کی تاثیر سے گاؤخانہ کی ہوا صاف ہو جاویگی ۔ لیکن یاد رکھو کہ جس گھر میں گندھک جلانا چاہیں پہلے اُس سے جانوروں کو باہر نکال لیں اور خالی کر کے گندھک جلاویں +

موسم خزاں اور بہار کی بے اعتبار سردی و گرمی (یعنی جب کہ راتیں سرد اور دن گرم ہوں) اور شبنم اور موسم برسات میں جانوروں کو بے سایہ رکھنا۔ اُن کی صحت کو لئے بہت مضر ہے +

(۸) ہمارے ملک کے زمینداروں و مالکان مویشی کا دستور ہے کہ جاڑے کے موسم میں بہت سے جانوروں کو ایک بالکل تنگ و تاریک مکان میں اس غرض سے ڈھک دیتے ہیں۔ کہ وہ گرم رہیں اور سردی سے محفوظ رہیں۔ مگر فی الحقیقت اُن کا اس طرح گرم رہنا سردی کھانے سے زیادہ مُضر ہے۔ کیونکہ کمرہ کی گرمی اُن کے بار بار اُس بند ہوا میں دَم چھوڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح سے ہوا اُس بند مکان کی میلی اور مضر صحت ہوجاتی ہے۔ اور پھر وہی میلی ہوا جانوروں کے سانس کی راہ اُن کے پھیپھڑوں میں پُہنچکر بجائے اس کے کہ خون کو صاف کرتی۔ اُلٹا اُسے ناصاف اور خراب کردیتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بہت سے جانوروں کو ایک تنگ مکان میں بند نہ کردینا چاہئے۔ اور تازہ ہوا کے اندر داخل ہونے اور میلی ہوا کے باہر نکل جانے کے لئے مکان کی دیواروں میں موریاں بھی ہونی چاہئے۔ اور مویشی کے بیٹھنے و کھڑا ہونے کی جگہ اِردگرد کی جگہ سے کسی قدر اونچی ہوتا کہ اُن کا پیشاب وغیرہ فوراً بہ جاوے۔ اور گوبر و پیشاب جلد جلد اُٹھانے کا بندوبست کریں +

(۹) اگر مال مویشی کو دور فاصلہ پر کسی جگہ لے جانا ہو تو راستہ میں اور جانوروں کے گلہ میں نہ ملاویں۔ اور نہ راستہ میں پڑاؤ یا سرائے کے کسی ایسے اصطبل یا گاؤخانہ میں رات کو باندھیں۔ جہاں سب قسم کے سفری جانور شب باشی کے لئے باندھے جاتے ہوں۔ کیونکہ ممکن ہے وہاں پہلے کوئی چھوت دار مرض کا مریض باندھا رہا ہو۔ اور اُس مرض کی چھوت تمہارے جانوروں میں بھی پُہنچ جاوے۔ مسافر مویشی کو راستہ میں۔ پانی۔ اور چارہ کافی دیا جاوے۔ سفر بھی اُن کی طاقت کے مطابق (دس بارہ میل سے زائد

نہ ہو) کرانا چاہیئے۔اور سردی و گرمی کا بھی لحاظ رہے۔مثلاً موسم گرما میں پچھلی رات یا صبح کو جب کہ خنکی ہو۔اور موسم سرما میں دن کے وقت دھوپ میں سفر کرانا بہتر ہے +

(۱۰) جب کوئی گائے بیل کسی دوسرے علاقہ سے خرید کرلا دیں تو خیال رکھیں کہ اُس علاقہ میں جہاں سے مویشی خرید کرلائے ہو۔یا راستہ میں جہاں سے گزر ہوا ہو کوئی وبائی یا چھوت کی مرض تو نہیں ہے۔کیونکہ اگر ایسا ہو تو نئے خرید شدہ جانور مشتبہ خیال کئے جاوینگے۔اور سابقہ جانوروں سے اُنہیں کچھ عرصہ تک علٰحدہ رکھنا پڑیگا۔تاکہ مرض کی چھوت اور جانوروں میں نہ پھیل جاوے +

اگر نئے خرید شدہ جانوروں کو چھوت پہنچی ہوئی ہو۔تو اس علٰحدگی کے عرصہ میں مرض پھوٹ نکلیگا۔اور باقی جانور جو پہلے موجود تھے وہ مرض کی چھوت سے بچ جاوینگے۔اور اگر اُن کو چھوت نہیں پہنچی۔تو جانور اس عرصہ میں تندرست رہینگے۔اب اُنہیں سابقہ جانوروں میں ملا دینا چاہیئے +

اب یاد رکھو کہ چھوت کی مرضیں بہت ہیں۔اور ہر ایک مرض کی چھوت پہنچنے اور علٰحدگی کا زمانہ مختلف ہوتا ہے۔اس کا مفصل ذکر طب مویشی میں کیا گیا ہے۔بالفعل یہی بتلانا کافی ہے۔کہ مرض مُنہ کھُر۔تلی۔گولی۔اور گھوٹو کی چھوت کا خوف ہو۔تو جانوروں کو کم از کم ایک ہفتہ علٰحدہ رکھیں۔اور اگر وبائے مویشی یعنی منو یا وڈی۔بڑا روگ چیچک یا پھونکنی کا خوف ہو۔تو ۲ ہفتہ تک علٰحدہ رکھنا چاہیئے +

جب کسی میلا یا منڈی سے کوئی جانور خرید کیا جاوے تو اُس وقت بھی قواعد بالا مذکورہ کی پابندی لازمی ہے۔یعنی فوراً اُنہیں اپنے گھر کے جانوروں میں نہ ملا دینا چاہیئے۔بلکہ کچھ دنوں جب تک کہ اُن کے تندرست اور بے عیب ہونے کی نسبت تسلی نہ ہولے اُنہیں علٰحدہ رکھیں +

(۱۱) جب کسی مویشی میں کوئی چھوت کی مرض پھوٹ نکلے۔تو مریضوں کو تندرست

جانوروں سے قطعاً علیحدہ کردیں۔ اور مریض و تندرست جانوروں میں کسی قسم کا بھی ایسا تعلق نہ رہے۔ جس سے مرض کی چھوت تندرست جانوروں تک پہنچ سکے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ جب کوئی جانور مریض ہو تو خواہ اس کا مرض متعدی ہو یا غیر متعدی۔ عوام مالکوں کو چاہیئے کہ جب تک معالج یا ڈاکٹر حیوانات مرض کی تشخیص نہ کرلے۔ مریض جانوروں کو تندرست جانوروں سے علیحدہ رکھیں۔ چونکہ عام لوگ مرض کا چھوت دار یا بے چھوت ہونا نہیں پہچان سکتے۔ لہذا اس قاعدہ کی پابندی اُن کے لئے از بس مفید ہے ٭

(۱۲) جس علاقہ میں کوئی وبائی مرض مویشی میں پھیلی ہوئی ہو۔ اُس علاقہ سے یا اُن کی منڈی یا میلہ سے کوئی جانور خرید کرنہ لانا چاہئے۔ اور نہ ہی اُس علاقہ میں اپنے مویشی بغرض چرائی لیجاویں۔ جس علاقہ میں مرض پھیلا ہُوا ہو۔ اُس علاقہ کے مویشی کو منڈی پر برائے فروخت لیجانا ممنوع کیا جائے ٭

(۱۳) مریض جانوروں کا گوبر۔ پیشاب اور پس خوردہ پہلے جلانا اور بعد ازاں سب کوڑا کرکٹ وغیرہ اکٹھا کرکے زمین میں دفن کردینا۔ اور اوپر خشک مٹی ڈالنا چاہئے ٭

(۱۴) بیمار جانوروں کو کسی گھاٹ۔ ندی۔ یا کنوئیں پر سے جہاں تندرست جانوروں کا گذر ہو پانی نہ پلاویں ٭

(۱۵) مریض جانوروں کے علاج کی نسبت اُن کی پرورش ضروری ہے۔ اِس لئے اُنہیں وقت پر ملائم۔ زود ہضم خوراک بہم پہنچاتے جاویں ٭

(۱۶) اگر علاقہ میں کوئی مرض پھیلا ہُوا ہو۔ تو عقلمند مالک اپنے مویشی کو چراگاہوں اور گلوں میں نہیں بھیجتے۔ بلکہ گھر میں تھان پر باندھ کر اُن کی پرورش کرتے ہیں۔ اس طرح وہ مرض سے بچ جاتے ہیں ٭

(۱۷) اگر اس قسم کے مریض مرض کا حملہ جھیل نکلیں اور انہیں تندرست جانوروں میں ملانا ہو تو پہلے اُنہیں غسل دیں۔ اور بعد ازاں ملاویں ٭

(۱۸) اگر کسی چھوت دار مرض کا مریض مرجائے۔ تو اُس کی لاش کو جلا دینا بہتر ہے لیکن جہاں جلانے کے لئے لکڑی ایندھن نہ ملسکے تو اُسے گہرے گڑھے میں مدفون کریں۔ لیکن یاد رکھو کہ لاش کو قبر میں رکھ کر اُس کے چمڑا کو کاٹ پھاٹ دیں۔ اور اُس پر کچا چونہ ڈال کر بعد ازاں گڑھا کو خشک مٹی سے پر کردیں +

(۱۹) جس تھان یا گاؤخانہ میں مرض پھوٹ نکلی ہو۔ اُسے صاف کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ فرش اور در و دیوار کی بنیاد کو کھُرچ کر اُس کی مٹی ایک طرف داب دیں۔ نئی مٹی کا فرش اور نئی لپائی کریں۔ سفیدی ہوسکے تو بہتر ہے۔ پختہ فرش ہو تو اُسے اچھی طرح دھو دیویں۔ اور قلعی چونہ یا ملکڈوگلس پوڈر چھڑک دیں۔ اور تھان کو کچھ عرصہ خالی رکھیں +

(۲۰) گھوڑوں میں انتھریکس اور گلانڈرس و فارسے یہ مرضیں خطرناک متعدی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی وباء بھی اس قدر کثرت سے نہیں پھیلتی جیسے کہ مویشی میں اُن کے متعدی امراض مثلاً۔ انتھرکس۔ گھوٹو۔ گولی۔ پاسنا۔ مُنہ کھُر۔ تلی پھیپھڑے رنڈرپسٹ وغیرہ کی وبائیں پھیلتی ہیں۔ چنانچہ ملک کے ہر ایک حصّہ میں ہر سال ان منحوس متعدی امراض سے ہزاروں بلکہ لاکھوں بے زبان جانور نذر اجل ہو جاتے ہیں۔ جس سے بیچارے زمینداروں اور مالکان مویشی کا کروڑوں روپیہ کا نقصان ملک میں ہو رہا ہے اور مویشی کا دام روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور مویشی کی اس قدر قلت ہوتی جاتی ہے کہ یا تو ایک ایک زمیندار کے پاس مویشی کے گلے ہوتے تھے اور یا اب کھیتی باڑی کی ضرورت کے لئے بھی بیل مہیّا کرنا دشوار ہو گئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان منحوس مرضوں کے انسداد اور روک تھام کی تدابیر کی طرف پوری توجہ ہونی چاہئے +

۱۲۔ جو لوگ کتوں کے پالنے اور رکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اُنہیں اُس کی پرورش اور حفظان صحت کے قواعد سے بھی بخوبی ماہر ہونا ضروری ہے۔ جو کتے ایک ملک کی

آب و ہوا کے عادی اور پرورش یافتہ ہوں۔ اُنہیں اگر شوقین مالک دوسرے ملک میں لے جائے جو بہ لحاظ موسمی سردی گرمی خشکی اور تری کے اُس کی زاد بوم سے متضاد ہو۔ تو وہ کتے اکثر مریض ہو کر جلد تلف ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سرد ملک کے کتوں کو اکثر یورپین حکام اپنے ہمراہ ہندوستان میں لاتے ہیں۔ تو جاڑہ کے موسم میں تو چنگے بھلے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں کا سرما بھی سرد ملکوں کی طرح بڑا ٹھنڈا ہوتا ہے۔ لیکن جہاں گرمی کا موسم شروع ہُوا۔ اور کُتے ہانپنے لگے۔ آخر طرح طرح کے امراض کا نشانہ ہو کر راہیٔ ملک عدم ہوئے ٭

لیکن اگر موسم گرما میں انہیں ملک کے سرد حصّوں مثلاً کوہ شملہ۔ ڈلہوزی۔ کوہ مری وغیرہ پہاڑوں پر بھیجدیا جائے تو وہاں مزے میں رہتے ہیں۔ اور پھر جاڑے کے موسم میں میدانوں میں آکر صحیح وسالم رہتے ہیں ٭

ایسے ہی جو گرم ملکوں کے کُتے ہوتے ہیں موسم سرما کی سردی برداشت نہیں کرتے اور امراض تنفس وغیرہ میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ عموماً قیمتی۔ قوی اور صفت کے کتے سرد ملکوں ہی سے آتے ہیں ٭

کتوں کی پرورش اور اُنہیں خوراک پانی دینا۔ زیادہ تر عادت اور ملک کے رواج پر منحصر ہے۔ لیکن اصلی اور قدرتی خوراک کُتے کی گوشت ہے۔ اس کے بعد مصنوعی خوراکوں میں سب سے بہتر دودھ ہے۔ اور اس کے بعد روٹی۔ سبزی وغیرہ۔ اور میوجات و نفیس اغذیہ قدرتاً اس کی مزاج کے موافق نہیں ٭

کتوں کے معدے اور انتڑیوں کی قوت ہاضمہ گو بہت قوی ہوتی ہے۔ مگر ترتیب و انتظام ہضم قدرتاً آہستہ واقع ہوتا ہے۔ اس جانور کو فقط ۲ دفعہ دن میں غذا دینی چاہیئے غذا مقدار میں کافی۔ سادہ۔ پختہ اور صاف ہونی چاہیئے۔ اور دونو وقت تازہ طیار کر کے دیں۔ وقت غذا صبح و شام ہونا چاہیئے۔ اور بعد غذا کچھ دیر آرام دیکر بعد ازاں ورزش یا شکار کے لئے کھولنا چاہیئے۔ غذا دیکر فوراً ورزش کرانا ہاضمہ کو خراب کر دیتا ہے۔ اور

جب کُتا دوڑ دھوپ کر کے آوے اور بہت گرم حالت میں ہو۔ تو اُس وقت خوراک نہ دیں۔ بلکہ کچھ دیر آرام سے رکھیں۔ اور جب ٹھنڈا ہو جاوے تو خوراک دیں۔ غذا کی مقدار کی کمی و بیشی زیادہ تر کُتے کے قد و عمر پر منحصر ہے۔ مگر یاد رکھو کہ جب تک کُتا بھوکا ہو۔ آہستہ آہستہ لگاتار کھاتا رہتا ہے۔ اور جب سیر ہو جاوے تو کھانا چھوڑ کر اِدھر اُدھر دیکھتا اور پھر برتن چاٹنے لگتا ہے۔ اُس وقت بقیہ خوراک اُس کے آگے سے اُٹھالیں +

جب چند کُتوں کو یکجا خوراک دیجاوے۔ تو وہ حریص ہو کر جلد جلد کھاتے ہیں۔ اور بغیر اچھی طرح چبانے کے نگلتے جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حسد سے لقمے بھی بڑے بڑے ڈالتے ہیں۔ اس وجہ سے جو زود خوار ہو۔ وہ تو تداخل معدہ و بدہضمی کی شکایت میں مُبتلا ہوتا ہے۔ اور جو دیر خوار ہو۔ وہ بیچارا بھُوکا رہجاتا ہے۔ اِس لئے ضرور ہے کہ کتوں کو ہمیشہ خوراک علٰحدہ علٰحدہ برتنوں میں دیجائے +

اصلی غذا کُتے کی گوشت ہے۔ لیکن یہ خوراک سب جگہ اور ہر وقت میسر نہیں آسکتی اس لئے ضرورتاً اُسے دوسری قسم کی غذا کا بھی عادی کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً روٹی۔ ڈبل روٹی موٹے بسکٹ۔ جَو وجوار وغیرہ کی روٹی۔ دودھ۔ لسی۔ خشکہ۔ چاول وغیرہ +

اگر گوشت دینا ہو تو اُسے سادہ ترکیب سے یخنی پکا کر معہ ہڈیوں کے ایک برتن میں اُلٹ دیں اور شیر گرم اُس کے سامنے رکھ دیں۔ اگر گوشت روٹی ملا کر دینا ہو۔ تو روٹی پکا کر اُس کے ٹکڑے کر کے شوربہ میں بھگو کر اُس کے سامنے رکھدیں پہلے کُتا گوشت کی بوٹیاں کھانا اور شوربہ پیتا ہے۔ بعد ازاں روٹی کے ٹکڑے کھاتا ہے۔ اور آخیر دیر تک ہڈیاں نوچتا اور کھیلتا رہتا ہے۔ اس سے ایک تو کُتے کا لُعاب دہان بہت پیدا ہوتا ہے اور اس سے ہاضمہ اچھا ہوتا ہے۔ دوسرا کتوں کے دانت اور مسوڑے اس سے صاف اور تندرست رہتے ہیں۔ اور اگر استخوان کچھ عرصہ تک

نہ دیئے جاویں ۔ تو کُتّے کے مسوڑے مریض اور دانت ڈھیلے پڑ جاتے ہیں ۔ اور مُنہ میں پاس خورہ کی مرض پیدا ہو جاتی ہے ۔ گوشت ہیں ۔ کلہ پائچہ ۔ اوجھڑی اور بکرے کے پھیپھڑے دیئے جاتے ہیں ۔ ہڈیوں سے کُتّے کو خاص طبعی رغبت ہوتی ہے ۔ خواہ اُن پر گوشت کچھ نہ ہو ۔ دیر تک اُنہیں نوچتے اور چباتے رہتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ جن کتوں کی پرورش فقط دودھ روٹی پر ہو ۔ اُن کو بھی ہفتہ میں دو تین دفعہ پختہ یا خام ہڈیاں ضرور دینی چاہئیں ۔ لیکن بعد از غذا ۔ تاکہ حرص سے بڑے بڑے ٹکڑے ہڈیوں کے نہ نگل جاوے ۔ پانی بھی تازہ اور صاف کتوں کے تازی خانہ میں موجود رہنا چاہیئے تاکہ حسب خواہش پیتے رہیں ۔

کُتوں کے لئے ورزش کا بھی عمدہ بندوبست ہونا چاہیئے ۔ خصوصًا جو کُتّے بندھے ہوئے ہوں ۔ اُنہیں دن میں ۲ دفعہ کھول کر میدان میں لیجانا اور ورزش کرانا ضروری ہے ۔ تاکہ اُن کے ہاتھ پاؤں درست اور ہاضمہ تیز ہو ۔ اور فضلات آزادانہ جسم سے خارج ہوتے رہیں ۔ اور اشتہا بھی کھُلے ۔

چھڑا اور بالوں کو صاف رکھنا اور کُتّے کو غسل دینا بھی ضروری ہے ۔ موسم سرما میں تو فقط ایک دفعہ ایک مہینہ میں گرم پانی اور صابون سے غسل دیں (بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو) اور موسم گرما میں ایک یا ۲ دفعہ ہفتہ میں ۔ سرد پانی سے نہلا دیں ۔ تازی خانہ بھی خوب صاف ۔ ہوادار ۔ روشن ہونا چاہیئے ۔ جاڑے میں گرم ۔ اور گرمی کے موسم میں اُسے سرد رکھیں ۔ روزمرہ چھڑکاؤ کریں ۔ فرش صاف ہو ۔ اُس پر بچھالی کا بستر ہو ۔ اور چارپائی ۔ بنچ یا چوبی چونکی کُتّے کے بیٹھنے اور سونے کے لئے رکھدیں جاڑے کے موسم میں تازی خانہ بالکل خشک ہونا چاہیئے ۔ گرمی میں دھو دینا چاہیئے ۔ اگر بدبو ہو تو اُس کے روکنے کے لئے سڑاند موقوف کرنے والی دوائی ۔ مثلاً فینائل ۔ ہِگڈ وگلس پوڈر ۔ کانڈیز فلوئڈ ۔ وغیرہ چھڑک دینا چاہیئے ۔ اور تازی خانہ کو

خالی کرکے اُس میں گندھک جلاویں +

کُتّے دوائی کھانے پینے میں بڑے ضدّی ہوتے ہیں ۔مگر جب آرام اور پیار سے اُنہیں قابو کیا جاوے تو اکثر چنداں تکلیف نہیں دیتے ۔ کُتّے کو یا تو دوائی کی باریک گولی بنا کر اُس کے مُنہ میں ڈال دیتے ہیں ۔ یا لعوق بنا کر چٹاتے ہیں ۔ یا اُن کی غذا یا پانی میں دوائی ملا دیتے ہیں ۔ اور یا عرق کی صورت میں تیار کرکے پلاتے ہیں +

گولی دینے کا قاعدہ یہ ہے کہ کُتّے کو دونو رانوں کے اندر دبا کر کھڑا کریں ۔ اور اُس کے دونو جانب کے گوشۂ لب کو بالائی جبڑے کے اندر دانتوں میں دبا دیں ۔ تا کہ کُتّا مُنہ کھول رکھے ۔ اور کاٹنے نہ پاوے ۔ اب گولی اُس کے حلق میں ڈال کر جبڑے کو بند کر دیں ۔ اور تھوڑی دیر کھڑا رکھیں ۔ اس طرح گولی نگلجاویگا +

دوا پلانے کا طریق یہ ہے کہ کُتّے کو میز پر لٹا دینا ۔ یا اپنی رانوں کے اندر دبا کر کھڑا کر لینا چاہیئے ۔ پھر ایک مددگار کو چاہیئے کہ کُتّے کی دہنی باچھ سے دونو ہاتھوں کے ذریعہ دونو لبوں کو پکڑ کر کھول رکھے ۔ اس طرح پر کرنے سے جبڑا اور لبوں کے درمیان ایک خلا پیدا ہو جاویگا ۔ اُس وقت گلاس یا شیشے کے ذریعہ اُس میں دوا ڈال دیویں +

کڑوی اور بدذائقہ دوا کو دودھ ۔ شیر ۔ اور شہد میں ملا کر اور میٹھا کرکے دیا جاتا ہے تا کہ کُتّا اُس کے پینے سے نفرت نہ کرے ۔ لیکن یاد رکھو کُتّا کو ہاتھ پاتھ لگانے ۔ یا مرض کی تشخیص کرنے کے وقت اُس کے مُنہ پر ایک فیتہ کس کر باندھ دیں ۔ تا کہ وہ کاٹنے نہ پاوے ۔ دیکھو تصویر نمبر ۱۰۱ +

کُتّے کا امتحان کرنے کے وقت بڑا محتاط ہونا چاہیئے ۔ کہ وہ کاٹ نہ لیوے ورنہ نقصان کا احتمال ہوتا ہے ۔ خصوصاً جب کہ دیوانگی کا شبہ ہو تو اُسے قریب نہ آنے دیں ۔ بلکہ اُسے پنجرہ کے اندر رکھ کر مضبوط رسی یا زنجیر سے باندھ کر دُور سے

اُس کا ملاحظہ کرنا چاہیے ۔ دیوانگی ایک بڑی خطرناک مرض ہے ۔ اور بعض دفعہ اس کے علامات بہت خفیف اور پوشیدہ ہوتے ہیں ۔ اور مرض فوراً اشناخت نہیں ہو سکتے ۔ اور غفلت سے قریب تر جانے پر کُتا کاٹ لیتا ہے ؂

تصویر نمبر ۱۰۱



کتے کے مُنہ پر فیتہ باندھا ہُوا ہے

بعون الٰہی یہ رسالہ ہینڈلنگ کا یہاں پر ختم ہُوا ہے ۔ اب اس کے بعد چند انگریزی اصطلاحات کی ایک فرہنگ دیتا ہوں ۔ جو یقیناً بتدیوں کے لئے ازبس مفید ہوگی ؂

سید سردار شاہ گیلانی

ضمیمہ

انگریزی مصطلحات مروّجہ تازیداراں

آف سائڈ - دائیں جانب +

نیر سائڈ - بائیں جانب +

کارکس - لاش +

ہے لوا ندمی فلینکس - یعنی آخیر پسلی ادر کو ہلے کی میانہ جگہ - یا کوکھ کا نشیب دار ہونا +

پگ آئی - کرو آئی - یعنی چھوٹی گہری سفید حلقہ دار آنکھ اور پپوٹے بھدّے +

لانگ اندی رین - لانگ نِک - گردن دراز جس کی باگ لمبی ہو +

تھروٹل - گلے اور اُس کی بالائی جگہ کا نام +

سٹار گیزر - جو گھوڑا مُنہ سر اونچا کر کے چلے اور مُنہ سامنے بڑھا رکھے +

فائین و یدرڈ - جن گھوڑوں کے مدّھو کے گرد کم مسلز ہوں - جیسے تھار و بریڈہارس +

پلنٹی ہیفور دی رائیڈر - اچھی لمبی گردن اور اگلے بازو +

ڈیپ گرتھ - جو مدھو سے لے کر چھاتی کے نیچے تک بہت فاصلہ رکھتا ہو - عمدہ نسل کی علامت ہے +

ہائی اکشن - اَپ ٹُ اکشن یا شوئی اکشن - جو اگلا پیر اونچا رکھے اور گھٹنے کو خم زیادہ دیوے - یہ گاڑی کے کام میں عمدہ صفت ہے +

کاف نی یا بک نی جو بچھڑے کی طرح گھٹنے بیٹھے ہوئے اور ریڈیس نیچے سے اندر کو ہوتا تاکہ دونو گھٹنے قریب تر ہوں +

اُوَر نی یا اُوَرایٹ دی نی - جس کے گھٹنے سامنے کو خمیدہ ہوں بالائی کے خلاف علامت اُورورک ہے +

سٹینڈنگ اُوَر - جب کہ اگلے پیر کے فٹلاک سے ٹانگ سیدھی ہو - یا فٹلاک بجائے پیچھے کے آگے کو خمیدہ ہو +

نکلنگ اُوَر - جب کہ فٹلاک سامنے کے رُخ خم کھا جاوے - خصوصاً پچھلے اطراف ہیں (فٹلاک کی فارورڈ فلکشن) +

اُوَرشاٹ فٹلاک - جب کہ فٹلاک سیدھا اور سامنے کو خمیدہ ہو +

سلیک اندی ربش یا لوزلی کپلڈ - جبکہ اخیر پسلی کولہے سے دور ہو +

وِل ربڈاپ یا شارٹ ربد - جس کے کولہے اور اخیر پسلی کی میانہ جگہ کم ہو - اور کمر چھوٹی ہو +

روچڈ بیک - کمر اوپر کو محراب دار +

اسپلٹ اَپ ہارس - جس کے دونو رانوں اور چوتڑوں کے درمیانہ نشیب یا پرنیم کا درز دُم کے نیچے تک چلا جاوے +

گُوس رمپڈ - جس کے پُٹھے گول اونچے اور ڈھلوان اور دُم غیر معمولی طور پر نیچے لگا ہو +

سکنڈ تھائی - گیاسکن - ہاک سے اُوپر کی موٹی جگہ - بٹیا کے باہر کی طرف +

پلنٹی آف دی بونز - جس کی نلیاں وغیرہ استخوان بڑے مضبوط ہوں +

ٹروا کشن - گوڈ اکشن - جو عمدہ - آزاد - اونچی - بے عیب مستقل - باقاعدہ ہموار صاف چال ہو - حرکت - جھوکا - نخدہ - ٹوزاوٹ وغیرہ ہو +

فری اکشن - آزادانہ چال - جب کہ کوئی روک نہ ہو - یا جوڑ کم حرکت یا اسٹف نہ ہوں ٭

اسٹف اکشن - اُس کے خلاف ٭

لو اکشن - جب کہ سم زمین کے قریب رکھے اور بہ اونچا نہ اُٹھاے ٭

ڈیزی ٹرٹیر - جو گھوڑے اگلی اطراف کے سم زمین سے قدرے اُٹھا کر ڈلکی کریں ٭

اکسٹنڈ سپیڈ اکشن - جب کہ زود رفتاری اور کھلا قدم ہو ٭

کنفائینڈ یا شارٹ اکشن - چھوٹا قدم ٭

ڈس آرڈرڈ یا ارریگیولر اکشن - بے قاعدہ حرکت - نابرابر حرکت ٭

ہائی بریڈنگ - جس کی نسل اچھی ہو - علاوہ بریڈ کے تازیدار بلڈ بولتے ہیں ٭

گان انڈ ہی لائن - جب کہ کمر کی چوٹ اور صدمہ کے سبب جانور بہ تکلیف چلے - گھومنے میں تکلیف ظاہر کرے - گرنے کا خوف ہو - اور کمر وزن سے جھک جاوے ٭

جیک - بوان اسپاون ٭

گرآ گی - بوجہ فورلیگ تاویکیولڈ زیز کے سبب دونو اگلے ٹو پر وزن ڈالنا - چھوٹا قدم شارٹ اکشن ٭

فونڈرڈ - لیمی نائیٹس سے دونو اگلے اطراف میں لنگ ٹو بچاکر ہیلز پر وزن ڈالنا - اس میں پامس فیٹ ہوجاتا ہے ٭

گان ان بیک سینیو - سپنسری لگمینٹ اور بیک ٹنڈن دونو خراب موچ خوردہ ہوں تو یہ اصطلاح بولی جاتی ہے ٭

ڈون آفدی ہپ یا ہپ شاٹ - جس کی ہانچ کا اُبھار ٹوٹ جاوے اور کوہلا نیچے دب جاوے ٭

گمّی جائنٹس - جب کہ فٹلاک اور پاسٹرن کے جوڑ سب طرف سے موٹے ہوں

یہ علامت اُدرودک کی ہے +

ادٹ آف فارم ۔جب کہ قدرے علیل یا کم سُدھرا ہوا گھوڑا ہو +

یونک ۔جب کہ گردن بجائے اوپر سے محدب ہونے کے محراب دار ہو ۔ اور پتلی وچھوٹی ہو +

کاؤ ہاک ۔جس کی ہاک کی نوکیں باہم ملیں (یعنی گائے کی طرح) دیسی ٹٹو اس طرح اس ملک میں زیادہ ہوتے ہیں ۔ اور یہ بچپن میں مشقت لینے کی علامت ہے +

ریجڈ ہپ ۔جس کے ہپ کی استخوانی نوکیں بلند ہوں +

فلیٹ سائڈڈ ۔پسلیوں کے خم کم ہوں ۔ نیز راندی جپٹ بھی بولتے ہیں +

ہیول فٹ ۔جب کہ سم چھوٹے ہوں ۔کھڑے ہیلز ۔سکڑی ہوئی مثل خچر کے ہو +

رومن نوز ۔جس کے نکوڑے میں محراب دار خم اُبھرا ہوا ہو +

ڈیر آئی ۔جس کی آنکھ بلند اور پیچھے ہو ۔تاکہ ہرن کی طرح پیچھے دور تک دیکھے +

ہائیڈ بونڈ ۔جس کا چمڑا خشک اور کسا ہوا ہو ۔گویا اُس کے جسم پر تنگ ہو +

سٹیرنگ کوٹ ۔رونگٹے کھڑے ہوں +

سپلنٹنگ ۔ ویچنگ ۔ایک ٹانگ میں لنگ ہو ۔تو اُس کے چھپانے کے لئے دوسری میں بھی لنگ ہو +

بیننگ

بشپنگ ۔دانت میں سیاہی بھر کر قیمت بڑھانے کے لئے بوڑھے گھوڑوں کو جوان بنانا +

فورجنگ ۔پچھلے پیر کے نعل کی ٹو کا اگلے پیر کے نعل کی ہیلز سے کھٹکھٹاتا +

جنجرنگ ۔جبکہ کسی گھوڑے کی مقعد میں سیاہ مرچ وغیرہ کا سفوف اس غرض سے رکھ دیا جائے کہ دُم اُٹھا کر خوبصورتی سے دوڑے ۔ اور عرب کے مشابہ معلوم دیوے +

لائٹ انڈی فلینکس - پیٹ چھوٹا - کوکھ خالی ٭

فُل ماؤتھڈ - جس کے پورے دانت ہوں یعنی جوان ٭

گیاسکن - سیکنڈ تھائی - ران اور کھونچ کی میانہ موٹی جگہ ٭

فلڈ لیگ - جو گھوڑا کھڑا کرنے سے اطراف پر سوجن ظاہر کرتا ہے - کام لینے سے یہ سوجن کم یا معدوم ہو جاتی ہے ٭

ہینڈ - ایک پیمانہ برابر چار انچ کے - جس کے مطابق گھوڑے کا ناپ لیا جاتا ہے ٭

ہائی بلوونگ - دم خراٹے اور زور سے لینا ٭

ہوف بونڈ - سُم سکڑے ہوئے ٭

پرٹننگ یا کٹنگ - نیور لگنا ٭

لانگ جائنٹڈ - جس کی پاسٹرن لمبی ہو ٭

نکنگ - جب کہ کسی گھوڑے کی دُم کی نچلی ڈپر بیر مسلز کاٹ دیئے جاویں - تاکہ دُم اُٹھائے رکھے ٭

ڈاکنگ - دُمچی کا نوک کاٹ کر چھوٹا کرنا ٭

بینگنگ - دُم کے بال کاٹنا ٭

اُوورریچنگ - پچھلے پیر کی ٹو سے اگلے کی ہیلز زخمی ہونا ٭

پفنگ دی گلس - کنپٹی کے نشیبوں کو چمڑا میں ہوا پھونک کر پُر کرنا - تاکہ بڑھاپا پن معلوم نہ دیوے ٭

وال آئی یا رنگل آئی - طاقی - پردہ ایرس چشم کا سفید ہونا ٭

اسکریو - خستہ کہنہ - لنگڑا گھوڑا ٭

سپیڈی کٹ - ہائی اکشن میں تیز رفتار کے وقت گھٹنہ کے پاس ایک پیر کے نعل سے دوسرے کا زخمی ہونا ٭

تھک ونڈڈ - تنفس میں تکلیف ⁂

ٹاڑنگ - اگلے اطراف کا لرزہ بعد کام کرنے کے ⁂

ویڈ - بدنسل گھوڑا ⁂

ونڈ - دم یا سانس ⁂

بیرل - ڈھانچہ ⁂

ہیم اسٹرنگ - ٹنڈو اکلیز کا کٹ جانا ⁂

گوڈ ماؤتھ - جس کا منہ - دہانہ - قرنی کو اچھا برداشت کرے ⁂

سافٹ ماؤتھ - نرم منہ والا ⁂

ہارڈ ماؤتھ - سخت کھینچ لینے والا منہ اس کو پلّر بھی بولتے ہیں ⁂

ہیبٹ - غیر معمولی عادت ⁂

فالٹ - عیب خواہ بناوٹ چال - مزاج یا خاصیت میں ہو ⁂

سٹینڈ ایٹ ایز - جو گھوڑا تھان میں ایک پچھلا پیر ڈھیلا چھوڑ کر اور اُسے آرام دیکر کھڑا ہوتا ہے ⁂

ہالو بیک - سیڈل بیک - جو بہت نشیب دار پشت رکھتا ہو - مجوّف پشت ⁂

برسکٹ - چھاتی کا نچلا حصّہ ⁂

ٹائڈ ان بلو دی ہاکس - ہک نچلی طرف سے چھوٹی - خراب ہے ⁂

سیکل ہاک - جو درانتی کی طرح خم دار زیادہ ہو ⁂

اسٹریٹ ہاک یا ہاک وِل لِٹ ڈوان - جو ہاک بالکل سیدھی ہو ⁂

ہاگنگ دی مین - عیال کا کاٹ کر چھوٹا کرنا ⁂

کورس ہاک - بڑی موٹی ہاک اس میں کتاشن کم ہوتا ہے ⁂

کنک اندی ٹیل - جس کی دُم میں خم ہو ⁂

ریٹ ٹیل - جس کی دُم جڑ سے دور تک بے بال ہو ٭
سٹرائیڈ - قدم یا کرم - جو ایک سم زمین سے اُٹھ کر دوبارہ آگے جا کر زمین پر ٹکے - اُن کا میانہ فاصلہ ٭
بک جمپ - ہرن چھلانگ اکثر سواروں کو ویلر گھوڑے ہرن چھلانگ مار کر گرا دیتے ہیں ٭
ڈرائی اسپیوان - اسٹرانگ ہلٹ کا عام نام ہے ٭
فالس ناسٹرل - ناک کی بغلوں کا حلقہ جو سم دار جانوروں میں موجود اور مویشی میں نہیں ہوتا ٭
پے ڈگری - شجرۂ نسب اسپاں ٭
پک شولڈر - جن کے کندھوں میں آزادانہ حرکت نہ ہو ٭
پائنٹنگ - جب کہ اگلے ایک سم کو ڈھیلا اور خم دیکر اُبھار رکھے اس سے ٹانگ کا لنگ ظاہر ہوتا ہے ٭
ریمی فُٹ - جس سم پر سرکل حلقے ہوں - کارونیری بینڈ کی ناہموار پرورش ٭
شو بائل - کیپڈ ایلبو کا دوسرا نام ہے ٭
شارٹ ونڈڈ - بعد محنت دیر تک دم کرے تو اسے کہتے ہیں ٭
اسکٹش ہارس - ڈرپوک گھوڑا جو اپنے سایہ سے بھی بھڑکے ٭
سیٹنگ - ایک ٹانگ لنگڑی ہو تو تندرست ٹانگ کے نعل اور سول کے درمیان لوہے وغیرہ کا ٹکڑا رکھ کر اُسے بھی لنگڑا کرنا تاکہ چال برابر ہو اور لنگ پوشیدہ ٭
پامسڈ فٹ - جبکہ سم کے تلوا کی شکل ہموار یا محدّب ہو جاوے ٭
سرکلڈ آئی - آنکھ کے کارنیہ کے گرد سفید اسکل رانگ کا حلقہ نظر آتا ہے ٭
کورس ہیڈ - موٹا بھدّا سر ٭

فیڈل ہیڈ - سارنگی نما سر ٭

سینائیل ہیڈ - دُبلا بے گوشت سر - بڑھاپے کا سر ٭

پرکنگ - نعلبندی میں زندہ سم میں میخ لگانا ٭

گیٹ - چال - رفتار ٭

واک - قدم قدم چلانا ٭

ٹراٹ - دُلکی کرانا ٭

کنٹر - میٹھا پویہ دوڑانا ٭

گیلپ - پویہ ٭

بیکنگ - پیچھے ہٹانا ٭

لیپنگ - اوچھل کر چلنا ٭

چارجر - جو گھوڑا جنگی افسر حملہ کے وقت استعمال کرے ٭

ٹروپر - جو گھوڑا ایک سپاہی لڑائی کے وقت استعمال کرے ٭

آرٹلری ہارس - توپ خانہ کے گھوڑے ٭

کیولری ہارس - رسالہ کے گھوڑے ٭

ٹروپ ہارس - ترپ کے گھوڑے ٭

اسٹاف ہارس - جو گھوڑے افسروں کی سواری کے لئے محفوظ ہوں ٭

ہنٹرز - شکاری گھوڑے ٭

ریس ہارس - گھوڑ دوڑ کی گھوڑا ٭ سٹیپل چیزر - ٹٹی کودانے والا گھوڑا ٭

پونی - معمولی قد کا ٹٹو ٭

لعب - متوسط قد کا ٹٹو - جو تفریح طبع کی سواری کے لئے رکھا جاوے ٭

گیلوے - اچھے اوسط قد کا ٹٹو ٭